معارفِ ماہ رمضان

(ماہِ رمضان کے ہر روز کی دعاؤں کی شرح و تفسیر)

تالیف

سید محمد حسن عابدی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کتاب کا نام: معارف ماہ رمضان (ماہِ رمضان کے ہر روز کی دعاؤں کی شرح و تفسیر)

تالیف: سید محمد حسن عابدی

کمپوزنگ: سید محمد ہادی عابدی

ناشر: مصباحُ الہُدیٰ پبلکیشرز

تعداد: ۵۰۰۰

قیمت:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فہرست مطالب

ماہ رمضان میں ہر روز پڑھی جانے والی دُعا صلی اللہ علیہ والہ..... ٣١

ماہ رمضان میں ہر واجب نماز کے بعد پڑھی جانے والی دعا..... ٣٢

ماہ رمضان میں ہر روز واجب نمازوں کے بعد پڑھی جانے والی دعا ٣٤

ہر روز سحری میں پڑھی جانے والی دُعا ٣٥

ماہ رمضان کی راتوں کی مشترکہ نمازیں..... ٣٦

حضرت علی علیہ السلام ماہ رمضان کا چاند دیکھ کر قبلہ رُخ ہو کر یہ دعا کیا کرتے تھے ٣٧

حضرت علی (ع) ماہ رمضان کے آخری ایام میں یوں دعا کیا کرے تھے ٣٧

ماہ رمضان کا پہلا دن ٣٨

پہلی شب کی مخصوص نماز: ٣٨

پہلے دن کے روزہ کا ثواب ٣٨

پہلے دن کی دعا: ٣٩

دعاکی شرح و تفسیر ٣٩
پہلامطلب: روزہ کی اہمیت کے بارے میں ہے ٣٩
دوسرا مطلب: روزوں کی اقسام کے بارے میں ہے ٤١
تیسرا مطلب عبادات کے متعدد مصادیق کے بارے میں ہے: ٤٣
چوتھا مطلب: عبادات کی اہم شرائط کے بارے میں ہے: ٤٣
١۔شرط صحت ٤٣
٢۔شرط قبول ٤٣
قرآن میں اسباب غفلت: ٤٣
قرآن وروایات میں آثارِ غفلت ٤٥
قرآن میں آثارِ غفلت: ٤٥
روایات میں آثارِغفلت ٤٥
روایات میں غافل شخص کی علامات ٤٦
غفلت سے بچنے کے اسباب ٤٧
ماہ رمضان کادوسرادن ٤٩
دوسری شب کی مخصوص نماز: ٤٩

دوسرے روزہ کاثواب ٤٩
دوسرے دن کی دعا: ٤٩
دعاکی شرح و تفسیر ٥٠
پہلامطلب:اللہ تعالیٰ کی رضایت حاصل کرنے کے بارے میں ہے ٥٠
دوسرامطلب:اللہ تعالیٰ کے غضب وعذاب سے دوری کے بارے میں ہے ٥٢
تیسرا مطلب:قرآن کی اہمیت وعظمت کے بارے میں ہے ٥٤
قرآن قرآن کی روشنی میں ٥٤
قرآن روایات کی روشنی میں ٥٥
ماہ رمضان کاتیسرادن ٥٨
تیسری شب کی مخصوص نماز: ٥٨
تیسرے روزہ کا ثواب: ٥٨
تیسرے دن کی دعا: ٥٩
دعاکی شرح و تفسیر ٥٩
پہلامطلب:انسانی بیداری کے بارے میں ہے ٦٠
دوسرا مطلب:برے کام اور اُن کے برے نتایج کے بارے میں ہے..... ٦٠

تیسرا مطلب :اچھے کام اور اُن کے اچھے نتائج کے بارے میں ہے ٦١
چوتھامطلب:اہلِ علم کے فضائل کے بارے میں ہے: ٦٤
فضائلِ اہل علم قرآن کی روشنی میں ٦٤
فضائلِ اہل علم روایات کی روشنی میں ٦٦
نادانی کے نتائج ٦٧
ماہ رمضان کاچوتھادن ٦٨
چوتھی شب کی مخصوص نماز ٦٨
چوتھے روزہ کا ثواب ٦٨
چوتھے دن کی دعا: ٦٩
دعاکی شرح وتفسیر ٦٩
پہلامطلب:اوامرِالٰہی میں معرفتِ الٰہی کے ضروری ہونے کے بارے میں ہے ٦٩
یادِ الٰہی کے اثرات ٧١
یادِالٰہی میں موانع ٧٢
یادِالٰہی سے دوری کے نقصانات ٧٣
دوسرا مطلب:شکرِ الٰہی کے اثرات کے بارے میں ہے ٧٤

تیسرا مطلب: تحفظ جان ومال وآبروکے بارے میں ہے ۷۵
قرآن میں گناہ اور اس کے اثرات ۷٦
روایات میں گناہ اور اس کے اثرات..... ۷٦
چوتھا مطلب: تحفظ جان ومال کے بارے میں ہے ۷۷
ماہ رمضان کا پانچواں دن ۷۹
پانچویں شب کی مخصوص نماز..... ۷۹
پانچویں روزہ کا ثواب ۷۹
پانچویں دن کی دعا..... ۸۰
دعا کی شرح و تفسیر..... ۸۰
پہلا مطلب:آیات میں طلبِ استغفار کے فوائد کے بارے میں ہے ۸۰
قرآن میں گناہوں کی بخشش کے طریقے..... ۸۱
روایات میں گناہوں کی بخشش کے طریقے ۸٤
دوسرا مطلب:اطاعت وبندگی کے فوائد کے بارے میں ہے..... ۸٦
تیسرا مطلب: تقرب الٰہی کے اسباب کے بارے میں ہے ۸۸
ماہ رمضان کا چھٹا دن ۹۰

چھٹی شب کی مخصوص نماز..... ٩٠
چھٹے روزہ کاثواب ٩٠
چھٹے دن کی دعا: ٩١
دعاکی شرح و تفسیر..... ٩١
انسانوں سے گناہ سرزدہونے کی دو وجوہات ہوسکتی ہیں..... ٩١
گناہ کے نتائج..... ٩١
انسان میں گناہ کے نفوذ کی راہیں ٩٣
بعض گناہان کبیرہ..... ٩٣
١۔اللہ کا کسی کو شریک قرار دینا ٩٣
٢۔اللہ کی رحمت سے نااُمیدی..... ٩٣
٣۔اللہ کی تدبیر سے اپنے آپ کو امن میں محسوس کرنا..... ٩٤
٤۔ قطع رحمی کرنا ٩٤
٥۔ قتل نفس ٩٥
٦۔ یتیم کا مال کھانا ٩٥
٧۔زنا..... ٩٦

۸۔شراب وجوا: ۹۶
۹۔پیمان شکنی ۹۷
۱۰۔امانت میں خیانت ۹۷
۱۱۔کم فروشی ۹۷
۱۲۔سودخوری ۹۸
۱۳۔جہاد سے فرار ہونا ۹۸
۱۴۔مسلمانوں سے جنگ کرنا ۹۸
۱۵۔مرداروخون وسور کے گوشت کاکھانا ۹۹
۱۶۔نماز کاترک کرنا ۹۹
۱۷۔زکات نہ دینا ۱۰۰
۱۸۔بدگمانی وغیبت ۱۰۰
۱۹۔لوگوں کوبُرے القاب سے پکارنااور مسخرہ کرنا ۱۰۰
ماہ رمضان کاساتواں دن ۱۰۱
ساتویں شب کی مخصوص نماز: ۱۰۱
ساتویں روزے کا ثواب: ۱۰۱

ساتوین دن کی دعا ١٠١
دعاکی شرح و تفسیر ١٠٢
روزوں کا فلسفہ اور اہمیت ١٠٢
قرآن میں آثارِ نماز ١٠٤
قرآن میں نماز کو بے اہمیت سمجھنے کے اثرات ١٠٦
روایات میں نماز کی اہمیت وعظمت ١٠٧
روایات میں گناہوں سے دوری کی اہمیت..... ١٠٩
ماہ رمضان کاآٹھواں دن ١١١
آٹھویں شب کی مخصوص نماز..... ١١١
آٹھویں روزہ کا ثواب..... ١١١
آٹھویں دن کی دعا:..... ١١١
دعاکی شرح و تفسیر..... ١١٢
یتیم کے مال کھانے کا نتیجہ آتش جہنم ہے ١١٢
پہلا مطلب :یتیم نوازی کے بارے میں ہے: ١١٢
یتیم نوازی قرآن کے روشنی میں..... ١١٢

یتیم نوازی روایات کی روشنی میں ١١٤
دوسرا مطلب:علنی سلام کرنے کے فوائد ١١٦
سلام کا جواب دینا واجب ہے ١١٧
سلام کرنے کاطریقہ ١١٨
کون کسے سلام کرے ١١٨
کن لوگوں کوسلام نہیں کرناچاہیئے ١١٩
تیسرا مطلب: نیک لوگوں کی ہمنشینی ١١٩
ماہ رمضان کانواں دن ١٢٠
نویں شب کی مخصوص نماز ١٢٠
نویں روزہ کاثواب ١٢٠
نویں دن کی دعا: ١٢١
دعاکی شرح وتفسیر ١٢١
پہلا مطلب: رحمتِ الٰہی کے بارے میں ہے ١٢١
قرآن میں رحمتِ الٰہی کا سبب بننے والی چیزیں ١٢١
رحمتِ الٰہی روایات کی روشنی میں ١٢٤

دوسرا مطلب: ہدایت کے بارے میں ہے: ۱۲۵
قرآن میں ہدایت کی اقسام ۱۲۵
روایت میں ہدایت ۱۲۶
تیسرا مطلب: رضایتِ الٰہی کے بارے میں ہے: ۱۲۸
قرآن میں رضایتِ اِلٰہی کے اسباب ۱۲۸
تقرب الٰہی حاصل کرنے کا اہم ترین عامل ۱۲۹
روایات میں اللہ کی رضایت حاصل کرنے کے اسباب ۱۳۰
ماہ رمضان کا دسواں دن ۱۳۱
دسویں شب کی مخصوص نماز ۱۳۱
دسویں روزہ کا ثواب ۱۳۱
دسویں دن کی دعا ۱۳۲
دعا کی شرح و تفسیر ۱۳۲
پہلا مطلب: توکل کے بارے میں ہے ۱۳۲
توکّل کسے کہتے ہیں ۱۳۲
قرآن میں توکل کی اہمیت ۱۳۳

توکل کے اثرات ۱۳٤
دوسرا مطلب :سعادت کے بارے میں ہے ۱۳٥
قرآن میں تذکرہ سعادت ۱۳٥
روایات میں تذکرہ سعادت ۱۳٦
تیسرا مطلب: تقربِ الٰہی کے بارے میں ہے ۱۳۷
تقرب قرآن کی روشنی میں ۱۳۷
تقرب روایات کی روشنی میں ۱۳۸
ماہ رمضان کا گیارواں دن ۱۳۹
گیارہویں شب کی مخصوص نماز ۱۳۹
گیارہویں روزہ کا ثواب ۱۳۹
گیارہویں دن کی دعا ۱٤۰
دعا کی شرح و تفسیر ۱٤۰
پہلا مطلب : نیکی اور اس کے اوصاف کے بارے میں: ۱٤۰
قرآن میں نیکوکاروں کے اوصاف ۱٤۰
نیکی کے فوائد ونتائج ۱٤۲

نیکیوں سے دور ہونے کے اسباب ١٤٣
دوسرا مطلب: فسق ومعصیت کے بارے میں ہے: ١٤٤
فسق ومعصیت قرآن کی روشنی میں ١٤٤
فسق ومعصیت روایات کی روشنی میں ١٤٥
اللہ کی نافرمانی کے نتائج ١٤٦
گناہوں کےعلاج کے طریقے ١٤٧
تیسرا مطلب: غضبِ الٰہی اور جہنم کے بارے میں ہے..... ١٤٨
غضب روایات کی روشنی میں ١٤٨
جہنم قرآن کی روشنی میں ١٤٩
جہنم روایات کی روشنی میں ١٥٠
ماہ رمضان کا بارواں دن..... ١٥٢
بارویں شب کی مخصوص نماز ١٥٢
بارویں روزہ کاثواب..... ١٥٢
ماہ رمضان کے بارویں روزہ کی دعا: ١٥٢
دعاکی شرح وتفسیر..... ١٥٣

پہلا مطلب..... ١٥٣
لغت میں عفت کی تعریف..... ١٥٣
عفت و پاکدامنی قرآن کی روشنی میں ١٥٤
عفت و پاکدامنی روایات کی روشنی میں ١٥٦
قرآن میں نفس امّارہ کے تمایلات ١٥٧
قرآن میں نفس لوّامہ کی آگاہی..... ١٥٧
دوسرا مطلب: قناعت کے بارے میں ہے ١٥٨
قناعت آیات کی روشنی میں..... ١٥٨
قناعت روایات کی روشنی میں ١٥٩
تیسرا مطلب: عدالت وانصاف کے بارے میں ہے: ١٦٠
عدالت وانصاف آیات کی روشنی میں..... ١٦٠
عدالت وانصاف روایات کی روشنی میں..... ١٦١
چوتھا مطلب: امن وامان کے بارے میں: ١٦٢
امن وامان آیات کی روشنی میں ١٦٢
امن وامان روایت کی روشنی میں ١٦٣

ماہ رمضان کا تیرواں دن ١٦٥
تیر ہویں شب کی مخصوص نماز ١٦٥
تیر ہویں روزہ کا ثواب ١٦٥
تیر ہویں دن کی دعا: ١٦٥
دعا کی شرح و تفسیر ١٦٦
پہلا مطلب: طہارت اور اس کی اقسام کے بارے میں ہے ١٦٦
دوسرا مطلب: صبر کے بارے میں ہے ١٦٨
صبر کے تین مرحلے ١٦٩
آیات میں صبر کی اہمیت ١٦٩
روایات میں صبر کی اہمیت ١٧٠
صبر کی اقسام ١٧١
عبادات میں صبر تین طرح کا ہوتا ہے ١٧٢
حضرت علی علیہ السلام کے صبر کے بارے میں ارشادات ١٧٢
صبر سے حاصل ہونے والے فوائد ١٧٥
تیسرا مطلب: تقویٰ کے بارے میں ہے ١٧٧

تقویٰ کے فوائد ۱۷۸

چوتھا مطلب: نیک لوگوں کی صحبت کے بارے میں ہے ۱۸۲

ماہ رمضان کا چودواں دن ۱۸۳

چوہویں شب کی مخصوص نماز ۱۸۳

چوہویں روزہ کا ثواب ۱۸۳

چوہویں دن کی مخصوص دعاء ۱۸۳

دعا کی شرح و تفسیر ۱۸٤

پہلا مطلب: دعا میں عشرات کے معنٰی کے بارے میں ہے ۱۸٤

دوسرا مطلب: توبہ کے بارے میں ہے ۱۸٦

قرآن میں توبہ کا ذکر ۱۸٦

توبہ کے آثار و برکات ۱۸۷

توبہ کے مراتب ۱۸۸

تیسرا مطلب: اللہ کی طرف سے ہونے والے امتحانات کے تین مقاصد ہیں ۱۹۰

امتحانِ الٰہی کے مختلف مراحل ۱۹۲

ماہ رمضان کا پندرواں دن ۱۹۳

پندرویں شب کی مخصوص نماز ۱۹۳
پندرویں روزہ کا ثواب ۱۹۳
پندرویں دن کی دعا: ۱۹٤
دعاکی شرح و تفسیر: ۱۹٤
پہلامطلب: خشوع وخضوع ۱۹٤
قرآن میں خشوع وخضوع کے اثرات ۱۹٥
روایات میں خضوع وخشوع کی اہمیت ۱۹٦
دوسرامطلب :شرح صدرکے بارے میں ہے..... ۱۹۷
قرآن میں شرح صدر کی اہمیت ۱۹۷
روایت میں شرح صدر کی اہمیت ۱۹۹
ماہ رمضان کاسولواں دن ۲۰۰
سولویں شب کی مخصوص نماز ۲۰۰
سولویں روزہ کا ثواب ۲۰۰
سولویں دن کی دعا ۲۰۰
دعاکی شرح و تفسیر ۲۰۱

پہلا مطلب ٢٠١
روایات میں نیک لوگوں کی دوستی اوراس کے فوائد ٢٠٣
دوسرا مطلب ٢٠٤
روایات میں بُرے افراد کی خصوصیات ٢٠٥
تیسرا مطلب: ذہنی سکون کے بارے میں ہے ٢٠٧
قرآن میں ذہنی سکون کے اسباب ٢٠٧
روایات میں سکون ذہنی کے اسباب ٢٠٨
قرآن میں رحمتِ الٰہی کے اسباب ٢٠٩
ماہ رمضان کاسترہواں دن ٢١٠
سترہویں شب کی مخصوص نماز ٢١٠
سترویں روزہ کا ثواب ٢١٠
سترویں روزہ کی دعا ٢١٠
دعاکی شرح و تفسیر ٢١١
پہلا مطلب: ہدایت کے بارے میں ہے ٢١١
قرآن میں ہدایت ٢١١

روایات میں ہدایت ٢١٢
دوسرا مطلب: عمل صالح کے بارے میں ہے..... ٢١٣
قرآن میں عمل صالح کاتذکرہ ٢١٣
روایات میں عمل صالح کا تذکرہ..... ٢١٤
تیسرا مطلب:انسان کے اللہ کی طرف محتاج ہونے کے بارے میں ہے ٢١٥
قرآن میں انسان کااللہ کی طرف محتاج ہونے کاذکر..... ٢١٥
روایات میں انسان کے اللہ کی طرف محتاج ہونے کاذکر..... ٢١٦
ماہ رمضان کااٹھارہواں دن ٢١٧
اٹھارویں شب کی مخصوص نماز..... ٢١٧
اٹھارہویں روزہ کا ثواب ٢١٧
اٹھارہویں روزہ کی دعا..... ٢١٧
دعاکی شرح وتفسیر..... ٢١٨
پہلا مطلب: سحری کی برکات کے بارے میں ہے ٢١٨
دوسرا مطلب: قلب کی نورانیت کے بارے میں ہے..... ٢١٩
قرآن میں قلب کی اقسام ٢١٩

روایات میں قلب کی خصوصیات ٢٢٢
روایات میں قلب کے امراض ٢٢٣
قلبی امراض کاعلاج ٢٢٤
تیسرا مطلب:قرآن میں اعضاوجوارح کے اعمال کے بارے میں : ٢٢٥
روایات میں عمل کی اہمیت ٢٢٦
ماہ رمضان کااُنیسواں دن ٢٢٨
اُنیسویں شب کی مخصوص نماز ٢٢٨
اُنیسویں روزہ کا ثواب: ٢٢٨
اُنیسویں روزکی دعاء ٢٢٩
دعاکی شرح وتفسیر ٢٢٩
پہلا مطلب: قرآن میں برکت کے عوامل ٢٢٩
روایات میں برکات میں موانع کام ٢٣١
دوسرا مطلب: ہدایت کی اقسام کے بارے میں ہے ٢٣٢
قرآن میں اُن صفات کا بیان جن کی بناپر لوگوں کو ہدایت ملتی ہے ٢٣٣
جن لوگوں کو ہدایت نہیں مل سکتی ٢٣٣

جو چیزیں بہترین وسیلۂ ہدایت ہیں ۲۳٤
تیسرا مطلب: قرآن میں خیر ونیکی کے مصادیق کے بارے میں ہے ۲۳٥
ماہ رمضان کا بیسواں دن ۲۳٦
بیسویں شب کی مخصوص نماز ۲۳٦
بیسویں روزہ کا ثواب ۲۳٦
بیسویں دن کی دعا ۲۳۷
دعا کی شرح و تفسیر ۲۳۷
پہلا مطلب: بہشت اور اس کے حاصل کرنے کے بارے میں ہے ۲۳۷
دوسرا مطلب: جہنم اور اس سے دوری کے بارے میں ہے ۲٤۰
تیسرا مطلب: قرآن کے بارے میں آیات ۲٤۳
قرآن قرآن کی روشنی میں ۲٤۳
قرآن روایات کی روشنی میں ۲٤٤
ماہ رمضان کا اکیسواں دن ۲٤٦
اکیسویں شب کی مخصوص نماز ۲٤٦
اکیسویں روزہ کا ثواب ۲٤٦

اکیسویں دن کی دعاء ۲٤٦
دعاکی شرح و تفسیر ۲٤۷
پہلا مطلب: رضائے الٰہی حاصل کرنے کے اسباب کے بارے میں ہے ۲٤۷
دوسرا مطلب: شیطان سے دوری اختیار کرنے کے اسباب کے بارے میں ہے..... ۲٤۸
شیطان سے بچنے کے اسباب خود شیطان کی زبانی ۲٥۰
شیطان کے انسانوں میں نفوذ کرنے کے اسباب..... ۲٥۱
تیسرا مطلب: قرآن وروایات میں بہشت اور اس کے اوصاف کے بارے میں ہے ۲٥۳
ماہ رمضان کا بائیسواں دن..... ۲٥٦
بائیسویں شب کی مخصوص نماز ۲٥٦
بائیسویں روزہ کا ثواب ۲٥٦
بائیسویں دن کی دعا: ۲٥٦
دعاکی شرح و تفسیر: ۲٥۷
پہلا مطلب: قرآن وروایات میں اللہ کے فضل وکرم کے بارے میں ہے: ۲٥۷
قرآن وروایات میں محترم افراد کا ذکر..... ۲٦۰
دوسرا مطلب: برکت اوراس کے اسباب کے بارے میں ہے..... ۲٦۱

تیسرا مطلب: توفیق الٰہی اور اس کے اسباب کے بارے میں ہے ٢٦٣
چوتھا مطلب: بہشت اوراس کے اسباب کے بارے میں ہے..... ٢٦٤
بہشتی دروازوں کے کتیبوں کی تحریر ٢٧٢
ماہ رمضان کا تیئیسواں دن ٢٧٧
تیئیسویں شب کی مخصوص نماز..... ٢٧٧
تیئیسویں روزہ کا ثواب..... ٢٧٧
تیئیسویں روز کی مخصوص دعاء..... ٢٧٧
دعا کی شرح و تفسیر..... ٢٧٨
پہلا مطلب: گناہ کے نتائج کے بارے میں ہے..... ٢٧٨
آیات میں گناہ کے نتائج ٢٧٨
روایات میں گناہ کے نتائج..... ٢٧٩
دوسرا مطلب: قلب وجسم کے امتحان کے بارے میں ہے ٢٨١
آیات میں قلب وجسم کے امتحان کے بارے میں ٢٨١
روایات میں قلب وجسم کے امتحان کے بارے میں..... ٢٨٢
ماہ رمضان کا چوبیسواں دن..... ٢٨٥

چوبیسویں شب کی مخصوص نماز ۲۸۵
چوبیسویں روزہ کا ثواب ۲۸۵
چوبیسویں روزہ کی دعا ۲۸۵
دعاکی شرح و تفسیر ۲۸٦
پہلا مطلب: رضایتِ الٰہی اور اس کے اسباب کے بارے میں ہے..... ۲۸٦
دوسرا مطلب:توفیقِ الٰہی اور اس کے اسباب کے بارے میں ہے ۲۸۹
روایات میں بھی مختلف توفیقِ الٰہی کے اسباب ذکر ہوئے ہیں ۲۹۱
تیسرا مطلب:اطاعت الٰہی کے نتائج کے بارے میں ہے ۲۹۱
آیات میں اطاعتِ الٰہی کے فوائد ۲۹۱
روایات میں اطاعتِ الٰہی کے فوائد ۲۹۳
ماہ رمضان کاپچیسواں دن ۲۹٤
پچیسویں شب کی مخصوص نماز ۲۹٤
پچیسویں روزہ کا ثواب ۲۹٤
پچیسویں روز کی مخصوص دُعاء: ۲۹۵
دعاکی شرح و تفسیر: ۲۹٦

پہلا مطلب: اولیاءِ الٰہی اور اُن کی صفات کے بارے میں ہے ٢٩٦
قرآن میں اولیاء الٰہی کی خصوصیات ٢٩٦
روایات میں اولیاءِ الٰہی کی خصوصیات ٢٩٧
دوسرا مطلب: محبوب الٰہی قرار پانے کے اسباب ٢٩٩
آیاتِ الٰہی میں محبوب الٰہی قرار پانے کے اسباب ٢٩٩
روایات میں محبوب الٰہی قرار پانے کے اسباب ٣٠٠
ماہ رمضان کا چھبیسواں دن ٣٠٣
چھبیسویں شب کی مخصوص نماز ٣٠٣
چھبیسویں روزہ کا ثواب: ٣٠٣
چھبیسویں روز کی دعاء ٣٠٤
دعا کی شرح و تفسیر ٣٠٤
پہلا مطلب: شکر کے بارے میں ہے ٣٠٤
قرآن کی نگاہ میں شکر کے فوائد ٣٠٥
روایات کی نگاہ میں شکر کے فوائد ٣٠٥
دوسرا مطلب: گناہوں کی بخشش کے بارے میں ہے ٣٠٧

قرآن میں گناہوں کی بخشش کا ذکر ۳۰۷
روایات میں گناہوں کی بخشش کا ذکر ۳۰۸
تیسرا مطلب: اعمال کے قبول ہونے کے بارے میں ہے..... ۳۰۹
قرآن میں گناہوں کی بخشش کی شرائط ۳۰۹
روایات میں گناہوں کی بخشش کی شرائط ۳۱۱
دعا کی اجابت کے آداب ۳۱۲
ماہ رمضان کا ستائیسواں دن ۳۱۳
ستائیسویں شب کی مخصوص نماز..... ۳۱۳
ستائیسویں روزہ کا ثواب..... ۳۱۳
ستائیسویں روزہ کی دعا: ۳۱٤
دعا کی شرح و تفسیر: ۳۱٤
پہلا مطلب: شب قدر کے بارے میں ہے: ۳۱٤
قرآن میں شب قدر کی عظمت ۳۱٤
روایات میں شب قدر کی عظمت ۳۱٥
دوسرا مطلب: دنیوی واُخروی اُمور کی آسانی کے بارے میں: ۳۱٦

قرآن میں دنیوی واُخروی اُمور کی آسانی کاتذکرہ..... ۳۱٦
روایات میں دنیوی واُخروی اُمورکی آسانی کاتذکرہ ۳۱۷
تیسرا مطلب:گناہوں کی بخشش کے بارے میں ہے: ۳۱۸
قرآن میں گناہوں کی بخشش کے بارے میں ۳۱۸
روایات میں گناہوں کی بخشش کے بارے میں ۳۱۹
ماہ رمضان کااٹھائیسواں دن ۳۲۲
اٹھائیسویں شب کی مخصوص نماز..... ۳۲۲
اٹھائیسویں روزہ کا ثواب ۳۲۲
اٹھائیسویں روزکی دعاء ۳۲۳
دعاکی شرح وتفسیر..... ۳۲۳
پہلا مطلب:نوافل کے بارے میں ہے..... ۳۲٤
قرآن میں نوافل کاذکر..... ۳۲٤
روایات میں نوافل کاذکر..... ۳۲٥
دوسرا مطلب: اوامرِ الٰہی کے بارے میں ہے..... ۳۲۷
قرآن میں اوامرِالٰہی کے بارے میں ۳۲۷

روایات میں اوامرِ الٰہی کے بارے میں ۳۲۸
تیسرا مطلب: قُربِ الٰہی کے بارے میں ہے ۳۲۹
قرآن میں قُربِ الٰہی کے بارے میں ۳۲۹
روایات میں قُربِ الٰہی کے بارے میں ۳۳۰
ماہ رمضان کا اُنتیسواں دن ۳۳۲
اُنتیسویں شب کی مخصوص نماز ۳۳۲
اُنتیسویں روزہ کا ثواب ۳۳۲
اُنتیسویں روز کی دعاء: ا ۳۳۳
دعا کی شرح و تفسیر: ۳۳۳
پہلا مطلب: توفیقِ الٰہی کے بارے میں ہے ۳۳۳
قرآن میں توفیق الٰہی کا تذکرہ ۳۳۳
روایات میں توفیق الٰہی کا تذکرہ ۳۳٤
دوسرا مطلب: گناہوں کی بخشش کے بارے میں ہے ۳۳۵
قرآن میں گناہوں کی بخشش کا تذکرہ ۳۳۵
روایات میں گناہوں کی بخشش کا تذکرہ ۳۳٦

تیسرا مطلب: طہارتِ قلبی کے بارے میں ہے ۳۳۸
قرآن میں طہارتِ قلبی کا تذکرہ ۳۳۸
روایات میں طہارتِ قلبی کا تذکرہ ۳۳۹
چوتھا مطلب: تُہمت کے بارے میں ہے ۳۴۰
قرآن میں تُہمت کا تذکرہ ۳۴۰
روایات میں تُہمت کا تذکرہ ۳۴۰
ماہ رمضان کا تیسواں دن ۳۴۲
تیسویں شب کی مخصوص نماز ۳۴۲
تیسویں ہ کا ثواب ۳۴۲
تیسویں روز کی دعاء ۳۴۳
دعا کی شرح و تفسیر ۳۴۴
پہلا مطلب: شکر کے بارے میں ہے ۳۴۴
قرآن میں شکر کا تذکرہ ۳۴۴
روایات میں شکر کا تذکرہ ۳۴۵
دوسرا مطلب: اللہ ورسول کی رضایت کے بارے میں ہے ۳۴۶

قرآن میں اللہ ورسول کی رضایت کاتذکرہ ٣٤٦

روایات میں اللہ ورسول کی رضایت کاتذکرہ ٣٤٧

تیسرا مطلب:اصول وفروع کے بارے میں ٣٤٨

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ماہ رمضان میں ہر روز پڑھی جانے والی دُعا

اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِي حَجَّ بَيْتِكَ الْحَرَامِ فِي عَامِي هَذَاوَفِي كُلِّ عَامٍ مَاأَبْقَيْتَنِي فِي يُسْرٍ مِنْكَ وَعَافِيَةٍوَسَعَةِرِزْقٍ وَلَاتُخْلِنِي مِنْ تِلْكَ الْمَوَاقِفِ الْكَرِيمَةِوَالْمَشَاهِدِ الشَّرِيفَةِوَزِيَارَةِقَبْرِنَبِيِّكَ صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَفِي جَمِيعِ حَوَائِجِ الدُّنْيَاوَالْآخِرَةِ فَكُنْ لِي اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ فِيمَاتَقْضِي وَتُقَدِّرُمِنَ الْأَمْرِ الْمَحْتُومِ فِي لَيْلَةِالْقَدْرِمِنَ الْقَضَاءِالَّذِي لَايُرَدُّوَلايُبَدَّلُ أَنْ تَكْتُبَنِي مِنْ حُجَّاجِ بَيْتِكَ الْحَرَامِ اَلْمَبْرُورِحَجُّهُمْ اَلْمَشْكُورِسَعْيُهُمْ اَلْمَغْفُورِذُنُوبُهُمْ اَلْمُكَفَّرِعَنْهُمْ سَيِّئَاتُهُمْ وَاجْعَلْ فِيمَاتَقْضِي وَتُقَدِّرُأَنْ تُطِيلَ عُمُرِي[فِي طَاعَتِكَ]وَتُوَسِّعَ عَلَيَّ رِزْقِي وَتُؤَدِّيَ عَنِّي أَمَانَتِي وَدَيْنِي آمِينَ رَبَّ الْعَالَمِينَ

ترجمہ: اے میرے معبود مجھے اپنے محترم گھر کے حج کی توفیق عطافرمااس سال اور ہر سال جب تک تو مجھے زندہ رکھنا چاہتا ہے اپنی طرف سے میرے لئے آسانی وآرام اور وسعتِ رزق عطا فرمااور مجھے محروم نہ فرمااان محترم مقامات اور مقدس مزارات اور اپنے نبی کی قبر کی زیارت سے اس پراوراس کی آل پر تیرے درودوسلام ہوں اور دنیاوآخرت کی میری تمام حاجات کو پورا کردے،اے معبود میں تجھ سے سوال کرتا ہوں شب قدر میں جس میں تو یقینی وحتمی امور کو معین فرماتا ہے جو محکم فیصلے ہوتے ہیں شب قدر میں طے پانے والے ایسے حتمی فیصلے جن میں کسی قسم کی کوئی تبدیلی وردوبدل ممکن نہیں ہوتی اپنے گھر کا حج کرنے والوں میں میرانام لکھ دے جن کا حج تجھے منظور ہو اور جن کی سعی تیرے نزدیک مقبول ہو جن کے گناہ بخشے جائیں اور جن کی خطائیں مٹادی گئی ہوں اور اپنی قضاوقدر میں مجھے طولانی عمر عطافرمااور میرے رزق میں وسعت عطا کراور مجھے ہر امانت اور ہر قرض ادا کرنے کی توفیق عطافرمااایساہی ہواے کائنات کے پالنے والے۔ (مفاتیح الجنان ص۱۷۶)

ماہ رمضان میں ہر واجب نماز کے بعد پڑھی جانے والی دعا

يَاعَلِيُّ يَاعَظِيمُ يَاغَفُورُيَارَحِيمُأَنْتَ الرَّبُّ الْعَظِيمُ الَّذِي لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ وَهُوَالسَّمِيعُ الْبَصِيرُوَهَذَاشَهْرٌعَظَّمْتَهُ وَكَرَّمْتَهُ وَشَرَّفْتَهُ وَفَضَّلْتَهُ عَلَى الشُّهُورِ وَهُوَالشَّهْرُالَّذِي فَرَضْتَ صِيَامَهُ عَلَيَّ وَهُوَشَهْرُرَمَضَانَ الَّذِي أَنْزَلْتَ فِيهِ الْقُرْآنَ هُدًى لِلنَّاسِ وَبَيِّنَاتٍ مِنَ الْهُدَى وَالْفُرْقَانِ وَجَعَلْتَ فِيهِ لَيْلَةَ الْقَدْرِ

وَجَعَلْتَهَاخَيْرامِنْ أَلْفِ شَهْرٍفَيَاذَاالْمَنِّ وَلَايُمَنُّ عَلَيْكَ مُنَّ عَلَيَّ بِفَكَاكِ رَقَبَتِي مِنَ النَّارِفِيمَنْ تَمُنُّ عَلَيْهِ وَأَدْخِلْنِي الْجَنَّةَبِرَحْمَتِكَ يَاأَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ

ترجمہ: اے بلندی واے بزرگی اور بخشنے والے ومہربان توہی عظیم پروردگار ہے جس کی مانند کوئی چیز نہیں جو سننے ودیکھنے والا ہے یہ (ماہ رمضان) وہ مہینہ ہے جسے تُونے بزرگی وعزت بخشی اور تمام مہینوں پر فضیلت دی اور یہی مہینہ ہے جس کے روزے تونے مجھ پر فرض کئے ہیں اور یہی ماہ رمضان ہے جس میں تونے قرآن کو نازل کیا جو کہ لوگوں کے لئے ہدایت ہے اور ہدایت کی روشن دلیلیں ہےاور حق وباطل کی شناخت کاذریعہ ہےاوراس مہینے میں تونے شب قدر کو قرار دیااوراسے ہزار مہینوں سے برتر قرار دیالہٰذااے احسان کرنے والے کہ جس پر احسان نہیں کیا جاسکتا تو مجھ پر احسان فرمامیری گردن کوآگ سے چھڑاکر ان کے ساتھ قراردے جن پر تُونے احسان کیا اور مجھے جنت میں داخل فرما اپنی رحمت کے ذریعہ اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے۔ (مفاتیح الجنان ص١٧٦)

ماہ رمضان میں ہر روز واجب نمازوں کے بعد پڑھی جانے والی دعا

اَللّٰھُمَّ أَدْخِلْ عَلٰی أَھْلِ الْقُبُورِالسُّرُورَاَللّٰھُمَّ أَغْنِ کُلَّ فَقِیرٍ اَللّٰھُمَّ أَشْبِعْ کُلَّ جَائِعٍ اَللّٰھُمَّ اکْسُ کُلَّ عُرْیَانٍ اَللّٰھُمَّ اقْضِ دَیْنَ کُلِّ مَدِینٍ اَللّٰھُمَّ فَرِّجْ عَنْ کُلِّ مَکْرُوبٍ اَللّٰھُمَّ رُدَّکُلَّ غَرِیبٍ اَللّٰھُمَّ فُکَّ کُلَّ أَسِیرٍ اَللّٰھُمَّ أَصْلِحْ کُلَّ فَاسِدٍمِنْ أُمُورِالْمُسْلِمِینَ اَللّٰھُمَّ اشْفِ کُلَّ مَرِیضٍ اَللّٰھُمَّ سُدَّفَقْرَنَابِغِنَاکَ اَللّٰھُمَّ غَیِّرْ سُوءَحَالِنَابِحُسْنِ حَالِکَ اَللّٰھُمَّ اقْضِ عَنَّاالدَّیْنَ وَأَغْنِنَامِنَ الْفَقْرِإِنَّکَ عَلَی کُلِّ شَیْءٍقَدِیرٌ)

ترجمہ: اے اللہ اہل قبور کو خوشیاں عطا فرما، اے اللہ ہر فقیر کو غنی کردے، اے اللہ ہر بھوکے کو سیر اب کردے، اے اللہ ہر برہنہ کو لباس پہنا، اے اللہ ہر مقروض کے قرض کو ادا کردے، اے اللہ ہر پریشان حال کی پریشانی کو دور فرما، اے اللہ ہر مسافر کو اس کے وطن لوٹادے، اے اللہ ہر قیدی کو رہائی عطا کر، اے اللہ تمام مسلمانوں کے فاسد امور کی اصلاح فرما، اے اللہ ہر مریض کو شفا عطا فرما، اے اللہ اپنی بے نیازی سے ہمارے فقر کو دور فرما، اے اللہ اپنی اچھی حالت کے ذریعہ ہماری بُری حالت کو بدل دے، اے اللہ ہمارے قرضوں کو ادا فرمااور ہمیں فقر سے بی نیاز کردے بیشک تو ہر چیز پر قادر ہے۔ (مفاتیح الجنان ص ۱۷۶)

ہر روز سحری میں پڑھی جانے والی دُعا

يَامَفْزَعِي عِنْدَكُرْبَتِيوَيَاغَوْثِي عِنْدَشِدَّتِي إِلَيْكَ فَزِعْتُ وَ بِكَ اسْتَغَثْتُ وَبِكَ لُذْتُ لَاأَلُوذُ بِسِوَاكَ وَلَاأَطْلُبُ الْفَرَجَ إِلامِنْكَ فَأَغِثْنِي وَفَرِّجْ عَنِّي يَامَنْ يَقْبَلُ الْيَسِيرَوَيَعْفُوعَنِ الْكَثِيرِ اِقْبَلْ مِنِّي الْيَسِيرَ وَاعْفُ عَنِّي الْكَثِيرَإِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُالرَّحِيمُ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ إِيمَاناًتُبَاشِرُبِهِ قَلْبِي وَيَقِيناًحَتّٰى أَعْلَمَ أَنَّهُ لَنْ يُصِيبَنِي إِلامَاكَتَبْتَ لِي وَرَضِّنِي مِنَ الْعَيْشِ بِمَاقَسَمْتَ لِي يَاأَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ يَاعُدَّتِي فِي كُرْبَتِي وَيَاصَاحِبِي فِي شِدَّتِي وَيَاوَلِيِّي فِي نِعْمَتِي وَيَاغَايَتِي فِي رَغْبَتِي أَنْتَ السَّاتِرُعَوْرَتِي وَالْآمِنُ رَوْعَتِي وَالْمُقِيلُ عَثْرَتِي فَاغْفِرْلِي خَطِيئَتِي يَاأَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ

ترجمہ: اے مصیبت میں میری پناگاہ اے میری سختی میں میرے فریادرس میں خوفزدہ تیرے پاس آیا ہوں اور تجھ سے فریاد کرتا ہوں اور تیری طرف سبقت لیتاہوں اور تیرے غیر کی پناہ نہیں لیتا ہوں اور تیرے علاوہ کسی سے گشائش کاطالب نہیں ہوں لہٰذا میری فریاد کو سُن اور مجھے گشائش عطافرما اے وہ جو تھوڑاسا بھی عمل قبول کرتا ہے اور بہت سے گناہ معاف کردیتا ہے میرے بھی تھوڑے عمل کو قبول فرمالے اور بہت سے گناہوں کو معاف کردے بیشک تُو ہی بڑا بخشنے والا ومہربان ہے اے اللہ میں تجھ سے ایسے ایمان کا سوال کرتا ہوں جو میرے دل میں ثابت رہے اور ایسے یقین کا سوال کرتا ہوں جس سے میں سمجھنے لگوں کہ مجھے وہی پہنچے گا جو تونے

میرے لئے لکھا ہے اور مجھے اس زندگی سے راضی رکھ جو تُونے مجھے عطا کی ہے اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے اے مصیبت میں میری پناگاہ اے سختی میں میرے ساتھی اے نعمتوں میں میرے سرپرست اور اے میری چاہت کے مرکز تُوہی میرے عیبوں کو چھپانے والا خوف میں امان دینے والا اور میری خطائیں بخشنے والا ہے لہٰذا میری خطائیں بخش دے اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے۔(مفاتیح الجنان ص۲۰۱)

ماہ رمضان کی راتوں کی مشترکہ نمازیں

شیخ کفعمی اپنی کتاب بلد الامین میں یوں نقل کرتے ہیں کہ مستحب ہے ماہ رمضان کی ہر شب میں دو رکعت نماز اس طرح سے پڑھی جائے کہ ہر رکعت میں حمد کے بعد سورہ توحید ۳ مرتبہ پڑھا جائے اور نماز کے سلام بھیجنے کے بعد یہ ذکر پڑھا جائے(سبحان من هوحفيظ لا يغفل سبحان من هورحيم لا يعجل سبحان من هوقائم لا يسهو سبحان من هو دائم لا يلهو'پھر ذکرِ تسبیحاتِ اربعہ کو سات مرتبہ پڑھاجائے پھر اس ذکر "سبحانک سبحانک سبحاک یا عظیم اغفر لی الذنبَ العظیم"کوپڑھا جائے پھر دس مرتبہ صلوات بھیجے۔

مذید روایت میں نقل ہے کہ اس عمل سے ۷۰ ہزار گناہ بخش دیئے جاتے ہیں، اور روایت میں یہ بھی ہے کہ جو ماہ رمضان کی راتوں میں مستحب نمازوں میں سورہ فتح کی تلاوت کرے تو اس سال وہ آفات وبلیات سے محفوظ رہے گا۔

حضرت علی علیہ السلام ماہ رمضان کا چاند دیکھ کر قبلہ رُخ ہو کر یہ دعا کیا کرتے تھے

"اَللّٰھمّ اھلہ علینا بالامن والایمان والسلامۃ والاسلام والعافیۃالمجللّۃ والرزق الواسع ودفع الاسقام اَللّٰھمّ ارزقناصیامہ وقیامہ وتلاوۃ القرآن فیہ اَللّٰھمّ سلّمہ لناوتسلّمہ منّاوسلّمنافیہ"

ترجمہ: اے اللہ اس چاند کو ہم پر امن وایمان وسلامتی واطاعت اور ہمیشہ کی عافیت اور وسیع رزق اور امراض کی دوری کا وسیلہ قرار دے اور اے اللہ ہمیں اس ماہ میں روزے رکھنے اور نماز پڑھنے اور قرآن کی تلاوت کرنے کی توفیق عنایت فرما اور اے اللہ اس ماہ کو ہمارے لئے سلامتی کا مہینہ قرار دے اور اسے ہم سے راضی رکھ ہمیں اس ماہ میں سالم رکھ۔ (صحیفۂ علویہ ص ۲۱۷ (رسولی محلّاتی)

حضرت علی (ع) ماہ رمضان کے آخری ایام میں یوں دعا کیا کرے تھے

اَللّٰھمّ اِنّی اسئلک الغنٰی یوم الفاقۃوالامن یوم الحساب"

ترجمہ: اے اللہ میں فاقہ والے دن بے نیازی کا تجھ سے سوال کرتا ہوں اور حساب وکتاب والے دن تجھ سے امن وامان چاہتا ہوں۔ (صحیفۂ علویہ ص ۵۵۳ (رسولی محلّاتی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ماہ رمضان کا پہلا دن

پہلی شب کی مخصوص نماز: چار رکعت نماز جس کی ہر رکعت میں حمد کے بعد ۱۵مرتبہ سورہ توحید پڑھنا ہے۔

پہلے دن کے روزہ کا ثواب: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ:لوعلمتم مالکم فی شھررمضان لزدتم لِلّٰہِ شکراً"اذاکان اوّل لیلۃٍغفر اللہ تعالٰی لاُمّتی الذنوب کلّھاسرھاوعلانیتھاورفع لکم الف الف درجۃٍویبنٰی لکم خمسون مدینۃ "

ترجمہ: نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا:اگر تم لوگوں کو معلوم ہوجاتا کہ ماہ رمضان میں تم لوگوں کے لئے کیاقرار دیا گیا ہے تو اللہ کا زیادہ سے زیادہ شکر ادا کرتے:جب ماہ رمضان کی پہلی رات ہوتی ہے تو اللہ تعالٰی میری اُمت کے تمام گناہ بخش دیتا ہے پوشیدہ وعلنی سب اور تم لوگوں کے ہزار ہزار درجہ بڑھاتا ہے اور تم لوگوں کے لئے (بہشت میں) پانچ شہر تعمیر کردیتا ہے۔(فضائل الاشھر الثلاثۃ(شیخ صدوق)ص۸۱)

پہلے دن کی دعا:اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ صِيَامِي فِيهِ صِيَامَ الصَّائِمِينَ وَقِيَامِي فِيهِ قِيَامَ الْقَائِمِينَ وَنَبِّهْنِي فِيهِ عَنْ نَوْمَةِ الْغَافِلِينَ وَهَبْ لِي جُرْمِي فِيهِ يَاإِلَهَ الْعَالَمِينَ وَاعْفُ عَنِّي يَاعَافِياعَنِ الْمُجْرِمِينَ

ترجمہ: اے اللہ قرار دے میرے روزے کو حقیقی روزوں میں سے اور میرے قیام کو حقیقی قیام اور مجھے بیدار کردے خواب غفلت سے اور میرے گناہوں کو بخش دے اور مجھ سے (خطاؤ) کو درگذر فرمااے مجرمین سے درگذر کرنے والے۔

دعا کی شرح و تفسیر: اس دعا میں چار مطالب قابل ذکر ہیں: ا۔ روزے کی اہمیت ۲۔ نماز کی اہمیت ۳۔ غفلت اور اس کے نقصانات ۴۔ گناہ کی شناخت اور اس سے دوری کے بارے میں ظاہر سی بات ہے کہ ہم مذکورہ باتوں کا خیال رکھنے کی صورت میں ہی اپنے مطالبات کو بارگاہ پروردگار میں پیش کر سکتے ہیں۔

پہلا مطلب: روزہ کی اہمیت کے بارے میں ہے:

سب سے پہلے اس دعا میں روزہ کے قبول ہونے کی دعا کی گئی ہے کیوں کہ اس ماہ میں خاص طور سے روزوں کے واجب ہونے میں روزہ داروں کو ضیافتِ الٰہی کی طرف دعوت دی گئی ہے (کیوں کہ نماز تو پورے سال مسلمانوں پر فرض ہے) لیکن اس ماہ میں خاص طور سے روزوں کا وجوب بندوں کو ایک خاص قسم کی عظمت و کرامت کا عطا کرنا ہے کیوں کہ ماہ رمضان کی پہلی

ہی دعا میں یہ دعا کی جارہی ہے کہ اے اللہ ہمارے روزہ کو حقیقی روزہ قرار دے اور دیگر عبادات کو حقیقی عبادت قرار دے یہ جملہ اس بات پر دلالت کررہا ہے کہ روزہ دار کے لئے مقام صالحین اتنا اہم ہے کہ سب سے پہلے عبادات کی قبولیت نظر میں ہے بیشک کیوں نہ ہو نماز اتنی اہم عبادت ہے جس کے بارے میں نبی کرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کا ارشاد گرامی ہے: ان قبلت قبل ماسواھا وان ردت رد ماسواھا) ترجمہ: اگر نماز قبول ہو گئی تو باقی اعمال بھی قبول ہوں گے اور اگر نماز رد ہوگئی تو باقی اعمال بھی رد کر دیئے جائیں گے۔

روایت: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وآلہ: لِأَصْحَابِهِ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِشَيْءٍ إِنْ أَنْتُمْ فَعَلْتُمُوهُ تَبَاعَدَ الشَّيْطَانُ عَنْكُمْ كَمَا تَبَاعَدَ الْمَشْرِقُ مِنَ الْمَغْرِبِ قَالُوا بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الصَّوْمُ يُسَوِّدُ وَجْهَهُ وَالصَّدَقَةُ تَكْسِرُ ظَهْرَهُ وَالْحُبُّ فِي اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ وَالْمُؤَازَرَةُ عَلَى الْعَمَلِ الصَّالِحِ يَقْطَعُ دَابِرَهُ وَالِاسْتِغْفَارُ يَقْطَعُ وَتِينَهُ وَلِكُلِّ شَيْءٍ زَكَاةٌ وَزَكَاةُ الْأَبْدَانِ الصِّيَامُ)

ترجمہ: نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے اپنے اصحاب سے یوں ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں ایسی بات کی خبر نہ دوں کہ اگر تم لوگ اس پر عمل کرو تو شیطان تم سے اتنا دور ہو جائے جتنا مشرق و مغرب میں فاصلہ ہے؟ تو سب نے کہا کیوں نہیں، آپ ہمیں ضرور خبر دیں تو آنحضرت نے فرمایا: روزہ شیطان کے چہرے کو سیاہ کر دیتا ہے اور صدقہ شیطان کی کمر توڑ دیتا ہے اور اللہ کی محبت اور نیک و صالح کاموں کا انجام دینا شیطان کے ارادوں کو نابود کر دیتا ہے اور استغفار شیطان

کی اُمیدوں کو توڑ دیتا ہے اور ہر چیز کی زکات ہوتی ہے اور بدن کی زکات روزہ ہے۔ (من لایحضرہ الفقیہ ج ۲ ص: ۷۴)

دوسرا مطلب: روزوں کی اقسام کے بارے میں ہے :

۱۔ روزہ ظاہری: اسے کہتے ہیں کہ جس میں روزہ دار صبح کی اذان سے مغرب تک اللہ کے کی بجا آوری کے لئے بھوکا رہے اور ہر اس چیز سے اجتناب کرے جو روزہ کو باطل کر دینے والی ہو۔

۲۔ روزہ حقیقی: اسے کہتے ہیں کہ جس میں پہلی قسم کی شرائط کا خیال رکھنے کے علاوہ تمام اعضاء وجوارح اور فکر کو بھی ہر قسم کے گناہ سے محفوظ رکھا جائے۔

جیساکہ حدیث ہے: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله: إِنَّ شَهْرَ رَمَضَانَ شَهْرٌ عَظِيمٌ يُضَاعِفُ اللَّهُ فِيهِ الْحَسَنَاتِ وَ يَمْحُو فِيهِ السَّيِّئَاتِ وَ يَرْفَعُ فِيهِ الدَّرَجَاتِ مَنْ تَصَدَّقَ فِي هَذَا الشَّهْرِ بِصَدَقَةٍ غَفَرَاللَّهُ لَهُ وَ مَنْ أَحْسَنَ فِيهِ إِلَى مَامَلَكَتْ يَمِينُهُ غَفَرَاللَّهُ لَهُ وَمَنْ حَسَّنَ فِيهِ خُلُقَهُ غَفَرَاللَّهُ لَهُ وَمَنْ كَظَمَ فِيهِ غَيْظَهُ غَفَرَاللَّهُ لَهُ وَمَنْ وَصَلَ فِيهِ رَحِمَهُ غَفَرَاللَّهُ لَهُ ثُمَّ قَالَ ص إِنَّ شَهْرَكُمْ هَذَالَيْسَ كَالشُّهُورِ إِنَّهُ إِذَاأَقْبَلَ إِلَيْكُمْ أَقْبَلَ بِالْبَرَكَةِ وَالرَّحْمَةِ وَإِذَاأَدْبَرَ عَنْكُمْ أَدْبَرَ بِغُفْرَانِ الذُّنُوبِ هَذَاشَهْرٌالْحَسَنَاتُ فِيهِ مُضَاعَفَةٌ وَأَعْمَالُ الْخَيْرِ فِيهِ مَقْبُولَةٌ مَنْ صَلَّى مِنْكُمْ فِي هَذَاالشَّهْرِ لِلَّهِ عَزَّوَجَلَّ رَكْعَتَيْنِ يَتَطَوَّعُ بِهِمَا

غَفَرَاللَّهُ لَهُ ثُمَّ قَالَ ص إِنَّ الشَّقِيَّ حَقَّ الشَّقِيِّ مَنْ خَرَجَ مِنْهُ هَذَاالشَّهْرُوَلَمْ يُغْفَرْ ذُنُوبُهُ فَحِينَئِذٍ يَخْسَرُحِينَ يَفُوزُالْمُحْسِنُونَ بِجَوَائِزِالرَّبِّ الْكَرِيم

ترجمہ: نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: بیشک ماہ رمضان عظمت والا مہینہ ہے جس میں نیکیوں کا کئی برابر اجر ملتا ہے اور جس میں گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں اور بلند درجات عطا کئے جاتے ہیں اور جو اس مہینہ میں صدقہ دیتا ہے تواللہ تعالیٰ اس کے گناہ بخش دیتا ہے اور جو اس ماہ میں اپنے ماتحت افراد کے ساتھ نیکی کرتا ہے تو اللہ بھی اسے بخش دیتا ہےاور جو اس مہینہ میں لوگوں کے ساتھ نیک سلوک کرتا ہے تو اللہ بھی اسے بخش دیتا ہے اسی طرح جو اس مہینہ میں اپنے غصہ پر کنٹرول کرتا ہے اور صلہ رحمی انجام دیتا ہے تو اللہ اس کی مغفرت فرماتا ہے (اِمالی الصدوق، ص: ۵۵)

پھر آنحضرت نے فرمایا: بیشک یہ مہینہ دوسرے مہینوں کی مانند نہیں ہے کیوں کہ جب یہ مہینہ آتا ہے تو برکتیں اور رحمتیں لیکر آتا ہے اور جب جاتا ہے تو گناہوں کو بخش کر جاتا ہے اس مہینہ میں نیکیوں کا اجر کئی برابر ملتا ہے اور نیک کام زیادہ مقبول ہوتے ہیں جو بھی اس مہینہ میں اللہ کی خاطر دو رکعت مستحب نماز پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے بخش دیتا ہے پھر آپ نے فرمایا: بیشک وہ شقی انسان ہے جو اس مہینہ کو پائے اور اپنے گناہ نہ بخشوا سکے ایسی صورت میں یہ انسان اس وقت خسارہ پائے گا جب نیک لوگ اپنے پروردگار سے اپنے نیک اعمال کی نیک جزا پا رہے ہوں گے۔ (اِمالی الصدوق، ص: ۵۵)

تیسرا مطلب عبادات کے متعدد مصادیق کے بارے میں ہے:

کیوں کہ عبادت کے متعدد مصادیق ہوتے ہیں اور ہر وہ کام جس پر دین اسلام میں ثواب ملتا ہے وہ عبادت شمار ہوتا ہے مثلا: سلام کرنا، دوسروں کی مدد کرنا، صلہ رحمی کرنا، والدین کا احترام کرنا، اپنے معاش کو حلال راہ سے حاصل کرنا وغیرہ اور جن کاموں کا اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو حکم دیا ہے اور ان کے بجا نہ لانے پر ان کی قضا بھی ہے اُنہیں عبادات کہتے ہیں مثلا: نماز، روزہ، حج، زکات وغیرہ۔

چوتھا مطلب: عبادات کی اہم شرائط کے بارے میں ہے:

۱۔ شرط صحت: یعنی: عبادات کو اس کی تمام شرائط کے ساتھ انجام دیا جائے۔

۲۔ شرط قبول: یعنی: ایمان واخلاص اور تقویٰ کے ساتھ عبادت کو انجام دیا جائے۔

وضاحت: کیوں کہ ان دونوں شرطوں میں جو چیز مانع بنتی ہے وہ غفلت ہے لہٰذا ہم اسبابِ غفلت کے بارے میں چند مطالب ذکر کرتے ہیں:

قرآن میں اسباب غفلت: قرآن نے مندرجہ ذیل چیزوں کو اسباب غفلت قرار دیا ہے۔

۱۔ مال واولاد: جیساکہ ارشاد ہوا: "يَاأَيُّهَاالَّذِينَ آمَنُوالاتُلْهِكُمْ أَمْوالُكُمْ وَلا أَوْلادُكُمْ عَنْ ذِكْرِاللَّهِ وَمَنْ يَفْعَلْ ذٰلِكَ فَأُولئِكَ هُمُ الْخاسِرُونَ"

ترجمہ: اے صاحبانِ ایمان تم لوگوں کو تمہارا مال واولاد اللہ کی یاد سے نہ روکیں اور جنھوں نے ایسا کیا وہی لوگ خسارا پانے والے ہیں۔ (سورہ منافقون آیہ ۹)

۲۔ عیش وعشرت: جیساکہ ارشاد ہوا: "قالُواسُبْحانَكَ مَاكانَ يَنْبَغي لَناأَنْ نَتَّخِذَمِنْ دُونِكَ مِنْ أَوْلِياءَوَلٰكِنْ مَتَّعْتَهُمْ وَآبَاءَهُمْ حَتّٰى نَسُواالذِّكْرَ وَكانُوا قَوْماًبُوراً "

ترجمہ: تووہ کہیں گے کہ تو پاک وبے نیاز ہے ہمیں کیا حق ہے کہ ہم تیرے علاوہ کسی اور کو اپنا سرپرست بنائیں لیکن اصل بات یہ ہے کہ تونے اُنہیں اور اُن کے باپ دادا کو سازوسامانِ زندگی عطا کیا یہاں تک کہ وہ تیری یاد سے غافل ہوگئے اور وہ ہلاک ہی ہونے والی قوم تھے۔ (سورہ فرقان آیہ ۱۸)

۳۔ دنیا کی طرف مائل ہونا: جیساکہ ارشاد ہوا: "فَأَعْرِضْ عَنْ مَنْ تَوَلّٰى عَنْ ذِكْرِنَاوَلَمْ يُرِدْإِلَّا الْحَياةَالدُّنْيَا"

ترجمہ: لہٰذا تم دوری اختیار کرو اس شخص سے جس نے ہمارے ذکر سے رُخ موڑا اور صرف دنیاوی زندگی کو طلب کیا۔ (سورہ نجم آیہ ۲۹)

قرآن وروایات میں آثارِ غفلت

قرآن میں آثارِ غفلت:

۱۔زندگی میں تنگی آنااور روز قیامت اندھا اُٹھایاجانا: وَمَنْ أَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِي فَإِنَّ لَهُ مَعِيشَةً ضَنْكاًوَنَحْشُرُهُ يَوْمَ الْقِيامَةِ أَعْمى

ترجمہ: اور جو میرے ذکر سے اعراض کرے گااس کے لئے زندگی کی تنگی بھی ہے اور ہم اُسے قیامت کے دن اندھا بھی محشور کریں گے۔(سورہ طہ آیہ ۱۲۴)

۲۔شیطان کی ہمنشینی: وَمَنْ يَعْشُ عَنْ ذِكْرِالرَّحْمنِ نُقَيِّضْ لَهُ شَيْطاناًفَهُوَلَهُ قَرِينٌ (سورہ زخرف آیہ ۳۶)

ترجمہ: اور جو بھی اللہ کے ذکر سے رُخ موڑلیتا ہے تو ہم شیطان کو اس کے لئے آزاد کردیتے ہیں لہٰذا وہ اس کے ساتھ رہتا ہے۔

روایات میں آثارِ غفلت:

۱۔قال علی علیہ السّلام:دَوَامُ الغَفلَةِ يُعمَى البَصِيرَة"

ترجمہ: غفلت کی زیادتی بصیرت کو اندھا بنادیتی ہے۔ (منتخب میزان الحکمہ ج۷)

٢۔قال علی علیہ السّلام:مَن غَلَبَت عَلَیہِ الغَفلَۃُ مَاتَ قَلبَہ"

ترجمہ: حضرت علی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: جس پر غفلت طاری ہو جائے اس کا قلب مردہ ہو جاتا ہے۔(منتخب میزان الحکمہ ج۷)

روایات میں غافل شخص کی علامات

ا۔قال الامام الحسن علیہ السلام:اَلغَفلَۃُ تَرکُک المسجد وطَاعَتُک المُفسِد

ترجمہ: امام حسن علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: غفلت تمہارا مسجد کو ترک کرنا اور مُفسِد شخص کی اطاعت کرنا ہے۔(میزان الحکمۃ ج۷)

٢۔قال لقمان لابنہ:یابنیَّ لکلّ شیئٍ علامۃیُعرف بھاویشھدعلیھاوللغافل ثلاث علاماتٍ:١-السّھو٢-واللّھو٣-والنّسیان"

ترجمہ: لقمان اپنے بیٹے کو مخاطب کرکے ارشاد فرماتے ہیں: ہر چیز کی علامت ہوتی ہے جس کے ذریعہ وہ پہچانی جاتی ہے اور اس پر گواہ ہوتی ہے اور غافل شخص کی تین علامات ہیں: ا۔اشتباہات ۲۔لہو ولعب ۳۔فراموشی۔(منتخب میزان الحکمہ ج۷)

غفلت سے بچنے کے اسباب

قرآن وروایات میں ہمیں ان غفلتوں سے بچنے کا علاج بھی بتایا گیا ہے۔

۱۔صبر اور نماز کے ذریعہ مدد لینا: وَاسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلَاةِ وَإِنَّهَا لَكَبِيرَةٌ إِلَّا عَلَى الْخَاشِعِينَ

ترجمہ: صبر اور نماز کے ذریعہ مدد طلب کرو بیشک نماز سخت ہے سوائے خشوع رکھنے والوں کے۔(سورہ بقرہ آیہ ۴۵)

۲۔مسلسل نیک کام انجام دینا: قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ:یاابا ذر هم بالحسنة وإن لم تعملها لكيلا تُكتَبُ عن الغافلين

ترجمہ: نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ابوذر سے ارشاد فرمایا:اے ابوذر نیک کام کا ارادہ رکھا کرو چاہے اُسے انجام نہ بھی دے سکو تاکہ تمہارا شمار غافلین میں سے نہ ہو۔(منتخب میزان الحکمہ ج۷)

۳۔مسلسل یادِالٰہی میں رہنا: "قال علی علیہ السّلام:بدوام ذكر الله تنجابُ الغفلةُ

ترجمہ: حضرت علی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: ہمیشہ ذکرِ الٰہی کرنے سے غفلت کے پردے ہٹ جاتے ہیں۔(منتخب میزان الحکمہ ج۷)

۴۔ ہمیشہ اپنی آخرت کو یاد کرنا:"قال علی علیہ السّلام:اِنّ من عرف الایّام لم یغفل عن الاستعدادِ"

ترجمہ: بیشک جو ایام کو جانتا ہے وہ استعداد سے غفلت نہیں برتا ہے۔ (منتخب میزان الحکمہ ج ۷)

۵۔ نماز کو اوّل وقت میں انجام دینا:قال الباقر علیہ السّلام:اَیُّما حافظ علی الصلوات المفروضة فصلّاھالوقتھافلیس ھذامن الغافلین"

ترجمہ: جو بھی واجب نمازوں کی حفاظت کرتا ہے اور اُنہیں اُن کے اوقات میں بجالاتا ہے اس کا شمار غافلین میں نہیں ہوتا ہے۔ (منتخب میزان الحکمہ ج ۷)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ماہ رمضان کا دوسرا دن

دوسری شب کی مخصوص نماز: چار رکعت نماز جس کی ہر رکعت میں حمد کے بعد ۲۰ مرتبہ سورہ انّا انزلناپڑھنا ہے۔

دوسرے روزہ کا ثواب:"قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ:کتب اللہ عزّوجلّ لکم یوم الثانی بکلّ خطوةٍ تخطونھافی ذالک الیوم عبادة سنةٍ وثواب نبیّ وکتب لکم صوم سنة"

ترجمہ: نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تم لوگوں کے لئے قرار دیا ہے روزہ کے دوسرے دن ہر اُس قدم کے عوض جو اس دن رکھا جائے ایک سال کی عبادت اور نبی کا ساثواب اور لکھ دیتا ہے تم لوگوں کے لئے ایک سال کے روزہ کا ثواب۔ (فضائل الاشھر الثلاثۃ (شیخ صدوق) ص۸۱)

دوسرے دن کی دعا: اَللَّهُمَّ قَرِّبْنِي فِيهِ إِلَى مَرْضَاتِكَ وَ جَنِّبْنِي فِيهِ مِنْ سَخَطِكَ وَ نَقِمَاتِكَ وَ وَفِّقْنِي فِيهِ لِقِرَاءَةِ آيَاتِكَ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ

ترجمہ: اے اللہ مجھے قریب فرما اس دن اپنی رضایت کے اور مجھے دور رکھ اس دن اپنی ناراضگی اور سزا سے اور مجھے توفیق دے اس دن اپنی آیات کی تلاوت کی اپنی رحمت کے ذریعہ اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے۔

دعا کی شرح و تفسیر: اس دعا میں تین چیزوں کو اللہ تعالیٰ سے طلب کیا گیا ہے ا۔ ہر کام میں اللہ تعالیٰ کی رضایت ۲۔ اللہ کے غضب وعذاب سے دوری ۳۔تلاوتِ قرآن کی توفیقات کو لہٰذا ہمیں سب سے پہلے اپنے اُن عقائد واعمال کے بارے میں غور وفکر کرنا ہوگا جو اللہ کی رضایت کا سبب بن سکیں تاکہ ہم اُن کی اصلاح کے ذریعہ اپنے مطالبات کو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش کر سکیں کیوں کہ جب تک اللہ کی رضیٰ وتوفیق نہ ہو ہم اپنے مطالبات پیش کرنے کا حق نہیں رکھتے ہیں لہٰذا ہم یہاں پر پہلے اللہ تعالیٰ کی رضایت حاصل کرنے کے اسباب پھر اس کے غضب وعذاب سے دوری کے اسباب اور پھر تلاوتِ قرآن کی اہمیت کے بارے میں چند مطالب ذکر کریں گے۔

پہلا مطلب: اللہ تعالیٰ کی رضایت حاصل کرنے کے بارے میں ہے:

روایت: عَنْ أَبِي عَبْدِاللَّهِ ع قَالَ كَانَ فِي وَصِيَّةِرَسُولِ اللَّهِ ص لِعَلِيٍّ ع يَاعَلِيُّ أُوصِيكَ فِي نَفْسِكَ بِخِصَالٍ فَاحْفَظْهَا ثُمَّ قَالَ اَللَّهُمَّ أَعِنْهُ أَمَّاالْأُولَى فَالصِّدْقُ لَاتَخْرُجَنَّ مِنْ فِيكَ كَذِبَةٌأَبَداًوَالثَّانِيَةُ الْوَرَعُ لَاتَجْتَرِئْ عَلَى خِيَانَةٍ أَبَداًوَالثَّالِثَةُ الْخَوْفُ مِنَ اللَّهِ تَعَالَى كَأَنَّكَ تَرَاهُ وَالرَّابِعَةُ كَثْرَةُالْبُكَاءِ لِلَّهِ يُبْنَى

لَكَ بِكُلِّ دَمْعَةٍ أَلْفُ بَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ وَالْخَامِسَةُ بَذْلُكَ مَالَكَ وَ دَمَكَ دُونَ دِينِكَ وَالسَّادِسَةُاَلْأَخْذُبِسُنَّتِي فِي صَلَاتِي وَصِيَامِي وَصَدَقَتِي وَأَمَّاالصَّلَاةُ فَالْخَمْسُونَ رَكْعَةًوَأَمَّا الصَّوْمُ فَثَلَاثَةٌفِي كُلِّ شَهْرٍخَمِيسٌ فِي أَوَّلِهِ وَأَرْبِعَاءُ فِي وَسَطِهِ وَخَمِيسٌ فِي آخِرِهِ وَ أَمَّا الصَّدَقَةُ فَجُهْدَكَ حَتّٰى تَقُولَ قَدْ أَسْرَفْتُ وَلَمْ تُسْرِفْ وَعَلَيْكَ بِصَلَاةِاللَّيْلِ وَعَلَيْكَ بِصَلَاةِاللَّيْلِ وَعَلَيْكَ بِصَلَاةِاللَّيْلِ وَعَلَيْكَ بِتِلَاوَةِ الْقُرْآنِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ وَعَلَيْكَ بِرَفْعِ يَدَيْكَ فِي صَلَاتِكَ وَتَقْلِيبِهِمَاوَعَلَيْكَ بِالسِّوَاكِ عِنْدَكُلِّ وُضُوءٍوَكُلِّ صَلَاةٍوَعَلَيْكَ بِمَحَاسِنِ الْأَخْلَاقِ فَارْكَبْهَاوَ مَسَاوِي الْأَخْلَاقِ فَاجْتَنِبْهَافَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَلَا تَلُومَنَّ إِلَّا نَفْسَكَ

ترجمہ: چھٹے امام سے نقل ہے کہ نبی اکرم (ص) نے حضرت علی (ع) کو وصیت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: اے علی میں تمہیں چند باتوں کی وصیت کرتا ہوں جنہیں محفوظ رکھنا پھر دعا بھی فرمائی کہ اے اللہ اس کی ان کاموں میں مدد فرما پھر فرمایا: پہلی بات یہ کہ صداقت رکھنا کبھی بھی تمہارے منہ سے جھوٹ ادا نہ ہو اور دوسری بات یہ کہ کبھی بھی خیانت نہ کرنا اور تیسری بات یہ کہ اللہ سے ایسے ڈرنا جیسے تم اُسے دیکھ رہے ہو اور چوتھی بات یہ کہ خوفِ الٰہی میں زیادہ سے زیادہ گریہ کرنا کہ اللہ تعالیٰ تم سے نکلنے والے ہر آنسوں کے بدلے ہزار گھر بہشت میں تعمیر کر دیتا ہے پانچویں بات یہ کہ دین کی راہ میں اپنے مال وجان کو قربان کر دینا چھٹی

بات یہ کہ میری سنت پر عمل کرنا نماز وروزہ وصدقہ وغیرہ میں نماز میں اس طرح سے کہ ہر روز ۵۰ رکعت (مستحب) نماز پڑھنا اور روزہ میں اس طرح سے کہ ہر مہینہ میں تین مستحب روزے رکھنا مہینہ کہ پہلی جمعرات اور درمیانی بدھ اور آخری جمعرات کو اور صدقہ دینے میں اس قدر کوشش کرنا کہ تم یہ کہو کہ کہیں میں نے اسراف تو نہیں کرلیا بیشک تم اسراف نہیں کروگے اور تمہیں نمازِ شب، نمازِ شب، نمازِ شب کی تاکید کرتا ہوں اور تمہیں ہر حال میں تلاوتِ قرآن کی تاکید کرتا ہوں اور تمہیں نماز کے قنوت میں ہاتھ اوپر کی طرف اُٹھانے اور پھر اُنہیں چہرے سے ملنے کی تاکید کرتا ہوں اور ہر وضو و نماز کے وقت تمہیں مسواک کی تاکید کرتا ہوں اور اچھے اخلاق کو اپنانے اور بُرے اخلاق سے بچنے کی تاکید کرتا ہوں اگر تم نے ایسا نہیں کیا تو (مصیبتوں کے آنے پر) صرف اپنے آپ کی ملامت کرنا۔ (تہذیب الأحکام ج۹ ص ۱۷۵)

دوسرا مطلب: اللہ تعالیٰ کے غضب وعذاب سے دوری کے بارے میں ہے:

روایت ۱۔ قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ: اذا غضب اللہ عزّوجلّ علیٰ بلدةٍ ولم ینزل بها العذاب غلت اسعارها وقصرت اعمارها ولم تربح تُجّارها ولم تزک اثمارها ولم تغزر انهارها وحبس عنها امطارها وسلّط علیها شرارها

ترجمہ: نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: جب اللہ کسی علاقہ پر غضب ناک ہوتا ہے اور اس پر عذاب نازل نہیں کرنا چاہتا تو اس علاقہ میں قیمتیں مہنگی اور عمریں کم کردیتا ہے اور وہاں کے تاجر اپنی تجارتوں میں فائدہ نہیں پاتے اور نہ میوے سالم اُترتے ہیں اور نہ نہروں میں

صحیح پانی آتا ہے اور بارشیں ان سے رُک جاتی ہیں اوران پر بدترین افراد کو مسلط کردیتا ہے۔(جامع السعادات ص ۳۲۳)

روایت ۲۔قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ:الغضب یفسد الایمان کمایفسد الخلّ العسل

ترجمہ: نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: غصہ ایمان کو اس طرح سے فاسد کردیتاہے جس طرح سرکہ شہد کو فاسد کردیتاہے۔ (اصول کافی ج۱ص ۴۱۲ح ۳)

روایت ۳۔قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ:من کفّ غضبہ عن الناس کفّ اللہ تبارک وتعالٰی عنہ عذاب یوم القیٰمۃ

ترجمہ: نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: جو اپنے غضب کو لوگوں سے دور رکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ روز قیامت اُسے اپنے غضب سے دور رکھے گا۔ (جامع السعادات ص ۳۲۵)

تیسرا مطلب: قرآن کی اہمیت وعظمت کے بارے میں ہے:

قرآن قرآن کی روشنی میں

۱۔ إِنَّ هٰذَاالْقُرْآنَ يَهْدِي لِلَّتِي هِيَ أَقْوَمُ

ترجمہ: بیشک یہ قرآن اس راہ کی ہدایت کرتا ہے جو مستحکم راہ ہے۔ (سورہ اسراء آیہ ۹)

۲۔ لَايَأْتِيهِ الْبَاطِلُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَامِنْ خَلْفِهِ تَنْزِيلٌ مِنْ حَكِيمٍ حَمِيدٍ

ترجمہ: جس میں باطل دخالت نہیں کرسکتا نہ موجودہ دور میں اور نہ بعد کے دور میں کیوں کہ یہ حکیم و قابل تعریف پروردگار کی جانب سے نازل کردہ کتاب ہے۔ (فصلت آیہ ۴۲)

۳۔ إِنْ هُوَإِلَّاذِكْرٌ لِلْعَالَمِينَ (ص آیہ ۸۷) ترجمہ: قرآن تو صرف نصیحت ہے کائنات والوں کے لئے۔

۴۔قُلْ لَئِنِ اجْتَمَعَتِ الْإِنْسُ وَالْجِنُّ عَلى أَنْ يَأْتُوابِمِثْلِ هٰذَاالْقُرْآنِ لَايَأْتُونَ بِمِثْلِهِ وَلَوْكَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيراً

ترجمہ: کہدو کہ اگر انسان اور جنّات سب ملکر بھی قرآن کی مثل لانا چاہیں تو وہ نہیں لاسکتے چاہے سب ایک دوسرے کی مدد ہی کیوں نہ کریں۔ (اسراء آیہ ۸۸)

۵۔وَلَقَدْضَرَبْنَالِلنَّاسِ فِي هٰذَاالْقُرْآنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ

ترجمہ: اور ہم نے بیان کردی لوگوں کے لئے اس قرآن میں ہر طرح کی مثال تاکہ لوگ نصیحت حاصل کرسکیں۔(زمر آیہ ۲۷)

۶۔لَوْأَنْزَلْنَاهٰذَاالْقُرْآنَ عَلٰى جَبَلٍ لَرَأَيْتَهُ خَاشِعاًمُتَصَدِّعاًمِنْ خَشْيَةِاللَّهِ وَتِلْكَ الْأَمْثالُ نَضْرِبُهَالِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ

ترجمہ: اگر ہم اس قرآن کو پہاڑ پر نازل کرتے تو تم دیکھتے کہ وہ خوفِ اِلٰہی سے لرز کر ٹکڑے ٹکڑے ہوجاتااور یہ مثالیں ہم لوگوں کے لئے بیان کرتے ہیں تاکہ وہ غوروفکر کریں۔(حشر آیہ۲۱)

۷۔وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْآنِ مَاهُوَشِفاءٌوَرَحْمَةٌلِلْمُؤْمِنِينَ وَلايَزِيدُالظَّالِمِينَ إِلاَّخَساراً

ترجمہ:اور ہم نے قرآن میں وہ کچھ نازل کیا جو صاحبانِ ایمان کے لئے شفااور رحمت ہے اور ظالمین کے لئے سوائے خسارے کے کچھ بھی اضافہ نہیں ہوتا۔ (اسراء آیہ ۸۲)

قرآن روایات کی روشنی میں

جس پر پہلی گواہ حدیث ثقلین ہے۔

روایت۱۔قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ:لایعذّب اللہ قلباًوعی القرآن

ترجمہ: نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا:جو قلب ظرفِ قرآن ہو وہ عذاب سے دور ہوتا ہے۔(وسائل الشیعہ ج۸ص۲۵۴)

روایت۲۔قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ:اذاالتبست علیکم الفتن کقطع اللّیل المظلم فعلیکم بالقرآن

ترجمہ: نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا:جب تم لوگوں پر فتنے تاریکی رات کی طرح چھاجائیں توتم لوگ قرآن سے مدد طلب کرو۔(المحجّۃالبیضاء ج۲ص۱۲۲)

روایت۳۔قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ:نوّروبیوتکم بتلاوۃالقرآن"

ترجمہ: نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا:اپنے گھروں کو نورانی کروتلاوتِ قرآن کے ذریعہ۔(اصول کافی ج٦ص۱۰۲)

روایت۴۔قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ:ادّبوااولادکم علٰی ثلٰث خصالٍ حبُّ نبیّکم وحُبُّ اھل بیتہ وتلاوۃ القرآن

ترجمہ: نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا:اپنی اولاد کو تین آداب سکھاؤ۔اپنے نبی کی محبت ۲۔اہل بیت نبی کی محبت ۳۔تلاوت قرآن۔(الجامع الصغیر مادّہ ادب)

روایت۵۔قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ:من ارادعلم الاوّلین والآخرین فلیثوّرِالقرآن "

ترجمہ: نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: جو اولین وآخرین کا سا علم چاہتا ہے اُسے چاہیئے کہ قرآن میں غور وفکر کرے۔ (منتخب میزان الحکمہ ج ۷)

روایت۶۔"قال الصادق علیہ السّلام:من قرء القرآن وھو شابّ مومن اِختلط القرآن بلحمہ ودمہ"

ترجمہ: امام صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: جب کوئی جوانی میں قرآن پڑھتا ہے تو قرآن اسکے گوشت وخون میں مخلوط ہو جاتا ہے۔ (منتخب میزان الحکمہ ج ۷)

روایت۷۔"قال القمان لابنہ:یابنیَّ لاتغفل عن قراء ۃالقرآن فاِنّ القرآن یُحْیِ القلبَ وینھی عن الفحشاء والمنکر والبغی"

ترجمہ: لقمان اپنے بیٹے سے فرماتے ہیں: اے بیٹا قرآن سے غافل نہ ہونا کیوں کہ قرآن قلب کو حیات بخشتا ہے اور بدترین و ناپسند اور سرکشی جیسے گناہوں سے روکتا ہے۔ (منتخب میزان الحکمہ ج ۷)

روایت۸۔:قال علی علیہ السّلام:لاتُخلفہ کثرۃ الرّدّوولوج السّمع

ترجمہ: حضرت علی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: قرآن جتنا بھی تکرار ہو اور کانوں کو سنایا جائے پرانہ ہونے والا نہیں ہے۔ (منتخب میزان الحکمہ ج ۷)

روایت۹۔قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ:من ارادعلم الاولین والآخرین فلیثور القرآن

ترجمہ: نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: جو بھی علم اولین وآخرین کا خواہشمند ہے اُسے چاہیئے کہ قرآن میں غور وفکر کرے۔(میزان الحکمۃ ج۷)

ماہ رمضان کا تیسرا دن

تیسری شب کی مخصوص نماز: دس رکعت نماز جس کی ہر رکعت میں حمد کے بعد ۵۰ مرتبہ سورہ توحید پڑھنا ہے۔

تیسرے روزہ کا ثواب: قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ:اعطاکم اللہ یوم الثالث بکلّ شعرةٍ علٰی ابدانکم جنّة فی الفردوس من درّة بیضاء فی اعلاھااثناعشر الف بیت من النور وفی اسفلھا اثنا عشر الف بیتٍ فی کلّ بیتٍ الف سریرٍعلٰی کلّ سریرٍحوراء یدخل علیکم کلّ یوم الف ملکٍ مع کلّ ملکٍ ھدیّة"

ترجمہ: نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ تم لوگوں کو تیسرے دن کے روزے کا ثواب یہ عطا کرتا ہے کہ تمہارے بدن کے ہر بال کی تعداد کے برابر تمہیں جنت الفردوس میں بلند جگہ پر سفید رنگ کے نورانی گھر عطا کرے گا اور اس سے نیچے بھی بارہ ہزار گھر

عطا کرے گا ہر گھر میں تخت ہوگا اور ہر تخت پر بہشتی حور بیٹھی ہو گی اور ہر دن تم پر ہزار ہزار فرشتے ہدیہ لیکر اُتریں گے۔ (فضائل الاشہر الثلاثۃ (شیخ صدوق) ص ۸۱)

تیسرے دن کی دعا: اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِي فِيهِ الذِّهْنَ وَ التَّنْبِيهَ وَ بَاعِدْنِي فِيهِ مِنَ السَّفَاهَةِ وَالتَّمْوِيهِ وَ اجْعَلْ لِي نَصِيباًمِنْ كُلِّ خَيْرٍ تُنْزِلُ فِيهِ بِجُودِكَ يَا أَجْوَدَ الْأَجْوَدِينَ

ترجمہ: اے اللہ آج کے دن کی برکت سے مجھے حافظہ اور آگاہی عطا فرما اور مجھے بیہودگی و گمراہی سے دور رکھ اور اس مہینہ میں نازل ہونے والی ہر نیکی میں میرا حصہ قرار دے اپنی بخشش کے ذریعہ اے سب سے زیادہ بخشنے والے۔

دعا کی شرح و تفسیر: اس دعا میں سب سے پہلے آگاہی و معرفت کو پھر ہر بیہودہ و بے مقصد کام سے دوری کو طلب کیا گیا ہے تاکہ اس کے نتیجہ میں ہر قسم کی نیکی تک پہنچا جاسکے لہٰذا اس دعا میں بھی تین باتوں کو طلب کیا گیا ہے جو کہ ترتیب وار ایک دوسرے کا وسیلہ وسبب قرار پاتی ہیں ظاہر سی بات ہے جب تک انسان کو اچھائی و برائی کی شناخت نہ ہو کس طرح سے اچھے کام کو انجام دے گا اور برے کاموں سے اجتناب کرے گا کہ ان کے نیک نتائج کو پا سکے۔

پہلا مطلب: انسانی بیداری کے بارے میں ہے:

جیساکہ ارشاد ہوا: قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَايَعْلَمُونَ اِنَّمَايَتَذَكَّرُ أُولُواالْأَلْبَابِ

ترجمہ: کہدو کہ کیاجو جانتے ہیں اور جو نہیں جانتے وہ برابر ہو سکتے ہیں صرف صاحبانِ عقل ہی نصیحت حاصل کرتے ہیں۔ (سورہ زمر آیہ ۹)

دوسرا مطلب: برے کام اور اُن کے برے نتائج کے بارے میں ہے:

روایت ۱۔قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ:اِيَّاک اَن تَسُنَّ سُنّةً بِدعَةً فاِنَّ العبدَ اِذَاسَنّ سُنّةً سيّئةً لَحِقَهُ وِزرُهاوَوِزرُهامَن عَمِلَ بها"

ترجمہ: نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: بچو بدعت گزاروں سے کیوں کہ جو بھی کوئی بُری روِش کو رائج کرتا ہے اسے اس کا تو گناہ ملتا ہی ہے اس پر عمل کرنے والوں کے گناہ میں بھی شریک رہتا ہے۔ (بحار ج ۷۸ ص ۹۲ ح ۹۸)

روایت ۲۔"قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ:فی قولہ تعالیٰ'اِنَّ الذین فرّقوا دینهم وکانوا شیعاً'هم اصحاب البدع واصحاب الاهواء لیس لهم توبة انامنهم بریئ وهم مِنّی بُرائ"

ترجمہ: نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: اس آیت (اِنَّ الذین فرّقوا دینھم وکانوا شیعاً) کی تفسیر میں کہ اس آیت کے مصداق بدعت گزار اور خواہشات پرست افراد ہیں جن کی توبہ بھی قبول نہیں ہے میں اُن سے بیزار اور وہ مجھ سے بیزار ہیں۔ (کنزالعُمّال ح ۲۹۸۶)

روایت ۳۔"قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ:اِنّ اللّٰہَ تَعَالیٰ لَایَقبَل لِصَاحِبِ بِدعَۃٍصَوماًولَاصَلَاۃًوَلَاصَدَقَۃًوَلَاحَجّاًوَلَاعُمرَۃًوَلَاجِھاداً وَلَاصِرفاًوَلَاعَدلاً"

ترجمہ: نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اہل بدعت کے روزہ ونماز وصدقہ وحج وعمرہ وجہاد وعدل کو قبول نہیں کرتا ہے۔ (کنزالعمّال ح ۱۱۱۵)

تیسرا مطلب: اچھے کام اور اُن کے اچھے نتائج کے بارے میں ہے:

جیساکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: في سورة الأعراف خُذِالْعَفْوَوَ أْمُرْ بِالْعُرْفِ وَ أَعْرِضْ عَنِ الْجاهِلِينَ.وقال في سورة القصص وَ أَحْسِنْ كَما أَحْسَنَ اللَّهُ إِلَيْكَ)

ترجمہ: سورہ اعراف کی آیہ ۱۹۹ میں ارشاد ہوا: درگزر سے کام لو اور نیکی کا حکم کرتے رہو اور جاہلوں سے دوری اختیار کرو،،اور سورہ قصص کی آیہ ۷۷ میں ارشاد ہوا: تم بھی لوگوں کے ساتھ اسی طرح سے نیکی کرو جس طرح سے اللہ تعالیٰ نے تمہارے ساتھ نیکی کی ہے۔

روایت۱۔"قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ:لَایُقبَلُ قَول اِلّا بِعَمَل وَلَا یُقبَل قول وَلَا عَمَلًااِلّا بِنِیّۃٍوَلَا یُقبَل قَول وَعَمَل ونِیّۃاِلّا بِاَصَابَۃِ السُّنَّۃِ"

ترجمہ: نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: قول بغیر عمل کے قابل قبول نہیں ہے اور قول و عمل بغیر نیت کے قابل قبول نہیں ہے اور قول و عمل ونیت جب تک سنت کے مطابق نہ ہوں قابل قبول نہیں ہیں۔(امالی طوسی ص۳۸۵)

روایت۲۔قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ:إن فِي الجَنةِغُرَفاًيَرىٰ ظَاهِرُهَامِن بَاطِنِهَا وَبَاطِنِهَامِن ظَاهِرِهَايُسكِنُهَامِن أمتِي مَن أَطَابَ الكَلَامَ وَأطعَمَ الطَعَامَ وَأفشَى السَلَامَ وَصَلىٰ بِاللَيلِ وَالنَاسُ نِيَام فَقَال علي يَارَسُولُ اللہ وَمَن يُطِيقُ هٰذَامِن أمتِكَ فقال ياعلي أوماتدري ماإطابةالكلام من قال إذاأصبح وأمسى سبحان اللہ والحمد للہ ولاإلٰہ إلااللہ واللہ أكبر عشرمرات وإطعام الطعام نفقةالرجل على عياله وأماالصلاةبالليل والناس نيام فمن صلى المغرب والعشاءالآخرة وصلى الغداةفي مسجدجماعة فكأنماأحياالليل كله وإفشاءالسلام أن لايبخل بالسلام على أحدمن المسلمين

ترجمہ: نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: بیشک بہشت میں (شیشہ کی مانند) ایسے کمرے ہوں گے جن کے اندر سے باہر کا اور باہر سے اندر کا منظر دکھائی دے گا جس میں میری اُمت سے صرف وہ سکونت پائیں گے جن کی گفتگو پاکیزہ اور غذا حلال ہو گی اور اعلانیہ سلام کرنے

اور نماز شب پڑھنے والے ہوں گے جس وقت لوگ سو رہے ہوتے ہیں، علیؑ نے کہا اے اللہ کے رسول آپ کی اُمت میں کسے ان کاموں کی قدرت ہے تو آنحضرتؐ نے فرمایا: اے علی کیا تمہیں نہیں معلوم کہ جو صبح وشام دس دس مرتبہ (سبحان الله و الحمد لله و لا إله إلا الله و الله أكبر) پڑھتا ہے اس کی گفتگو پاکیزہ ہو جاتی ہے اور جو اپنے واجب النفقہ افراد کا نفقہ دیتا ہے تو اس کا طعام پاکیزہ ہو جاتا ہے اور جو صبح کی نماز مسجد میں جماعت کے ساتھ ادا کرتا تو وہ ایسا ہے کہ گویا اس نے پوری رات عبادت میں گزاری ہو اور علنی طور پر سلام کرنے سے مراد یہ ہے کہ کسی بھی مسلمان سے سلام کرنے میں بُخل سے کام نہ لے۔ (روضۃ الواعظین ج: ۲ ص: ۳۷۱)

روایت ۳۔ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله: جَاءَنِي جَبْرَئِيلُ فَقَالَ لِي يَا أَحْمَدُ الْإِسْلَامُ عَشَرَةُ أَسْهُمٍ وَقَدْ خَابَ مَنْ لَا سَهْمَ لَهُ فِيهَا أَوَّلُهَا شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَهِيَ الْكَلِمَةُ وَالثَّانِيَةُ الصَّلَاةُ وَهِيَ الطُّهْرُ وَالثَّالِثَةُ الزَّكَاةُ وَهِيَ الْفِطْرَةُ وَ الرَّابِعَةُ الصَّوْمُ وَهُوَ الْجُنَّةُ وَالْخَامِسَةُ الْحَجُّ وَهُوَ الشَّرِيعَةُ وَالسَّادِسَةُ الْجِهَادُ وَهُوَ الْعِزُّ وَالسَّابِعَةُ الْأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ وَهُوَ الْوَفَاءُ وَالثَّامِنَةُ النَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ وَهُوَ الْحُجَّةُ وَالتَّاسِعَةُ الْجَمَاعَةُ وَهِيَ الْأُلْفَةُ وَالْعَاشِرَةُ الطَّاعَةُ وَهِيَ الْعِصْمَةُ

ترجمہ: نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: میرے پاس جبرئیل نے آکر کہا اے احمد اسلام کے دس حصے ہیں وہ گھاٹے میں رہا جس کے پاس اس کا ایک حصہ بھی نہ ہوا۔ شہادتین

کا زبان پر جاری کرنا یہ کلمہ ہے۲۔نماز جو کہ طہارت ہے۳۔زکات دینا جس سے مراد فطرہ ہے۴۔روزہ رکھنا ہے جو سپر کا کام کرتا ہے(آتشِ جہنم کے مقابل میں)۵۔حج ہے جو کہ شریعت پر عمل کرنا ہے۶۔جہاد جو کہ عزت کا سبب ہے۷۔امر بالمعروف ہے جو کہ عہد کو پورا کرنا ہے۸۔نہی عن المنکر ہے جو کہ حُجتِ الٰہی ہے۹۔اتحاد واتفاق ہے جو کہ محبتیں ایجاد کرنے کا سبب ہوتا ہے۱۰۔اطاعت ہے جو کہ تحفظ کا سبب ہوتا ہے۔(وسائل الشیعۃ ج ا ص ۲۲)

چوتھا مطلب: اہلِ علم کے فضائل کے بارے میں ہے:

فضائلِ اہل علم قرآن کی روشنی میں

۱۔سورہ بقرہ آیہ ۲۶۹ میں ارشاد ہوا:يُؤْتِي الْحِكْمَةَمَنْ يَشاءُوَمَنْ يُؤْتَ الْحِكْمَةَفَقَدْ أُوتِيَ خَيْراً كَثيراًوَمايَذَّكَّرُإِلاَّأُولُوا الْأَلْبابِ)

ترجمہ: اللہ جسے چاہتا ہے حکمت عطا کرتا ہے اور جسے حکمت عطا کردی گئی گویا اُسے خیرِ کثیر عطا کردیا گیا اور اس بات سے کوئی نصیحت حاصل نہیں کرتا سوائے صاحبانِ عقل کے۔

۲۔سورہ آل عمران آیہ ۱۸ میں ارشاد ہوا:شَهِدَ اللَّهُ أَنَّهُ لَاإِلهَ إِلَّاهُوَوَالْمَلَائِكَةُوَأُولُوا الْعِلْمِ قَائِماًبِالْقِسْطِ لَاإِلهَ إِلَّاهُوَالْعَزِيزُ الْحَكِيمُ)

ترجمہ: اللہ گواہی دیتا ہے کہ بیشک کوئی معبود نہیں سوائے اللہ کے اور ملائکہ اور اہل علم گواہ ہیں کہ وہ عدل کے ساتھ قائم ہے کوئی معبود نہیں سوائے اللہ کے جو صاحبِ عزت و حکمت ہے۔

۳۔سورہ فاطر آیہ۲۹میں ارشاد ہوا:إِنَّ الَّذِينَ يَتْلُونَ كِتَابَ اللَّهِ وَأَقَامُواالصَّلَاةَ وَأَنْفَقُوامِمَّارَزَقْنَاهُمْ سِرًّاوَعَلَانِيَةً يَرْجُونَ تِجَارَةً لَنْ تَبُورَ)

ترجمہ: بیشک جو لوگ اللہ کی کتاب کی تلاوت کرتے اور نماز قائم کرتے ہیں اور جو ہم نے اُنہیں رزق دیا اس سے انفاق کرتے ہیں پوشیدہ یا علنی طور پر تو یہی لوگ ایسی تجارت کی اُمید رکھتے ہیں جس میں کسی قسم کا نقصان نہ ہو۔

۴۔سورہ زمر آیہ۹میں ارشاد ہوا:هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَ الَّذِينَ لايَعْلَمُونَ إِنَّمايَتَذَكَّرُ أُولُواالْأَلْبابِ(۹)

ترجمہ: کیاجو جانتے ہیں اور جو نہیں جانتے وہ برابر ہو سکتے ہیں صرف صاحبانِ عقل ہی نصیحت حاصل کرتے ہیں۔

۵۔سورہ مجادلہ آیہ۱۱میں ارشاد ہوا:وَالَّذِينَ أُوتُواالْعِلْمَ دَرَجاتٍ وَاللَّهُ بِمَاتَعْمَلُونَ خَبِيرٌ(۱۱)

ترجمہ: اور جنہیں علم دیا گیا بلند درجات عطا کرے گا اور اللہ تم لوگوں کے اعمال سے آگاہ ہے۔

فضائلِ اہل علم روایات کی روشنی میں

روایت۱۔"قال النبی(ص):اذاجاءالموت طالب العلم وهوعلٰی هذاالحال مات شهیداً"

ترجمہ: نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا:جب علم طلب کرنے والے کو اس حالت میں موت آتی ہے تووہ شہید مرتا ہے۔(سفینۃالبحارج امادّہ شھد)

روایت۲۔"قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ:فضل العالم علی الشهیددرجة وفضل الشهیدعلی العابددرجةوفضل العالم علی سائر الناس کفضلی علٰی ادناهم"

ترجمہ: نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: عالم کو شہید پر ایک درجہ فضیلت حاصل ہےاور شہید کو عابد پرایک درجہ فضیلت حاصل ہےاور عالم کی بقیہ لوگوں پر فضیلت ایسی ہے جیسی مجھے تمام لوگوں پر ہے۔(تفسیر نمونہ ج۴۴ص۴۲۳نورالثقلین ج۲ص۶۴۵)

روایت۳۔"قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ:فضل العالم علی العابدکفضل القمرلیلة البدرعلٰی سائرالکواکب"

ترجمہ: نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: عالم کی عابد پر برتری ایسی ہے جیسی چوہویں کے چاند کو بقیہ کواکب پر ہے۔ (نورالثقلین ج۲ص۶۴۵)

نادانی کے نتائج

۱۔انحراف عقیدتی: جیساکہ ارشاد ہوا: يَظُنُّونَ بِاللَّهِ غَيْرَالْحَقِّ ظَنَّ الْجاهِلِيَّةِ

ترجمہ: اور اللہ کے بارے میں وہ لوگ بد گمانی کرتے ہوئے دورانِ جاہلیت کی طرح کے گمان کررہے تھے۔ (آل عمران آیہ ۱۵۴)

۲۔جہالت: قالُوايامُوسَى اجْعَلْ لَنااِلٰهاًكَما لَهُمْ آلِهَةٌ قالَ إِنَّكُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُونَ

ترجمہ: ان لوگوں نے موسیٰ سے کہا کہ ہمارے لئے بھی ایسے خدا بنادو جیسے ان کے خدا ہیں موسیٰ نے کہا کہ بیشک تم جاہل قوم ہو۔ (اعراف آیہ ۱۳۸)

۳۔بدترین موجودات: جیساکہ ارشاد ہوا: إِنَّ شَرَّالدَّوَابِّ عِنْدَاللَّهِ الصُّمُّ الْبُكْمُ الَّذينَ لايَعْقِلُونَ

ترجمہ: بیشک بدترین چلنے والے اللہ کے نزدیک وہ ہیں جو بہرے اور گونگے ہیں جو عقل سے کام نہیں لیتے ہیں۔ (انفال آیہ ۲۲)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ماہ رمضان کا چوتھا دن

چوتھی شب کی مخصوص نماز: آٹھ رکعت ہے جس کی ہر رکعت میں حمد کے بعد ۲۰ مرتبہ سورہ انّا انزلناہ پڑھنا ہے۔

چوتھے روزہ کا ثواب:"قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ:اعطاکم اللہ یوم الرابع فی جنّۃ الخلدسبعین الف قصرفی کلّ قصرسبعون الف بیت فی کلّ بیت خمسون الف سریرٍعلٰی کلّ سریرٍحوراءبین یدی کلّ حوراءالف وصیفۃ خماراحداھنّ خیرمن الدنیاومافیھا"

ترجمہ: نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: چوتھے دن کے روزے کے عوض اللہ تعالیٰ تم لوگوں کو ۷۰ ہزار قصر عطا کرتا ہے جن میں ۷۰ ہزار گھر ہوں گے اور ہر گھر میں ۵۰ ہزار تخت ہوں گے اور ہر تخت پر حورانِ بہشتی بیٹھی ہوں گی جن کے اطراف میں ہزار ہزار کنیزیں مقنہ پہنے ان کی خدمت کے لئے بیٹھی ہوں گی جن میں سے ہر ایک دنیاوآخرت کی نعمتوں سے بہتر ہوں گی۔(فضائل الاشھر الثلاثۃ (شیخ صدوق) ج ۲ص ۸۱)

چوتھے دن کی دعا: اَللّٰهُمَّ قَوِّنِي فِيهِ عَلٰى إِقَامَةِ أَمْرِكَ وَ أَذِقْنِي فِيهِ حَلَاوَةَ ذِكْرِكَ وَ أَوْزِعْنِي فِيهِ لِأَدَاءِشُكْرِكَ بِكَرَمِكَ وَاحْفَظْنِي فِيهِ بِحِفْظِكَ وَسِتْرِكَ يَاأَبْصَرَ النَّاظِرِينَ-

ترجمہ: اے اللہ مجھے آج کے دن قوت عطا کر اپنے اوامر کو قائم کرنے پر اور اپنی یاد کا مجھے مزا چکھا اور ان پر شکر ادا کرنے کی توفیق عطا فرما اپنے کرم کے تحت اور مجھے محفوظ رکھ اپنی حفاظت و پناہ میں اے سب سے زیادہ نظارت رکھنے والے۔

دعا کی شرح و تفسیر: اس دعا میں چار چیزوں میں توفیقِ الٰہی کو طلب کیا گیا ہے ا۔ اوامرِ الٰہی کی انجام دہی میں ۲۔ یادِ الٰہی میں ۳۔ شکرِ الٰہی کی ادائگی میں ۴۔ تحفظِ جان ومال وآبرو میں کیوں کہ جبتک توفیقِ الٰہی انسان کے شاملِ حال نہ ہو تو انسان کسی کام میں کامیاب نہیں ہو سکتا ہے کیوں نہ ہو اللہ تعالیٰ جو حکیم مطلق ہے یعنی ماضی وحال واستقبال سب کی مصلحتوں سے آگاہ ہے جب تک اس کی رضیٰ کسی کام میں نہ ہو تو اس کی طرف سے توفیق کا حاصل ہونا بھی ممکن نہیں ہے اسی لئے توفیقِ الٰہی حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ اپنے کاموں میں اپنی مرضی چلانے کے بجائے اللہ تعالیٰ کی مرضی کو مد نظر رکھا جائے تاکہ توفیقِ الٰہی حاصل ہو سکے۔

پہلا مطلب: اوامرِ الٰہی میں معرفتِ الٰہی کے ضروری ہونے کے بارے میں ہے:

اوامرِ الٰہی پر عمل کرنے کے لئے سب سے پہلے معرفت الٰہی کا حاصل ہونا ضروری ہے۔

سوال: معرفت و یادِ پروردگار کیوں ضروری ہے؟

مندرجہ ذیل چند طریقوں سے مذکورہ سوال کا جواب دیا جاسکتا ہے:

۱۔ کیوں کہ اصلی مالک صرف اللہ ہے: جیسا کہ ارشاد ہوا: وَلِلَّهِ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

ترجمہ: اور اللہ ہی کے لئے آسمانوں و زمین کی بادشاہت ہے اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔ (آل عمران آیہ ۱۸۹)

۲۔ کیوں کہ خالق اصلی اللہ ہے: جیسا کہ ارشاد ہوا: وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ مَنْ خَلَقَ السَّماواتِ وَالْأَرْضَ لَيَقُولُنَّ اللَّهُ

ترجمہ: اور اگر تم ان سے سوال کرو کہ کس نے آسمانوں و زمین کو خلق کیا ہے تو وہ یہی کہیں گے کہ اللہ نے۔ (زمر آیہ ۳۸)

۳۔ کیوں کہ اللہ عالمین کا رب ہے: جیسا کہ ارشاد ہوا: قُلْ أَغَيْرَاللَّهِ أَبْغِي رَبًّاوَهُوَرَبُّ كُلِّ شَيْءٍ

ترجمہ: تم کہدو کہ کیا میں اللہ کے علاوہ کوئی اور پروردگار تلاش کروں جبکہ وہی ہر چیز کا پروردگار ہے۔ (انعام آیہ ۱۶۴)

۴۔ کیوں کہ کائنات کا قانون بنانے والا اللہ ہے: جیساکہ ارشاد ہوا: مَنْ لَمْ يَحْكُمْ بِمَاأَنْزَلَ اللَّهُ فَأُولئِكَ هُمُ الْكافِرُونَ

ترجمہ: جو اللہ کے نازل کردہ حکم کے تحت فیصلہ نہیں کرتے ایسے ہی لوگ کافر ہیں۔(مائدہ آیہ ۴۴)

۵۔ کیوں کہ اطاعت صرف اللہ اور اسکے خاص بندوں کی ہوسکتی ہے: جیساکہ ارشاد ہوا: آمَنُواأَطِيعُواالله وَأَطِيعُواالرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِمِنْكُمْ

ترجمہ: اللہ و رسول اور جو تم میں سے صاحبانِ امر ہیں ان کی اطاعت کرو۔(نساء آیہ ۵۹)

یادِ الٰہی کے اثرات

۱۔اطمینان قلبی کا حاصل ہونا: جیساکہ قرآن میں ارشاد ہوا: أَلا بِذِكْرِاللَّهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوبُ

ترجمہ: آگاہ رہو کہ اللہ کی یاد سے دلوں کو اطمینان حاصل ہوتا ہے۔(رعد آیہ ۲۸)

۲۔خوش نامی کا حاصل ہونا: جیساکہ ارشاد ہوا: قال علی(علیہ السلام):من اشتغل بذکر اللہ طیب اللہ ذکرہ

ترجمہ: حضرت علی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: جو بھی یادِ الٰہی میں مگن رہتا ہے اللہ اُسے خوش نامی عطا کرتا ہے۔(میزان الحکمہ ج۷ ح۲۳۳۷)

۳۔ موت کے وقت سیراب مرنا:"قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ:کُلُّ احدٍ یموتُ عطشان الّاذاکراللہ"

ترجمہ: نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا:ہرایک پیاسہ مرتا ہے سوائے یادِالٰہی میں رہنے والے کے۔(میزان الحکمہ ج۷ص۲۱۴)

یادِالٰہی میں موانع

۱۔شیطان:إِنَّمايُرِيدُالشَّيْطانُ أَنْ يُوقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَداوَةَوَالْبَغْضاءَفِي الْخَمْرِوَالْمَيْسِرِ وَيَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ

ترجمہ: شیطان تو صرف یہ چاہتا ہے کہ تم لوگوں کے درمیان دشمنی اور کینہ اور شراب اور جوے کے مسائل میں لاپرواہی ڈالے اور تم لوگوں کو یادِالٰہی سے روکے۔(سورہ مائدہ آیہ۹۱)

۲۔مال واولاد: جیساکہ قرآن مجید میں ارشادہوا:يَاأَيُّهَاالَّذِينَ آمَنُوالَاتُلْهِكُمْ أَمْوَالُكُمْ وَلَاأَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِاللَّهِ وَمَنْ يَفْعَلْ ذٰلِكَ فَأُولٰئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ

ترجمہ: اے صاحبانِ ایمان تم لوگوں کو تمہارامال واولاد اللہ کی یاد سے نہ روکیں اور جنھوں نے ایساکیاتوایسے ہی لوگ خسارا پانے والے ہیں۔(سورہ منافقون آیہ۹)

۳۔ شہوت: جیساکہ حضرت علی علیہ السلام کاارشاد ہے کہ گناہوں میں شہوت سے بڑھ کر کوئی گناہ نہیں ہے لہٰذا شہوت کی پیروی نہ کرنا کہ وہ تمہیں اللہ سے غافل کردے گی۔(میزان الحکمہ ج۷ ص ۲۱۴)

۴۔پُرخوری: روایت: جیساکہ امام سجاد علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: کہ پُر خوری اور ارادہ میں سُستی انسان کے عمل میں کُندی کاسبب بنتی ہیں اور یادالٰہی کے بُھلانے کاسبب بنتی ہے۔(میزان الحکمہ ج۷ ص ۲۱۴)

یادِالٰہی سے دوری کے نقصانات:

۱۔ زندگی کی تنگی:وَمَنْ أَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِي فَإِنَّ لَهُ مَعِيشَةً ضَنْكاً وَنَحْشُرُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَعْمٰى

ترجمہ:اور جو میرے ذکر سے اعراض کرے گااس کے لئے زندگی کی تنگی بھی ہے اور ہم اُسے قیامت کے دن اندھا محشور کریں گے۔(سورہ طہٰ آیہ ۱۲۴)

۲۔قیامت کے دن اندھا محشور ہونا: (وَنَحْشُرُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَعْمٰى)

ترجمہ:اور ہم اُسے قیامت کے دن اندھا محشور کریں گے۔(طہٰ آیہ ۱۲۳)

روایت: قال علی علیہ السّلام:من نسی اللہ سبحانہ انساء اللہ نفسہ واعمٰی قلبہ"

ترجمہ: حضرت علی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: جو اللہ کو بھلادیتا ہے تواللہ اپنے آپ کواُسے بھلوادیتاہےاوراُس کے قلب کواندھا کردیتاہے۔(منتخب میزان الحکمہ ج۷ ص ۲۱۴)

دوسرامطلب: شکرِالٰہی کے اثرات کے بارے میں ہے:

شکراداکرنا ایک فطری مسئلہ ہے جو کہ انسانوں کے علاوہ تمام مخلوقات میں موجود ہے۔

۱۔نعمتوں کی زیادتی: لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ إِنَّ عَذَابِي لَشَدِيدٌ

ترجمہ: اگرتم میراشکر کروگے تو میں تمہاری نعمتوں میں اضافہ کردوں گا اور اگر کفرانِ نعمت کروگے تو بیشک میراعذاب بھی سخت ہے۔(سورہ ابراہیم آیہ ۷)

۲۔ہدایتِ الٰہی: شَاكِراً لِأَنْعُمِهِ اِجْتَبَاهُ وَهَدَاهُ إِلٰى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ

ترجمہ: وہ اللہ کی نعمتوں کے شکر گذار تھے اللہ نے اُنہیں منتخب کیا اور سیدھے راستہ کی ہدایت دی۔(نحل آیہ ۱۲۱)

۳۔گناہ سے محفوظ رہنا: قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ:اذاکان اول لیلۃ غفراللہ تعالیٰ لاُمتی الذنوب کلھا سرھاوعلانیتھا ورفع لکم الف درجۃ ویُبنٰی لکم خمسون مدینۃ)

ترجمہ: نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: ماہ رمضان کی پہلی شب اللہ تعالیٰ تمہارے تمام گناہوں کو بخش دیتا ہے پوشیدہ ہوں یا علنی اور تمہارے دوہزار درجات بڑھادیتا ہے اور تمہارے لئے بہشت میں پچاس شہر بنادیتا ہے۔ (فضائل الاشہر الثلاثۃ ج۲ ص۸۱)

البتہ گناہوں کی ایک تقسیم اس طرح سے کی جاتی ہے کہ ا۔ حق اللہ کا ضایع کرنا ۲۔ حق الناس کا ضایع کرنا، دوسری تقسیم اس طرح سے کی جاسکتی ہے کہ بعض گناہ ایسے ہیں جن کا جبران کیا جاسکتا ہے مثلاً: مالی ضرر پہنچانے کی صورت میں اُس کا جبران کردینااور واجبات کی قضا کرنااور بعض گناہ ایسے ہیں کہ جن کا جبران ممکن نہیں جیسے شرک کا گناہ۔

تیسرا مطلب: تحفظ جان ومال وآبرو کے بارے میں ہے: کیوں کہ مذکورہ تحفظات کے حصول کے لئے سب سے پہلے گناہوں سے بچنا ہوگااور گناہوں سے بچنے کے لئے گناہ اور اس کے اثرات کے بارے میں جاننا ہوگا۔

قرآن میں گناہ اور اس کے اثرات: جیسا کہ ارشاد ہوا: وَذَرُوا ظَاهِرَ الْإِثْمِ وَبَاطِنَهُ إِنَّ الَّذِينَ يَكْسِبُونَ الْإِثْمَ سَيُجْزَوْنَ بِمَا كَانُوا يَقْتَرِفُونَ

ترجمہ: اور چھوڑ دو تم لوگ ظاہری اور باطنی تمام گناہوں کو بیشک جو لوگ گناہ کے مرتکب ہوتے ہیں عنقریب انہیں ان کی سزا دی جائے گی۔ (سورہ انعام آیہ ۱۲۰)

روایات میں گناہ اور اس کے اثرات

۱۔ جیسا کہ حضرت علی علیہ السلام کا ارشاد ہے: مجھے تعجب ہے اُن لوگوں پر جو غذا کے مسئلے میں توپرہیز کرتے ہیں کہ کہیں اُنہیں جسمانی نقصان نہ پہنچے کیوں وہ گناہ سے نہیں بچتے ہیں جو اُنہیں جہنم کی آگ میں لے جانے کا سبب بنتا ہے (منتخب میزان الحکمہ ج ۷ ص ۲۱۸)

۲۔ جیسا کہ نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کا ارشاد ہے: مومن اپنے گناہوں کو بڑے پتھر کی مانند دیکھتا ہے جو اس پر گرنے والا ہو اور کافر اپنے گناہ کو اُس مکھی کی مانند دیکھتا ہے جو اس کی ناک کے سامنے سے گزر جاتی ہے (منتخب میزان الحکمہ ج ۷ ص ۲۲۰)

۳۔ جیسا کہ امام صادق علیہ السلام کا ارشاد ہے: جب بھی انسان کوئی گناہ کرتا ہے ایک سیاہ نکتہ اس کے قلب پر آجاتا ہے اگر انسان گناہ کے بعد فوراً توبہ کرلیتا ہے تو وہ سیاہ نکتہ ختم ہو جاتا ہے اور اگر پھر سے گناہ پر گناہ کرتا ہے تو وہ نکتہ بڑھتا چلا جاتا ہے یہاں تک کہ پورے قلب پر چھا جاتا ہے

جب ایسی حالت ہو جائے تو پھر اُس کے سُدھرنے کی کوئی راہ باقی نہیں رہتی ہے (منتخب میزان الحکمہ ج۷ ص ۲۲۲)

۴۔ جیساکہ امام صادق علیہ السلام کاارشاد ہے: گناہ کااثرانسان میں گوشت کاٹنے والے چاقو سے زیادہ تیز ہوتا ہے (منتخب میزان الحکمہ ج۷ ص ۲۲۲)

۵۔ جیساکہ امام رضاعلیہ السلام کاارشاد ہے: جب بھی حکمران جھوٹ بولتے ہیں تو باران رحمت رُک جاتی ہے اورجب حکمراں ظلم کرتے ہیں توحکومتیں کمزور پڑ جاتی ہیں اور جب زکات دینالوگ بند کردیتے ہیں تو مویشی مرنے لگتے ہیں۔ (منتخب میزان الحکمہ ج۷ ص ۲۲۲)

۶۔ جیساکہ نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: تین گناہ ایسے ہیں جن کی سزاانسان کواِسی دنیامیں مل جاتی ہے۱۔ماں باپ کو اذیت دینا۲۔لوگوں پر ستم کرنا۳۔ کسی کی خوبیوں کاجواب بُرائی سے دینا۔ (منتخب میزان الحکمہ ج۷ ص ۲۲۲)

چوتھا مطلب: تحفظ جان ومال کے بارے میں ہے:

۱- اَلْمَالُ وَالْبَنُونَ زِينَةُالْحَيَاةِالدُّنْيَاوَالْبَاقِيَاتُ الصَّالِحَاتُ خَيْرٌعِنْدَرَبِّكَ ثَوَاباً وَخَيْرٌأَمَلاً(٤٦)

ترجمہ: مال اوراولاد دنیاوی زندگی کی زینت ہیں اور باقی رہنے والی نیکیاں تمہارے پروردگار کے نزدیک ثواب اور اُمید کے اعتبار سے زیادہ بہتر ہیں۔ (سورہ کہف آیہ ۴۶)

۲. إِنَّماأَمْوالُكُمْ وَأَوْلادُكُمْ فِتْنَةٌ وَاللَّهُ عِنْدَهُ أَجْرٌعَظيمٌ(۱۵)

ترجمہ: بیشک تم لوگوں کامال واولاد (تمہارے لئے) آزمائش کاذریعہ ہیں اور اللہ کے پاس بہت بڑااجر ہے۔(سورہ تغابن آیہ ۱۵)

روایت۱۔"قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ:الدینار والدرھم اھلکا من کان قبلکم وھما مھلکاکم"

ترجمہ: نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: دینار ودِرہم نے تم سے پہلے والوں کو بھی ہلاک کیااور یہ دونوں چیزیں تم لوگوں کو بھی ہلاک کردیں گی۔(تفسیر نورالثقلین ج ا ص ۳۶۲)

روایت ۲۔"لمّانزلت آیہ"یاایّھا الذین آمنوا قوا انفسکم واھلیکم ناراً"قال الناس یارسول اللہ(صلی اللہ علیہ وآلہ)کیف نقی انفسنا واھلینا؟ قال: اعملوا الخیر وذکّروا بہ اھلیکم ادّبوھم علیٰ طاعۃ اللہ"

ترجمہ: نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: جب یہ آیت نازل ہوئی کہ (اے اہل ایمان اپنے آپ کواور اپنے گھر والوں کو جہنم کی آگ سے بچاؤ تو) لوگوں نے آکر نبی (ص) سے پوچھاکہ ہم کس طرح اپنے اور اپنے گھر والوں کو بچا سکتے ہیں توآنحضرتؐ نے فرمایا: نیک کام کرو اور اُن کی اپنے گھر والوں کو بھی یاد آوری کراؤ اور اطاعتِ الٰہی کے تحت اُن کی تربیت کرو۔(مستدرک الوسائل ج ۱۳ص ۸۸۲)

روایت ۳۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ:یھرم ابن آدم و یشب فیہ اثنان الحرص علی المال والحرص علی العمر

ترجمہ: نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: فرزند آدم جب بوڑھا ہوتا ہے تو اس میں مال و عمر کی طمع جوان ہوتی ہیں۔ (روضۃالواعظین ج ۲ ص ۴۲۷)

ماہ رمضان کا پانچواں دن

پانچویں شب کی مخصوص نماز: دو رکعت نماز ہے جس کی ہر رکعت میں حمد کے بعد ۵۰ مرتبہ سورہ توحید اور سلام کے بعد ۱۰۰ مرتبہ صلوات بھیجنا۔

پانچویں روزہ کا ثواب: قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ: اعطاکم اللہ یوم الخامس فی جنّۃالماوٰی الف الف مدینۃ فی کلّ مدینۃ سبعون الف بیت فی کلّ بیت سبعون الف مائدۃٍعلٰی کلّ مائدۃٍسبعون الف قصعۃٍفی کلّ قصعۃٍ سبعون الف نوعٍ من الطعام لایشبہ بعضہ بعضاً"

ترجمہ: نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ تم لوگوں کو پانچویں روزہ کا ثواب بہشت میں ہزار ہزار شہر عطا کرتا ہے جن میں ۷۰ ہزار گھر ہوں گے ہر گھر میں ۷۰ ہزار دستر خوان ہوں گے اور ہر دستر خوان پر ۷۰ ہزار برتن ہوں گے اور اُن برتنوں میں ۷۰ ہزار قسم کی غذائیں ہوں گی جو بالکل بھی ایک دوسرے کی شبیہ نہیں ہوں گی۔ (فضائل الاشہر الثلاثۃ (شیخ صدوق) ج ۲ ص ۸۱)

پانچویں دن کی دعا:اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي فِيهِ مِنَ الْمُسْتَغْفِرِينَ وَ اجْعَلْنِي فِيهِ مِنْ عِبَادِكَ الصَّالِحِينَ الْقَانِتِينَ وَ اجْعَلْنِي فِيهِ مِنْ أَوْلِيَائِكَ الْمُقَرَّبِينَ بِرَأْفَتِكَ يَاأَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ

ترجمہ:اے اللہ آج کے دن مجھے گناہ سے بخشش شدہ افراد میں سے قرار دےاور اپنے صالح وعبادت گزار افراد میں سے قرار دےاور اپنے مقرب بندوں میں سے قرار دےاپنی مہربانی کے تحت اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے۔

دعا کی شرح و تفسیر:اس دعا میں اللہ تعالیٰ سے تین چیزوں کو طلب کیا گیا ہے۱۔استغفار ۲۔بندگی ۳۔قُربِ الٰہی کو جس سے معلوم ہوتا ہے کہ استغفار مقدمہ ہے بندگی کااور جب بندگی کامل ہو جائے گی توقُربِ الٰہی بھی حاصل ہو جائے گالہٰذا سب سے پہلے استغفار کو سمجھنا ہوگا تاکہ اس کے ذریعہ بعد والے نتائج تک پہنچا جاسکے۔

پہلا مطلب:آیات میں طلبِ استغفار کے فوائد کے بارے میں ہے:قرآن میں استغفار کے مندرجہ ذیل فوائد ذکر کئے گئے ہیں:

۱۔استغفار وسیلۂ امنیت ہے:وَماكانَ اللَّهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنْتَ فيهِمْ وَماكانَ اللَّهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُونَ

ترجمہ: اور اللہ اس وقت تک ان پر عذاب نہیں کرے گا جب تک تم (اے نبی) ان کے درمیان میں ہو اور اسی طرح جب تک وہ لوگ طلبِ استغفار کرتے رہیں گے۔ (سورہ انفال آیہ ۳۳)

۲۔استغفار سے رحمت و محبتِ پروردگار حاصل ہوتی ہے: وَاسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوبُوا إِلَيْهِ إِنَّ رَبِّي رَحِيمٌ وَدُودٌ

ترجمہ: اور تم لوگ اپنے پروردگار سے مغفرت طلب کرو پھر اللہ کی طرف متوجہ رہو بیشک میرا رب بہت مہربان دوست ہے۔ (سورہ ہود آیہ ۹۰)

۳۔استغفار سے یادِ الٰہی کو تقویت ملتی ہے: وَالَّذِينَ إِذَا فَعَلُوا فَاحِشَةً أَوْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللَّهَ فَاسْتَغْفَرُوا لِذُنُوبِهِمْ

ترجمہ: اور ان لوگوں سے جب کوئی گناہ سرزد ہوتا ہے یا اپنے اوپر ظلم کر بیٹھتے ہیں تو وہ اللہ کو یاد کرکے اپنے گناہوں پر استغفار کرتے ہیں۔ (آل عمران آیہ ۱۳۵)

قرآن میں گناہوں کی بخشش کے طریقے

قرآن مجید میں بخشش کے مندرجہ ذیل ۸ طریقے ذکر کئے گئے ہیں:

۱۔توبہ: جیسا کہ ارشاد ہوا: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا تُوبُوا إِلَى اللَّهِ تَوْبَةً نَصُوحًا عَسَىٰ رَبُّكُمْ أَنْ يُكَفِّرَ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ

ترجمہ: اے صاحبانِ ایمان اللہ کی بارگاہ میں خالص توبہ کرو تاکہ تمہارا پروردگار تمہارے گناہوں کو مٹادے۔ (سورہ تحریم آیہ ۸)

۲۔ایمان وعمل صالح: جیساکہ ارشاد ہوا: وَالَّذِينَ آمَنُواوَعَمِلُواالصَّالِحَاتِ وَآمَنُوابِمَانُزِّلَ عَلٰى مُحَمَّدٍوَهُوَالْحَقُّ مِنْ رَبِّهِمْ كَفَّرَعَنْهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ

ترجمہ: اور جو لوگ ایمان لائے اور عملِ صالح بجالائے اور محمدؐ پر نازل ہونے والے قرآن پر ایمان لائے جو کہ اُن کے پروردگار کی جانب سے برحق ہے تو اللہ نے اُن کے گناہوں کو مٹادیا۔ (سورہ محمد آیہ ۲)

۳۔ تقویٰ: جیساکہ ارشاد ہوا: إِنْ تَتَّقُواااللَّهَ يَجْعَلْ لَكُمْ فُرْقَاناًوَيُكَفِّرْعَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ

ترجمہ: اگر پرہیزگاری اختیار کروگے تو اللہ تمہیں حق و باطل کے درمیان تشخیص کی صلاحیت عطا کردے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا۔ (سورہ انفال آیہ ۲۹)

۴۔ہجرت وجہاد: جیساکہ ارشاد ہوا: فَالَّذِينَ هَاجَرُواوَأُخْرِجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ وَأُوذُوافِي سَبِيلِي وَقَاتَلُواوَقُتِلُواالَأُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ

ترجمہ: لہٰذا جنھوں نے ہجرت کی اور اپنے علاقوں سے نکالے گئے اور میری راہ میں اذیت دیئے گئے اور اُنھوں نے جہاد کیا اور مارے گئے تو میں ضرور اُن کے گناہوں کو بخش دوں گا۔ (سورہ آل عمران آیہ ۱۹۵)

۵۔پوشیدہ انفاق: جیساکہ ارشاد ہوا: إِنْ تُبْدُوا الصَّدَقَاتِ فَنِعِمَّاهِيَ وَإِنْ تُخْفُوهَا وَتُؤْتُوهَا الْفُقَرَاءَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَيُكَفِّرُ عَنْكُمْ مِنْ سَيِّئَاتِكُمْ

ترجمہ: اگر تم لوگ صدقات کو اعلانیہ دوگے تب بھی اچھا ہے اور اگر چھپا کر اور فقرا کو دوگے تو یہ تمہارے لئے زیادہ بہتر ہے اور اللہ تمہارے گناہ معاف کرنا چاہتا ہے۔ (سورہ بقرہ آیہ ۲۷۱)

۶۔قرض دینا: جیساکہ ارشاد ہوا: إِنْ تُقْرِضُوا اللَّهَ قَرْضاً حَسَناً يُضَاعِفْهُ لَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ

ترجمہ: اگر تم لوگوں نے اللہ کو اچھے طریقہ سے قرض دیا تو اللہ تم لوگوں کو بڑھا کر دے گا اور تمہیں بخش دے گا۔ (سورہ تغابن آیہ ۱۷)

۷۔گناہ سے پرہیز: جیساکہ ارشاد ہوا: إِنْ تَجْتَنِبُوا كَبَائِرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ

ترجمہ: اگر تم لوگ گناہانِ کبیرہ جن سے تمہیں منع کیا گیا ہے اجتناب کروگے تو ہم تمہارے چھوٹے گناہوں کو مٹادیں گے۔ (سورہ نساء آیہ ۳۱)

۸۔ عبادت وبندگی: جیساکہ ارشاد ہوا: وَمَاخَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ

ترجمہ: اور ہم نے جن وانس کو خلق نہیں کیا مگر اپنی عبادت کے لئے۔ (سورہ ذاریات آیہ ۵۶)

نتیجہ بندگی تقویٰ ہے: جیساکہ ارشاد ہوا: يَاأَيُّهَاالنَّاسُ اعْبُدُوارَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ وَالَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ

ترجمہ: اے لوگوں عبادت کرو اپنے پروردگار کی جس نے تمہیں اور تم سے پہلے کے لوگوں کو خلق کیا تاکہ تم لوگ پرہیزگار بن سکو۔ (سورہ بقرہ آیہ ۲۱)

روایات میں گناہوں کی بخشش کے طریقے

۱۔قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ:من انعم اللہ علیہ نعمۃفلیحمداللہ تعالٰی ومن استبطاالرزق فلیستغفراللہ ومن حزنہ امرفلیقل لاحول ولاقوۃاِلا باللہ العلی العظیم

ترجمہ: نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: اللہ جس بندے پر نعمت نازل کرتا ہے تواُسے چاہیئے کہ اس پر اللہ کی حمد وثنا کرے اور اللہ جسے رزق عطا کرتا ہے اسے اللہ سے طلب

مغفرت کرتے رہنا چاہیئے اور جسے اللہ کسی پریشانی میں مبتلا کرے تو اُسے اِس ذکر کو پڑھنا چاہیئے: ولاقوۃ اِلا باللہ العلی العظیم۔(تفسیر نمونہ ج۷ص۲۵)

۲۔قال علی علیہ السّلام:اکثرواالاستغفارتجلب الرزق"

ترجمہ: حضرت علی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: زیادہ طلبِ استغفار کیا کرو کہ یہ رزق کی زیادتی کا سبب ہوتا ہے۔(تفسیر نمونہ ج۷ص۲۵)

۳۔قال علی علیہ السّلام:وقد جعل اللہ سبحانہ الاستغفارسبباًلدرورالرزق ورحمۃ الخلق فقال سبحانہ استغفرواربّکم اِنّہ کان غفّاراًیُرسل السّماءَعلیکم مدراراً

ترجمہ: علی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے استغفار کو رزق کی زیادتی کا سبب قرار دیا ہےاور مخلوق کے لئے رحمت قرار دیا ہے جیساکہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ تم لوگ اپنے پروردگار سے طلبِ استغفار کرو بیشک وہ بخشنے والا ہے جو آسمان سے تم پر رحمتوں کی مسلسل بارش برساتا ہے۔(تفسیر نمونہ ج۷ص۲۵)

دوسرا مطلب: اطاعت وبندگی کے فوائد کے بارے میں ہے: روایات میں مختلف فوائد ذکر ہوئے ہیں:

روایت ۱- قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله:إِنَّ الْمَلَكَ يَنْزِلُ بِصَحِيفَةٍ أَوَّلَ النَّهَارِوَأَوَّلَ اللَّيْلِ فَيَكْتُبُ فِيهَاعَمَلَ ابْنِ آدَمَ فَاعْمَلُوا فِي أَوَّلِهَاخَيْراًوَفِي آخِرِهَاخَيْراًفَإِنَّ اللَّهَ يَغْفِرُ لَكُمْ فِيمَابَيْنَ ذَلِكَ إِنْ شَاءَاللَّهُ فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّوَجَلَّ يَقُولُ فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ وَيَقُولُ وَلَذِكْرُاللَّهِ أَكْبَر

ترجمہ: نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: ہر شب وروز کے اولِ وقت فرشتہ رجسٹر لیکر اُترتا ہے جس میں فرزند آدم کے اعمال کو لکھتا ہے لہٰذا ہر روز کے اول وآخر میں نیک اعمال کیا کرو تو بیشک اللہ تعالیٰ تمہاری درمیان کی خطاؤں کو بخش دے گاانشاء اللہ کیوں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مجھے یاد رکھوگے تو میں بھی تم لوگوں کو یاد رکھوں گااور فرماتا ہے اللہ کو یاد رکھنا سب سے بڑا ذکر ہے۔ (ثواب الأعمال وعقاب الأعمال، ص: ١٦٧)

روایت ۲-قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله:مَنْ أَصْبَحَ وَأَمْسَى وَالْآخِرَةُ أَكْبَرُهَمِّهِ جَعَلَ اللَّهُ لَهُ الْقَنَاعَةَفِي قَلْبِهِ وَجَمَعَ لَهُ أَمْرَهُ وَلَمْ يَخْرُجْ مِنَ الدُّنْيَا حَتَّى يَسْتَكْمِلَ رِزْقَهُ وَمَنْ أَصْبَحَ وَأَمْسَى وَالدُّنْيَاأَكْبَرُهَمِّهِ جَعَلَ اللَّهُ الْفَقْرَ بَيْنَ عَيْنَيْهِ وَشَتَّتَ عَلَيْهِ أَمْرَهُ وَلَمْ يَنَلْ مِنَ الدُّنْيَاإِلَّامَاقُسِّمَ لَه

ترجمہ: نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: جو دن ورات آخرت کی فکر میں رہتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے قلب میں قناعت عطا کرتا ہے اور اس کے کاموں کو نتیجہ تک پہنچا دیتا ہے اور دنیا سے اُٹھنے سے پہلے اس کا رزق مکمل کر دیتا ہے اور جو صبح وشام دنیا ہی کی فکر میں رہتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے فقر میں مبتلا کرتا ہے اور اس کے کاموں کو سخت کر دیتا ہے اور وہ دنیا سے فقد تقسیم شدہ روزی پاتا ہے۔ (ثواب الأعمال و عقاب الأعمال، ص: ۱۶۸)

روایت ۳۔قال رسول الله صلى الله عليه وآله:إذاظهرفي أمتي خصالًاابتلاهم الله خصالًاإذامنعواالزكاةماتت المواشي وإذامنعواالصدقات كثرت الأمراض وإذاأكلواالربا كثرت الزلات وإذاجارت السلاطين ابتلاهم الله بالعدووإذاحكموابغيرعدل ارتفعت البركات وإذاتعدوا عن حدودالله سلط الله عليهم القتل وإذابخسواالميزان سلط الله عليهم النقص

ترجمہ: نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: جب میری اُمت میں چند برائیاں ظاہر ہوتی ہیں تواُن کے سبب اللہ تعالیٰ اُنہیں چند بلاؤں میں مبتلا کر دیتا ہے۱۔جب لوگ زکات دینا چھوڑ دیں گے تواُن کے مویشی مرنے لگیں گے ۲۔جب صدقات دینا چھوڑ دیں گے تو امراض اُن میں زیادہ ہو جائیں گے ۳۔جب لوگ سود کھانے لگیں گے تو بلائیں نازل ہونے لگیں گی ۴۔جب حاکم حضرات ظلم کرنے لگیں گے تو دشمن اُن پر غالب آ جائے گا ۵۔جب غیر عادلانہ حکم ہوں گے تو برکتیں اُن سے اُٹھ جائیں گی ۶۔جب حدودِ الٰہی سے لوگ تجاوز کرنے لگیں گے

تو قتل وغارتگری اُن پر مسلط ہو جائے گی۷۔جب ناپ تول میں کمی کریں گے تو مال کی کمی میں مبتلا ہوں گے۔(معدن الجواہر ص: ۷۲)

تیسرا مطلب: تقرب الٰہی کے اسباب کے بارے میں ہے :

۱-قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ مَنْ أَهَانَ لِي وَلِيّاًفَقَدْأَرْصَدَ لِمُحَارَبَتِي وَمَا تَقَرَّبَ إِلَيَّ عَبْدٌ بِشَيْءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ مِمَّاافْتَرَضْتُ عَلَيْهِ وَإِنَّهُ لَيَتَقَرَّبُ إِلَيَّ بِالنَّافِلَةِحَتَّى أُحِبَّهُ فَإِذَاأَحْبَبْتُهُ كُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِي يَسْمَعُ بِهِ وَبَصَرَهُ الَّذِي يُبْصِرُ بِهِ وَلِسَانَهُ الَّذِي يَنْطِقُ بِهِ وَيَدَهُ الَّتِي يَبْطِشُ بِهَاإِنْ دَعَانِي أَجَبْتُهُ وَإِنْ سَأَلَنِي أَعْطَيْتُهُ

ترجمہ: نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے جو میرے نیک بندوں کی توہین کرتا ہے گویا وہ مجھ سے جنگ کے لئے تیار ہوا میرے نزدیک پسندیدہ ترین طریقہ میرے تقرب کا میرے واجبات ہیں مذید مستحبات کے ذریعہ میرا تقرب حاصل کیاجاسکتا ہےاورجب میں کسی کو دوست رکھتاہوں تواس کے سننے والے کان ہو جاتاہوں اوراس کی دیکھنے والی آنکھ ہو جاتاہوں اوراس کی بولنے والی زبان ہو جاتاہوں اوراس کے استعمال کرنے والے ہاتھ ہو جاتاہوں اگروہ مجھ سے دعا کرتاہے تومیں اس کی اجابت کرتاہوں اوراگر مجھ سے مانگتاہے تومیں اسے عطا کرتاہوں۔(اصول کافی ج۲ص ۳۵۲)

٢-قال علی علیہ السلام:أسعد الناس من عرف فضلناوتقرب إلى الله بناوأخلص حبناوعمل بماإليه ندبناوانتهى عماعنه نهينافذاك مناوهو في دار المقامة معنا

ترجمہ: حضرت علی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: سعادت مند ترین انسان وہ ہے جو ہمارے فضائل کو جانتے ہوئے ہمارے وسیلہ سے اللہ کا تقرب حاصل کرتا ہےاور ہم سے خالص محبت کرتا ہےاور ہماری بتائی ہوئی باتوں پر عمل کرتااور ہماری منع کردہ باتوں سے بچتاہو تووہ ہم سے ہےاور بہشت میں ہمارے ساتھ ہوگا۔ (غرر الحکم ک ۱۹۹۵)

٣-قال أَبِي عَبْدِ اللَّهِ علیہ السلام: قَالَ فِيمَانَاجَى اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ بِهِ مُوسَى ع يَامُوسَى مَا تَقَرَّبَ إِلَيَّ الْمُتَقَرِّبُونَ بِمِثْلِ الْوَرَعِ عَنْ مَحَارِمِي فَإِنِّي أُبِيحُهُمْ جَنَّاتِ عَدْنٍ

ترجمہ: امام صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے موسیٰؑ کی طرف وحی کی کہ جو میری منع کردہ چیزوں سے بچنے کے ذریعہ میرا تقرب حاصل کرتا ہے تو میں بہشت کے دائمی باغات کواس کے لئے مُباح قرار دیتاہوں۔ (اصول کافی ج ۲ ص ۸۰)

٤-قال الامام الْكَاظِمِ علیہ السلام :يَاهِشَامُ أَفْضَلُ مَاتَقَرَّبَ بِهِ الْعَبْدُإِلَى اللَّهِ بَعْدَالْمَعْرِفَةِ بِهِ الصَّلَاةُوَبِرُّ الْوَالِدَيْنِ وَ تَرْكُ الْحَسَدِ وَالْعُجْبِ وَالْفَخْر

ترجمہ: امام صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: اے ہشام افضل ترین چیز اللہ کا تقرب حاصل کرنے کے لئے اللہ کی معرفت کے بعد نماز کی ادائگی ہےاور والدین کے ساتھ نیکی کرنااور حسداور خود غرضی و تکبر سے بچناہے۔ (مستدرک الوسائل ج ۱۲ ص ۱۹)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ماہ رمضان کا چھٹا دن

چھٹی شب کی مخصوص نماز: چار رکعت نماز ہے جس کی ہر رکعت میں حمد کے بعد سورہ تبارک الذی بیدہ الملک پڑھنا ہے۔

چھٹے روزہ کا ثواب:قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ:اعطاکم اللہ عزّوجلّ یوم السادس فی دارالسلام مائۃالف مدینۃفی کلّ مدینۃمائۃدارفی کلّ دار مائۃالف بیت فی کلّ بیت مائۃالف سریرمن ذھب طول کلّ سریرالف ذراع علٰی کلّ سریرزوجۃ من الحورالعین علیھاثلاثون الف ذوابہ منسوجۃبالدّرّوالیاقوت یحمل کلّ ذوابۃمائۃ جاریۃ"

ترجمہ: نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: چھٹے روزہ کے عوض اللہ تعالیٰ تم لوگوں کو دارالسلام نامی بہشت میں ایک لاکھ شہر عطا کرے گا جس کے ہر شہر میں ایک لاکھ گھر ہوں گے اور ہر گھر میں ایک لاکھ کمرے ہوں گے ہر کمرے میں ایک لاکھ سونے کے تخت ہوں گے اور ہر تخت ہزار ہزار ذراع کا ہوگا (جو کہ تقریباً ۵۰۰ میٹر بنتا ہے) ہر تخت پر حورالعین بیٹھی ہوں گی جن پر ۳۰ ہزار دُر و یاقوت کی اوڑھنیاں ہوں گی جنہیں اُن کے اطراف میں کنیزیں اُٹھائے ہوئے ہوں گی۔ (فضائل الاشہر الثلاثۃ (شیخ صدوق) ج ۲ ص ۸۱)

چھٹے دن کی دعا:اَللّٰهُمَّ لَاتَخْذُلْنِي فِيهِ لِتَعَرُّضِ مَعْصِيَتِكَ وَلَاتَضْرِبْنِي بِسِيَاطِ نَقِمَتِكَ وَزَحْزِحْنِي فِيهِ مِنْ مُوجِبَاتِ سَخَطِكَ بِمَنِّكَ وَأَيَادِيكَ يَامُنْتَهَى رَغْبَةِ الرَّاغِبِينَ

ترجمہ:اے اللہ آج کے دن کے صدقہ میں مجھے میری معصیتوں کے نتیجہ میں مجھے رُسوا نہ کرنااوراپنے عذاب کے تازیانے مجھے نہ مارنا اور مجھے اس دن کی برکت سے اپنے غضب سے محفوظ رکھنا اپنے احسان وعطاکے سبب اے رغبت رکھنے والوں کی انتہاء۔

دعاکی شرح وتفسیر:اس دعا میں گناہوں کے نتیجہ میں اُن کے عواقب جوکہ دنیامیں رُسوائی اور غضبِ پروردگاراوراس کے عذاب سے پناہ مانگی گئی ہے۔

انسانوں سے گناہ سرزدہونے کی دووجوہات ہوسکتی ہیں:ا۔نعمت ملنے پراترانا۲۔رحمتِ الٰہی سے مایوس ہوجانا۔

جیساکہ قرآن میں ارشاد ہوا:لِكَيْلَاتَأْسَوْاعَلٰىمَافَاتَكُمْ وَلَاتَفْرَحُوا بِمَاآتَاكُمْ وَاللّٰهُ لَايُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُورٍ(۲۳)

ترجمہ:تاکہ تم لوگ ہاتھ سے چلی جانے والی چیزوں پرافسوس نہ کرواور ملنے والی چیزوں پرخوش نہ ہوجاؤاوراللہ ہراکڑنے والے مغرورافراد کودوست نہیں رکھتاہے۔(سورہ حدیدآیہ ۲۳)

گناہ کے نتائج:گناہوں کے مندرجہ ذیل نتائج سامنے آتے ہیں:

۱۔ نعمات کا سلب ہو جانا: امام باقر علیہ السلام: نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اپنے اوپر یہ واجب قرار دیا ہے کہ جو نعمت بندے کو دے اُسے اُس سے سلب نہ کرے مگر یہ کہ بندہ ایسے گناہ کا مرتکب ہو جائے جو اس کی نعمت کے سلب ہونے کا سبب قرار پائے۔ (حقایق ج ۲ ص ۵۶۸)

دُعاءِ کمیل میں ہم یوں پڑھتے ہیں: "اَللّٰھمَّ اغفِرلِیَ الذُّنُوبَ التِی تُغَیِّرُالنِعَم" یعنی اے اللہ میرے اُن گناہوں کو بخش دے جو نعمتوں کو بدل دیتے ہیں۔

۲۔ دل کا زنگ آلود ہو جانا: امام باقر علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: بندے کا کوئی عمل گناہ کی مانند دل کو فاسد نہیں کرتا ہے (حقایق ج ۲ ص ۵۶۷)

۳۔ فقر و ناداری: امام باقر علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: جب بندہ گناہ کا مرتکب ہوتا ہے تو اس کی روزی کم ہو جاتی ہے۔ (حقایق ج ۲ ص ۵۶۸)

۴۔ مصیبتیں و امراض: امام صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: یاد رکھو جو بھی دُکھ درد یا مرض تم تک پہنچتا ہے وہ خود تم لوگوں کے اپنے گناہوں کے سبب ہے۔ (تفسیر نمونہ ج ۳ ص ۲۲۷)

۶۔ عبادات سے محرومی: یہ تو ہر انسان کے تجربہ کی بات ہے کہ جب کسی گناہ کا مرتکب ہوتا ہے تو اس کے نیک کاموں اور عبادات میں لذت کم ہو جاتی ہے اور اگر گناہ پر توبہ بھی نہ کرے اور گناہ پر گناہ کرتا رہے تو ہلکے ہلکے وہ عبادات سے ہی دور ہو جاتا ہے۔

انسان میں گناہ کے نفوذ کی راہیں: مندرجہ ذیل ہیں:۱۔دنیا۲۔جاہ وجلال ۳۔مال ومقام ۴۔شہوت ۵۔غرور جیساکہ اس بات کی طرف پہلے بھی اشارہ کیاگیاقرآن کی اس آیت کے ذریعہ :لِكَيْلاتَأْسَوْاعَلىٰ مَافَاتَكُمْ وَلَاتَفْرَحُوابِمَاآتاكُمْ وَاللَّهُ لَايُحِبُّ كُلَّ مُخْتالٍ فَخُورٍ(۲۳)

ترجمہ:تاکہ تم لوگ ہاتھ سے چلی جانے والی چیزوں پر افسوس نہ کرو اور ملنے والی چیزوں پر خوش نہ ہو جاؤاور اللہ ہر اکڑنے والے مغرور افراد کو دوست نہیں رکھتا ہے۔(سورہ حدید آیہ ۲۳

بعض گناہان کبیرہ

۱۔اللہ کا کسی کو شریک قرار دینا: جیساکہ ارشاد ہوا:إِنَّ اللَّهَ لايَغْفِرُأَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مادُونَ ذلِكَ لِمَنْ يَشاءُ وَمَنْ يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَقَدِافْتَرى إِثْماًعَظيماً(٤٨)

ترجمہ: بیشک اللہ اس بات کو معاف نہیں کرے گا کہ اس کا شریک قرار دیا جائے اور اس کے علاوہ جس کو چاہے بخش دے گا اور جس نے بھی اللہ کا کسی کو شریک قرار دیاوہ بہت بڑے گناہ کا مرتکب ہوا(سورہ نساآیہ ۴۸)

۲۔اللہ کی رحمت سے نااُمیدی: جیساکہ ارشاد ہوا:وَلاتَيْأَسُوامِنْ رَوْحِ اللَّهِ إِنَّهُ لايَيْأَسُ مِنْ رَوْحِ اللَّهِ إِلَّاالْقَوْمُ الْكافِرُونَ(۸۷) ترجمہ: اور اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہونا بیشک اللہ کی رحمت سے صرف کافر قوم مایوس ہوتی ہے۔(سورہ یوسف آیہ ۸۷)

دوسرے مقام پر ارشاد ہوا: قالَ وَمَنْ يَقْنَطُ مِنْ رَحْمَةِ رَبِّهِ إِلاَّ الضَّالُّونَ(٥٦)

ترجمہ: ابراہیم نے کہا کہ اللہ کی رحمت سے سوائے گمراہ لوگوں کے کون مایوس ہو سکتا ہے۔(سورہ حجر آیہ ٥٦)

٣۔ اللہ کی تدبیر سے اپنے آپ کو امن میں محسوس کرنا: جیسا کہ ارشاد ہوا: أَفَأَمِنُوا مَكْرَ اللَّهِ فَلا يَأْمَنُ مَكْرَ اللَّهِ إِلاَّ الْقَوْمُ الْخاسِرُونَ

ترجمہ: کیا وہ اللہ کی تدبیر سے مطمئن ہوگئے ہیں جبکہ اس طرح کا اطمینان صرف گھاٹے میں رہنے والوں کو ہوتا ہے۔(سورہ اعراف آیہ ٩٩)

٤۔ قطع رحمی کرنا: الَّذينَ يَنْقُضُونَ عَهْدَ اللَّهِ مِنْ بَعْدِ مِيثاقِهِ وَيَقْطَعُونَ مَا أَمَرَ اللَّهُ بِهِ أَنْ يُوصَلَ وَيُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ أُولٰئِكَ هُمُ الْخاسِرُونَ(٢٧)

ترجمہ: جو اللہ سے مضبوط عہد کرنے کے بعد توڑ دیتے ہیں اور مزید جن عہدوں کو اللہ نے مضبوط رکھنے کو کہا ہے اُنہیں توڑ دیتے ہیں اور زمین میں فساد پھیلاتے ہیں وہی لوگ خسارہ پانے والے ہیں۔(سورہ بقرہ آیہ ٢٧)

۵۔قتل نفس: جیساکہ ارشاد ہوا:وَلَاتَقْتُلُواالنَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَمَنْ قُتِلَ مَظْلُوماًفَقَدْجَعَلْنَالِوَلِيِّهِ سُلْطَاناًفَلَا يُسْرِفْ فِي الْقَتْلِ إِنَّهُ كانَ مَنْصُوراً (۳۲) (سورہ اسراء ۳۲)

ترجمہ: اور کسی کو ناحق قتل نہ کرنا جسے اللہ نے حرام قرار دیا ہے مگر حق کے تحت اور جو مظلوم قتل کیا جائے تو ہم نے اُس کے ولی کو بدلہ لینے پر اختیار دیا ہے لیکن اسے بھی چاہیئے کہ قتل میں حد سے تجاوز نہ کرے بیشک ایسا شخص مدد شدہ ہے۔

دوسرے مقام پر ارشاد ہوا:وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِناًمُتَعَمِّداًفَجَزاؤُهُ جَهَنَّمُ خَالِداًفِيهَاوَغَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهُ وَأَعَدَّلَهُ عَذاباًعَظِيماً

ترجمہ: اور جو کسی مومن کو عمداً قتل کرے تو اس کی سزا جہنم ہے جس میں وہ ہمیشہ کیلئے رہے گا اور ایسے شخص پر اللہ کا غضب اور ہلاکت ہے اور ایسے کے لئے اللہ نے بہت بڑا عذاب مہیّا کر رکھا ہے۔(سورہ نساء آیہ ۹۳)

۶۔یتیم کامال کھانا: جیساکہ ارشاد ہوا:إِنَّ الَّذينَ يَأْكُلُونَ أَمْوالَ الْيَتامى ظُلْماًإِنَّما يَأْكُلُونَ في بُطُونِهِمْ ناراًوَسَيَصْلَوْنَ سَعيراً

ترجمہ: بیشک جو لوگ ظالمانہ طریقے سے یتیموں کا مال کھاجاتے ہیں وہ درحقیقت اپنے پیٹ میں آگ بھر رہے ہیں اور عنقریب جہنّم میں جلائے جائیں گے۔(سورہ نساء آیہ ۱۰)

۷۔زنا: جیساکہ ارشادہوا:الزَّانِيَةُ وَالزَّانِي فَاجْلِدُواكُلَّ واحِدٍ مِنْهُمَامِائَةَجَلْدَةٍ وَلَاتَأْخُذْكُمْ بِهِمارَأْفَةٌفِي دِينِ اللَّهِ إِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَلْيَشْهَدْعَذابَهُماطائِفَةٌمِنَ الْمُؤْمِنِينَ(۲)

ترجمہ:زناکار عورت ومرد میں سے ہر ایک کوسو سو کوڑے لگاؤاور دینِ الٰہی کے مسئلہ میں کسی قسم کی نرمی نہ کرنا اگر تم لوگ اللہ اور روزِ جزاپر ایمان رکھتے ہو اور ان دونوں کی سزا کے وقت مومنین کی جماعت کو گواہی کے لئے حاضر رہنا چاہیئے۔(سورہ نور آیہ ۲)

۸۔شراب وجوا: جیساکہ ارشادہوا:يَسْئَلُونَكَ عَنِ الْخَمْرِوَالْمَيْسِرِقُلْ فِيهِمَاإِثْمٌ كَبِيرٌ وَمَنافِعُ لِلنَّاسِ وَإِثْمُهُماأَكْبَرُمِنْ نَفْعِهِما وَيَسْئَلُونَكَ ماذايُنْفِقُونَ قُلِ الْعَفْوَكَذلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمُ الْآياتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُونَ(۲۱۹)

ترجمہ:جولوگ تم سے شراب اور جوئے کے بارے میں سوال کرتے ہیں تم ان سے کہدو کہ ان دونوں میں بہت بڑاگناہ اور (ظاہری طورپر)لوگوں کیلئے فائدہ ہے لیکن ان دونوں کاگناہ ان کے فائدے سے کہیں زیادہ ہے اور لوگ تم سے سوال کرتے ہیں کہ ہم کیا انفاق کریں تو ان سے کہدو کہ درگزر سے کام لیا کرواللہ اسی طرح سے تم لوگوں کے لئے آیات کو بیان کرتا ہے تاکہ تم لوگ غوروفکر کرو۔(سورہ بقرہ آیہ ۲۱۹)

۹۔پیمان شکنی: جیساکہ ارشادہوا:وَالَّذِينَ يَنْقُضُونَ عَهْدَاللَّهِ مِنْ بَعْدِمِيثَاقِهِ وَيَقْطَعُونَ مَاأَمَرَاللَّهُ بِهِ أَنْ يُوصَلَ وَيُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ أُولئِكَ لَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوءُ الدَّارِ

ترجمہ: اورجو لوگ اللہ کے عہد کو توڑ دیتے ہیں اور جن سے تعلقات رکھنے کا حکم دیا گیا ہے ان سے قطع تعلق کرلیتے ہیں اور زمین میں فساد برپا کرتے ہیں ان کے لئے لعنت اور بدترین گھر ہے۔(رعدآیہ ۲۵)

۱۰۔امانت میں خیانت: جیساکہ ارشادہوا:إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّواالْأَماناتِ إِلى أَهْلِهاوَإِذاحَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ أَنْ تَحْكُمُوابِالْعَدْلِ إِنَّ اللَّهَ نِعِمَّايَعِظُكُمْ بِهِ إِنَّ اللَّهَ كانَ سَميعاًبَصيراً

ترجمہ: بیشک اللہ تم لوگوں کو حکم دیتا ہے کہ امانتوں کو ان کے مالکوں تک پہنچادیا کرو اور جب کوئی فیصلہ کرو توانصاف کے ساتھ کرو بیشک اللہ تم لوگوں کو اچھی نصیحت کرتا ہے بیشک اللہ سننے والا آگاہ ہے۔(نساءآیہ ۵۸)

۱۱۔کم فروشی: جیساکہ ارشادہوا:وَيْلٌ لِلْمُطَفِّفينَ (۱) ہلاکت ہے ناپ تول میں کمی کرنے والوں پر۔

الَّذينَ إِذَااكْتالُواعَلَى النَّاسِ يَسْتَوْفُونَ(۲)جولوگوں سے ناپ میں پورا لیتے ہیں۔

وَإِذاكالُوهُمْ أَوْوَزَنُوهُمْ يُخْسِرُونَ(۳) اور لوگوں کودیتے وقت کم دیتے ہیں۔(مطففین آیہ ۱تا۶)

۱۲۔سودخوری: جیساکہ ارشادہوا: یاأَیُّهَاالَّذینَ آمَنُوالاتَأْکُلُواالرِّبَواأَضْعافاًمُضاعَفَةً وَاتَّقُوااللَّهَ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُونَ (آل عمران آیہ ۱۳۰)

ترجمہ: اے صاحبانِ ایمان سود نہ کھاپُ بڑھاچڑھا کر اور اللہ سے ڈرو تاکہ نجات پاسکو۔

۱۳۔جہاد سے فرار ہونا: جیساکہ ارشادہوا: وَمَنْ یُوَلِّهِمْ یَوْمَئِذٍ دُبُرَهُ إِلاَّمُتَحَرِّفاًلِقِتالٍ أَوْمُتَحَیِّزاًإِلی فِئَةٍ فَقَدْباءَ بِغَضَبٍ مِنَ اللَّهِ وَمَأْواهُ جَهَنَّمُ وَبِئْسَ الْمَصیرُ

ترجمہ: اور جو جنگ والے دن پیٹھ دکھا کر بھاگے گا یا وہ جنگ سے فرار ہونے والا ہوگا یا کسی گروہ کی طرف تمایل کی وجہ سے یہ کام کرے گا تو وہ اللہ کے غضب میں گرفتار ہوگا اور اس کا ٹھکانا جہنم ہوگا جو اس کے لئے بدترین ٹھکانہ ہے۔ (انفال آیہ ۱۶)

۱۴۔مسلمانوں سے جنگ کرنا: جیساکہ ارشادہوا: إِنَّمَاجَزَاءُالَّذِینَ یُحَارِبُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَیَسْعَوْنَ فِي الْأَرْضِ فَساداًأَنْ یُقَتَّلُوا أَوْیُصَلَّبُواأَوْتُقَطَّعَ أَیْدِیهِمْ وَأَرْجُلُهُمْ مِنْ خِلَافٍ أَوْیُنْفَوْامِنَ الْأَرْضِ ذٰلِكَ لَهُمْ خِزْيٌ فِي الدُّنْیَاوَلَهُمْ فِي الْآخِرَةِعَذَابٌ عَظِیمٌ

ترجمہ: بیشک ان لوگوں کی جزا جو اللہ و رسول سے جھگڑتے ہیں اور زمین میں فساد پھیلاتے ہیں یہ ہے کہ اُنہیں قتل کیاجائے یا اُنہیں سولی پر لٹکایاجائے یا ان کے ہاتھ پیر مختلف سمت سے کاٹ دیئے جائیں یا اُنہیں جِلاوطن کیا جائے یہ اُن کے لئے دنیا میں رُسوائی اور آخرت میں تو اُن کے لئے بہت بڑا عذاب ہے۔ (مائدہ آیہ ۳۳و۳۴)

۱۵۔مرداروخون وسور کے گوشت کاکھانا: جیساکہ ارشادہوا:حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِيرِ وَمَاأُهِلَّ لِغَيْرِاللَّهِ بِهِ وَالْمُنْخَنِقَةُوَالْمَوْقُوذَةُوَالْمُتَرَدِّيَةُ وَالنَّطِيحَةُ وَمَاأَكَلَ السَّبُعُ إِلَّامَاذَكَّيْتُمْ وَمَاذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ وَأَنْ تَسْتَقْسِمُوا بِالْأَزْلَامِ ذلِكُمْ فِسْقٌ

ترجمہ: تم لوگوں پر حرام کردیا گیا ہے مردار،خون،سور کا گوشت اور جسے اللہ کے غیرکے نام پرذبح کیا گیا ہو اور جس جانور کاگلاگھونٹ کر ماردیا گیا ہواورجو جانورچوٹ کھاکر خود بخود مرگیاہواور جواُوپر سے گر کر مرگیا ہواور جو کسی دوسرے جانور کی سینگ کی ٹکّر سے مرگیا ہو اور وہ جانور جسے درندوں نے مار ڈالا ہو مگر وہ حیوان جسے مرنے سے پہلے تم لوگوں نے شرعی طریقے سے ذبح کرلیا ہواور وہ جانور جسے بتوں کے لئے ذبح کیاگیا ہو یا جوجوے کے تیروں سے تقسیم کیاگیاہو یہ سب حرام ہیں۔(مائدہ آیہ ۳)

۱۶۔نمازکاترک کرنا: جیساکہ ارشادہوا:مُنيبينَ إِلَيْهِ وَاتَّقُوهُ وَأَقيمُواالصَّلاةَ وَلاتَكُونُوامِنَ الْمُشْرِكينَ)

ترجمہ: تم لوگ اللہ ہی کی طرف رجوع کرواور اسی سے ڈرواور نماز قائم رکھواور مشرکین میں سے نہ ہوجانا۔(روم آیہ ۳۱)

۱۷۔زکات نہ دینا: جیساکہ ارشادہوا: قُلْ إِنَّمَاأَنَابَشَرٌمِثْلُكُمْ يُوحِى إِلَيَّ أَنَّمَاإِلٰهُكُمْ إِلٰهٌ وَاحِدٌفَاسْتَقِيمُواإِلَيْهِ وَاسْتَغْفِرُوهُ وَوَيْلٌ لِلْمُشْرِكِينَ

ترجمہ: کہدو کہ میں تمہارے جیسابشر ہوں میری طرف وحی کی گئی ہے کہ تمہارا معبود صرف ایک ہے لہٰذا اسی کے لئے استقامت کرو اور اسی سے طلبِ مغفرت کرو اور لعنت ہو مشرکین پر۔(فصلت آیہ ۶و۷)

۱۸۔بدگمانی وغیبت: يَاأَيُّهَاالَّذِينَ آمَنُوااجْتَنِبُوا كَثِيراًمِنَ الظَّنِّ إِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ إِثْمٌ وَلاتَجَسَّسُواوَلايَغْتَبْ بَعْضُكُمْ بَعْضاًأَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَنْ يَأْكُلَ لَحْمَ أَخِيهِ مَيْتاًفَكَرِهْتُمُوهُ وَاتَّقُوااللَّهَ إِنَّ اللَّهَ تَوَّابٌ رَحِيمٌ(۱۲)

ترجمہ: اے صاحبانِ ایمان زیادہ گمانوں سے اجتناب کیا کرو بیشک بعض گمان گناہ ہوتے ہیں اور تجسّس نہ کیا کرو اور ایک دوسرے کی غیبت نہ کرو کیا تم میں سے کوئی یہ بات پسند کرے گا کہ وہ اپنے مُردہ بھائی کا گوشت کھائے جبکہ تم لوگ اس کام کو ناپسند کرنے والے ہو اور اللہ سے ڈرو بیشک اللہ بہت زیادہ توبہ کو قبول کرنے والا مہربان ہے۔(حجرات آیہ ۱۲)

۱۹۔لوگوں کوبُرے القاب سے پکارنااور مسخرہ کرنا: جیساکہ ارشادہوا: يَاأَيُّهَاالَّذِينَ آمَنُوا لَايَسْخَرْقَوْمٌ مِنْ قَوْمٍ عَسىٰ أَنْ يَكُونُوا خَيْراًمِنْهُمْ وَلانِسَاءٌمِنْ نِسَاءٍعَسىٰ أَنْ يَكُنَّ خَيْراًمِنْهُنَّ وَلاتَلْمِزُوا أَنْفُسَكُمْ وَلاتَنَابَزُوابِالْأَلْقَابِ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوقُ بَعْدَالْإِيمَانِ وَمَنْ لَمْ يَتُبْ فَأُولٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ(۱۱)

ترجمہ: اے صاحبانِ ایمان کوئی قوم کسی دوسری قوم کا مذاق نہ اُڑائے ممکن ہے وہ اس سے بہتر ہو اور نہ عورتیں دوسری عورتوں کا مذاق اُڑائیں ممکن ہے وہ ان سے بہتر ہوں اور تم لوگ ایک دوسرے کو طعنے بھی نہ دیا کرو اور بُرے القاب سے بھی نہ پکارا کرو ایمان کے بعد بُرا نام بھی برا ہے اور جو لوگ اس کام سے توبہ نہیں کرتے ایسے ہی لوگ ظالم ہیں۔ (سورہ حجرات آیہ ۱۱)

ماہ رمضان کا ساتواں دن

ساتویں شب کی مخصوص نماز: چار رکعت ہے جس کی ہر رکعت میں حمد کے بعد ۱۳ مرتبہ سورہ انّا انزلناہ پڑھنا ہے۔

ساتویں روزے کا ثواب: قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ:اعطاکم اللہ یوم السابع فی جنّۃالنعیم ثواب اربعین الف شھیدوابعین الف صدیقٍ"(فضائل الاشھر الثلاثۃ(شیخ صدوق) ج ۲ص۸۱)

ترجمہ: نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ تم لوگوں کو ساتویں روزے کے عوض بہشت میں چالیس ہزار شہید اور چالیس ہزار صدیق کا ساثواب عطا کرے گا۔

ساتوین دن کی دعا:**اَللّٰھُمَّ أَعِنِّي فِيهِ عَلَى صِيَامِهِ وَقِيَامِهِ وَجَنِّبْنِي فِيهِ مِنْ هَفَوَاتِهِ وَآثَامِهِ وَارْزُقْنِي فِيهِ ذِكْرَكَ بِدَوَامِهِ بِتَوْفِيقِكَ يَاهَادِيَ الْمُضِلِّينَ -**

ترجمہ: اے اللہ میری مدد فرمااس دن کا روزہ رکھنےاور نماز قائم رکھنے اور اس دن مجھے بیہودہ کاموں اور گناہ سے دور رکھ اور ہمیشہ اپنے ذکر کی توفیق عطافرمااپنی توفیق کے ذریعہ اے گمراہ لوگوں کی ہدایت کرنے والے۔

دعاکی شرح و تفسیر:اس دعا میں چار چیزوں کو خاص طورپر طلب کیاگیاہے۱۔توفیقِ روزہ ۲۔توفیقِ نماز ۳۔گناہوں سے بچنے کی توفیق ۴۔ہمیشہ اللہ کی یاد میں رہنے کی توفیق کو طلب کیاگیا ہے۔

روزوں کا فلسفہ اور اہمیت: جیساکہ قرآن میں ارشاد ہوا:

۱۔ يَاأَيُّهَاالَّذِينَ آمَنُواكُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَاكُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ(۱۸۳)

ترجمہ: اے صاحبانِ ایمان تم پر روزوں کو فرض کیاگیا ہے جس طرح تم سے پہلے کے لوگوں پر فرض کیاگیا تھاتاکہ تم پرہیزگار بن سکو۔(سورہ بقرہ آیہ ۱۸۳)

۲۔شَهْرُرَمَضَانَ الَّذِي أُنْزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ هُدىً لِلنَّاسِ وَ بَيِّناتٍ مِنَ الْهُدى وَالْفُرْقانِ فَمَنْ شَهِدَمِنْكُمُ الشَّهْرَفَلْيَصُمْهُ وَ مَنْ كانَ مَرِيضاًأَوْعَلى سَفَرٍفَعِدَّةٌمِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ يُرِيدُ اللَّهُ بِكُمُ الْيُسْرَوَلَا يُرِيدُبِكُمُ الْعُسْرَوَلِتُكْمِلُواالْعِدَّةَوَلِتُكَبِّرُواااللَّهَ عَلى مَا هَدَاكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ(۱۸۵)

ترجمہ: ماہ رمضان وہ مہینہ ہے جس میں قرآن کو نازل کیا گیا جوکہ لوگوں کے لئے رہنما اور ہدایت کی نشانی ہے اور فیصلہ کرنے والا ہے لہٰذا اگر تم میں سے کوئی اس مہینہ کو پالے تو اُسے

چاہیئے کہ وہ روزے رکّھے اور جو مریض ہو یا سفر میں ہو تو وہ دوسرے ایّام میں اُن کی قضا رکھے اللہ تمہارے لئے آسانی چاہتا ہے سختی نہیں چاہتا اور روزوں کی تعداد کو پورا کرو اور اللہ کی بزرگی کو بیان کرو جو اُس نے تمہاری ہدایت کی تا کہ تم لوگ شکر گزار بن سکو۔ (سورہ بقرہ آیہ ۱۸۵)

روایت ۱۔ قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ: اذا صمت فلیصم سمعک وبصرک ولا یکونن یوم صومک کیوم فطرک' (روضۃ الواعظین ج ۲ ص ۳۵۰)

ترجمہ: نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: جب روزہ رکھو تو تمہارے کان آنکھ بھی روزہ سے ہونے چاہیئے ہیں اور روزہ والا دن تمہارے عام دن کی مانند نہیں ہونا چاہیئے ہے۔

روایت ۲۔ "قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ: یا جابر ھذا شھر رمضان من صام نھارہ وقام ورداً من لیلہ وعفّ بطنہ وفرجہ وکفّ لسانہ خرج من ذنوبہ کخروجہ من الشھر" (اصول کافی ج ۴ ص ۲۸۷، ثواب الاعمال ص ۸۸)

ترجمہ: نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: اے جابر یہ ماہ رمضان ہے جو بھی اس کے دن میں روزہ رکھے گا اور راتوں کو عبادت کرے اور اپنے شکم اور شرمگاہ کو پاکیزہ رکھے گا اور اپنی زبان کی حفاظت کرے گا تو وہ ماہ رمضان کے جاتے ہوئے اپنے گناہوں سے نکل جائے گا۔

روایت ۳۔ "قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ: الصائم فی عبادۃ اللہ وإن کان نائماً علیٰ فراشہ مالم یغتب مسلماً (ثواب الاعمال ص ۱۱۸)

ترجمہ: نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: روزہ دار اللہ کی عبادت میں ہوتا ہے اگرچہ بستر پر سوہی رہا ہو بشرطیکہ کسی مسلمان کی غیبت نہ کی ہو۔

فَإِذَاقَضَيْتُمُ الصَّلَاةَفَاذْكُرُوااللَّهَ قِيَاماًوَقُعُوداًوَعَلٰى جُنُوبِكُمْ فَإِذَااطْمَأْنَنْتُمْ فَأَقِيمُواالصَّلَاةَإِنَّ الصَّلَاةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ كِتَاباًمَوْقُوتاً(نساء آیہ ۱۰۳)

ترجمہ: اور جب تم لوگ نماز تمام کرچکو تو کھڑے، بیٹھے، پہلوکے بل (ہر حال میں) اللہ کو یاد رکھو اور جب پورا اطمینان حاصل ہو جائے تو اپنے معمول کے مطابق نماز قائم کرو بیشک نماز مومنین پر معیّن طریقہ سے واجب ہے۔

قرآن میں آثارِ نماز

ہر عبادت کی طرح نماز بھی نمازی پر اپنے اثرات چھوڑتی ہے جو کہ مندرجہ ذیل ہیں:

۱۔معاشرے کی اصلاح:وَالَّذِينَ يُمَسِّكُونَ بِالْكِتَابِ وَأَقَامُواالصَّلَاةَ إِنَّالَانُضِيعُ أَجْرَالْمُصْلِحِينَ (اعراف آیہ ۱۷۰)

ترجمہ: اور جو لوگ کتاب سے تمسک کرتے ہیں اور انھوں نے نماز کو قائم رکھا بیشک ہم اصلاح کرنے والوں کے اجر کو ضایع نہیں کرتے ہیں۔

۲۔شہوات سے دوری: فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ أَضَاعُواالصَّلَاةَوَاتَّبَعُوا الشَّهَوَاتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا(مریم آیہ ۵۹)

ترجمہ: پھر ان کے بعد ایسے لوگ آئے جنھوں نے نماز کو ضایع کیااور خواہشات کی پیروی کی جس کے نتیجہ میں وہ لوگ عنقریب سزا پائیں گے۔

۳۔برائیوں سے دوری: اُتْلُ مَاأُوحِيَ إِلَيْكَ مِنَ الْكِتَابِ وَأَقِمِ الصَّلَاةَإِنَّ الصَّلَاةَ تَنْهىٰ عَنِ الْفَحْشَاءِوَالْمُنْكَرِوَلَذِكْرُاللَّهِ أَكْبَرُوَاللَّهُ يَعْلَمُ مَاتَصْنَعُونَ (عنکبوت آیہ ۴۵)

ترجمہ: (اے نبی)اُس کتاب کی تلاوت کرو جس کی تمہاری طرف وحی کی گئی ہے اور نماز کو قائم رکھو بیشک نماز بدکاری اور ناپسندیدہ کاموں سے روکتی ہے اور اللہ کا ذکر بہت بڑی چیز ہے اور اللہ جانتا ہے جو کچھ تم لوگ کرتے ہو۔

۴۔گناہوں کی بخشش: وَأَقِمِ الصَّلَاةَطَرَفَيِ النَّهَارِوَزُلَفاًمِنَ اللَّيْلِ إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ ذٰلِكَ ذِكْرىٰ لِلذَّاكِرِينَ (ہود آیہ ۱۱۴)

ترجمہ: اور نماز قائم رکھو اوردن کے دونوں حصوں میں اوررات کے حصّہ میں بیشک نیکیاں برائیوں کو ختم کردیتی ہیں یہ نصیحت حاصل کرنے والوں کے لئے نصیحت ہے۔

۵۔روح کی تقویت: إِنَّ الْإِنْسانَ خُلِقَ هَلُوعاً(۱۹) بیشک انسان بڑا حریص وکم طاقت خلق کیا گیا ہے۔

إِذامَسَّهُ الشَّرُّجَزُوعاً(٢٠)جب اُسے مصیبت پہنچتی ہے تو چلّانے لگتا ہے۔
وَ إِذَامَسَّهُ الْخَيْرُ مَنُوعاً (٢١)اور جب اُسے نیکی پہنچتی ہے تو وہ بخیل ہو جاتا ہے۔
إِلَّا الْمُصَلِّينَ(٢٢) سوائے نمازی لوگوں کے۔
اَلَّذِينَ هُمْ عَلىٰ صَلَاتِهِمْ دَائِمُونَ(٢٣)جو اپنی نمازوں کی پابندی کرنے والے ہیں۔(معارج آیہ ۲۰ سے ۲۳)

٦۔فلاح ونجات :قَدْأَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ(١)بیشک فلاح پائی مومنین نے۔

اَلَّذِينَ هُمْ فِي صَلَاتِهِمْ خَاشِعُونَ(٢)جو اپنی نمازوں میں خضوع وخشوع رکھتے ہیں۔ (مومنون)

قرآن میں نماز کو بے اہمیت سمجھنے کے اثرات

١۔عذابِ الٰہی: كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ رَهِينَةٌ(٣٨)ہر ایک اپنے اعمال کے تحت گروی ہے۔
إِلَّا أَصْحَابَ الْيَمِينِ(٣٩)سوائے اہلِ سعادت لوگوں کے۔
فِي جَنَّاتٍ يَتَسَاءَلُونَ(٤٠)جو بہشت میں جاتے ہوئے سوال کریں گے۔
عَنِ الْمُجْرِمِينَ(٤١) مجرمین سے۔
مَاسَلَكَكُمْ فِي سَقَرَ(٤٢)کہ تمہیں کیا چیز جہنم میں لے گئی۔
قَالُوالَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّينَ (٤٣)وہ کہیں گے کہ ہم نماز پڑھنے والوں میں سے نہیں تھے۔
وَلَمْ نَكُ نُطْعِمُ الْمِسْكِينَ (٤٤)اور نہ مسکینوں کو کھانا کھلاتے تھے۔
وَكُنَّانَخُوضُ مَعَ الْخَائِضِينَ(٤٥)اور ہم لوگوں کے بُرے کاموں میں داخل ہو جایا کرتے تھے۔

وَكُنَّانُكَذِّبُ بِيَوْمِ الدِّينِ(٤٦) اور ہم قیامت کو جھٹلایا کرتے تھے۔ (سورہ مدثر آیہ ۴۰سے ۴۷)

۲۔رحمتِ الٰہی سے دوری: فَوَيْلٌ لِلْمُصَلِّينَ(٤)اور ہلاکت ہو اُن نماز گزاروں کے لئے۔

اَلَّذِينَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ(٥) جو اپنی نمازوں سے غافل رہتے ہیں۔(سورہ ماعون آیہ ۴و۵)

روایات میں نماز کی اہمیت وعظمت

۱.قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله:مَامِنْ صَلَاةٍ يَحْضُرُوَقْتُهَاإِلَّانَادَى مَلَكٌ بَيْنَ يَدَيِ النَّاسِ أَيُّهَاالنَّاسُ قُومُوا إِلَى نِيرَانِكُمُ الَّتِي أَوْقَدْتُمُوهَاعَلَى ظُهُورِكُمْ فَأَطْفِئُوهَابِصَلَاتِكُم(ثواب الأعمال وعقاب الأعمال، ص: ۳۵)

ترجمہ: نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا:جب بھی نماز کاوقت ہوتاہےتوایک فرشتہ آوازدیتاہے کہ اے لوگوں اُٹھواور (اپنے گناہوں کے سبب)اپنےپُسِ پُشت جہنم کی جلائی ہوئی آگ کواپنی نمازکے ذریعہ بجھاؤ۔

۲.قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله:مَنْ صَلَّى الصَّلَاةَ لِغَيْرِوَقْتِهَارُفِعَتْ لَهُ سَوْدَاءُ مُظْلِمَةٌ تَقُولُ ضَيَّعَكَ اللَّهُ كَمَاضَيَّعْتَنِي وَأَوَّلُ مَا يُسْأَلُ الْعَبْدُإِذَاوَقَفَ

بَيْنَ يَدَيِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ عَنِ الصَّلَاةِ فَإِنْ زَكَتْ صَلَاتُهُ زَكَى سَائِرُ عَمَلِهِ وَ إِنْ لَمْ تَزْكُ لَمْ يَزْكُ عَمَلُه (ثواب الأعمال و عقاب الأعمال ص: ۲۲۹)

ترجمہ: نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: جو نماز کو اس کے غیر وقت میں پڑھتا ہے تو روزِ قیامت اس نماز کو سیاہ تاریک کی صورت

کی حالت میں محشور کیا جائے گا تو نماز اپنے صاحب سے کہتی ہے کہ اللہ تمہیں برباد کرے جس طرح تم نے مجھے برباد کیا اور روزِ قیامت جب انسان اللہ کی بارگاہ میں پیش ہوں گے تو سب سے پہلے جو سوال ہوگا وہ نماز کے بارے میں ہوگا اگر اس کی نماز صحیح ہوگی تو بقیہ اعمال بھی صحیح ہوں گے اگر نماز صحیح نہیں ہوگی تو بقیہ اعمال بھی صحیح نہیں ہوں گے۔

۳-قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ:اِنّ عمودالدّین الصّلاۃُ وھی اوّلُ مایُنظَرُ فیہ مِن عملِ ابن آدمَ فاِن صحّت نُظِرَ فی عملہ وان لم تصحَّ لم یُنظَرُ فی بقیّۃِ عملہ"(بحارج ۲۲ص۸۷ح۲)

ترجمہ: نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: بیشک نماز دین کا ستون ہے بنی آدم کے نامہ اعمال میں سب سے پہلے نماز کو ملاحظہ کیا جائے گا اگر نماز صحیح ہوئی تو دیگر اعمال کو بھی ملاحظہ کیا جائے گا اور اگر نماز صحیح نہیں ہوئی تو کسی عمل کو بھی ملاحظہ نہیں کیا جائے گا۔

روایات میں گناہوں سے دوری کی اہمیت

١-قَالَ علی(علیہ السلام):عَجِبْتُ لِأَقْوَامٍ يَحْتَمُونَ الطَّعَامَ مَخَافَةَالْأَذَى كَيْفَ لَايَحْتَمُونَ الذُّنُوبَ مَخَافَةَ النَّارِوَعَجِبْتُ مِمَّنْ يَشْتَرِي الْمَمَالِيكَ بِمَالِهِ كَيْفَ لَايَشْتَرِي الْأَحْرَارَبِمَعْرُوفِهِ فَيَمْلِكَهُمْ ثُمَّ قَالَ إِنَّ الْخَيْرَ وَالشَّرَّلَايُعْرَفَانِ إِلَّا بِالنَّاسِ فَإِذَاأَرَدْتَ أَنْ تَعْرِفَ الْخَيْرَفَاعْمَلِ الْخَيْرَتَعْرِفْ أَهْلَهُ وَإِذَاأَرَدْتَ أَنْ تَعْرِفَ الشَّرَّفَاعْمَلِ الشَّرَّتَعْرِفْ أَهْلَهُ

ترجمہ:امام علی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: مجھے اُن اقوام پر تعجب ہے غذا کے مسئلہ میں توضرر کے خوف سے بڑا اہتمام کرتے ہیں کیوں جہنم کے خوف سے گناہوں سے بچنے کے مسئلہ میں اہتمام نہیں کرتے ہیں اور مجھے تعجب ہے اُن پر جو اپنے مال کے ذریعہ ملکیتوں کا تو معاملہ کرتے ہیں تو نیکیوں کے ذریعہ آزادی کا معاملہ کیوں نہیں کرتے تاکہ نیکیوں کے مالک قرار پائیں پھر آپؑ نے ارشاد فرمایا: بیشک نیکی اور برائی صرف لوگوں ہی کے ذریعہ پہچانی جاتی ہے لہٰذا اگر تم یہ چاہتے ہو کہ نیکی پہچانی جائے تو نیک عمل کرو اور اگر یہ چاہتے ہو کہ بُرائی پہچانی جائے تو بُرے عمل کرو تاکہ اُس کے اہل پہچنوائے جائیں۔ (بحارالانوار ج۷۵ ص۴۱)

قال أَمِيرِالْمُؤْمِنِينَ(علیہ السلام):لَوْلَمْ يَتَوَعَّدِاللَّهُ عَلَى مَعْصِيَتِهِ لَكَانَ يَجِبُ أَنْ لَايُعْصَى شُكْرًالِنِعَمِهِ

ترجمہ:امام علی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:اگراللہ نے نافرمانی پر عذاب کا وعدہ نہ بھی کیا ہوتا تب بھی واجب تھا(بندوں پر) کہ اللہ کی نافرمانی نہ کی جاتی اس کی نعمات کی شکر گزاری کی خاطر۔ (وسائل الشیعۃ ج۱۵ ص۳۰۸)

قال أَبِي الْحَسَنِ(علیہ السلام):إِنَّ لِلَّهِ عَزَّوَجَلَّ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍمُنَادِياً يُنَادِي مَهْلًامَهْلًاعِبَادَاللَّهِ عَنْ مَعَاصِي اللَّهِ فَلَوْلَابَهَائِمُ رُتَّعٌ وَصِبْيَةٌرُضَّعٌ وَشُيُوخٌ رُكَّعٌ لَصُبَّ عَلَيْكُمُ الْعَذَابُ صَبّاً تُرَضُّونَ بِهِ رَضّاً

ترجمہ: امام رضاعلیہ السلام نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ کی جانب سے ہر روز وشب ایک منادی یہ ندادیتاہے کہ بچو بچواے اللہ کے بندوں اللہ کی نافرمانی سے لہٰذااگرچرنے والے حیوانات اور شیر خوار بچے اور رکوع کرنے والے بوڑھے نہ ہوتے تو(تم لوگوں کے گناہوں کے نتیجہ میں) تم لوگوں کو سختی سے عذابِ الٰہی اپنی گرفت میں لی لیتا۔ (اصول کافی ج۲ص۲۷۶)

یادِالٰہی کے بارے میں:قال الامام السجاد(علیہ السلام)فی دعائہ:يَامَنْ ذِكْرُهُ شَرَفٌ لِلذَّاكِرِينَ يَامَنْ شُكْرُهُ فَوْزٌلِلشَّاكِرِينَ يَامَنْ حَمْدُهُ عِزٌّ لِلْحَامِدِينَ يَا مَنْ طَاعَتُهُ نَجَاةٌلِلْمُطِيعِينَ يَامَنْ بَابُهُ مَفْتُوحٌ لِلطَّالِبِينَ يَامَنْ سَبِيلُهُ وَاضِحٌ لِلْمُنِيبِينَ يَامَنْ آيَاتُهُ بُرْهَانٌ لِلنَّاظِرِينَ يَامَنْ كِتَابُهُ تَذْكِرَةٌلِلْمُتَّقِينَ يَامَنْ رِزْقُهُ عُمُومٌ لِلطَّائِعِينَ وَالْعَاصِينَ يَامَنْ رَحْمَتُهُ قَرِيبٌ مِنَ الْمُحْسِنِينَ

ترجمہ: امام زین العابدین علیہ السلام نے اپنی دعامیں ارشاد فرمایا: اے وہ ذات جس کاذکر شرف ومنزلت ہے ذکر کرنے والوں کے لئےاوراے وہ ذات جس کاشکرکامیابی ہے شکر کرنے والوں کے لئے اے وہ ذات جس کی حمدوستائش عزت ہے خود حمدوستائش کرنے والوں کے لئے اے وہ ذات جس کی اطاعت نجات ہے اطاعت کرنے والوں کے لئے اے وہ ذات جس کے دروازے کھلے ہوئے ہیں مانگنے والوں کے لئے اے وہ ذات جس کی راہ واضح ہے رجوع کرنے والوں کے لئےاے وہ ذات جس کی نشانیاں حجت ہیں دقت کرنے والوں کے لئےاے وہ ذات جس کی کتاب نصیحت ہے اہلِ تقویٰ افرادکے لئےاے وہ ذات جس کارزق عمومیت رکھتاہے اطاعت

گزاراور معصیت کار تمام کے لئے اے وہ ذات جس کی رحمت نزدیک ہے نیکوکاروں کے لئے۔
(بحارالانوارج۹۱ص ۳۹۴)

ماہ رمضان کا آٹھواں دن

آٹھویں شب کی مخصوص نماز: دو رکعت ہے جس کی ہر رکعت میں حمد کے بعد ۱۰ مرتبہ سورہ توحید اور سلام کے بعد ۱۰۰۰ مرتبہ سبحان اللہ پڑھے۔

آٹھویں روزہ کا ثواب:"اعطاکم اللہ یوم الثامن عمل ستّین الف عابدوستّین الف زاھدٍ "

ترجمہ:اللہ تعالیٰ آٹھویں روزہ کے عوض تم لوگوں کوساٹھ ہزار عابداورساٹھ ہزارزاہدین کاساثواب عطا کرے گا۔(فضائل الاشھرالثلاثۃ(شیخ صدوق)ج ۲ص۸۱)

آٹھویں دن کی دعا:اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِي فِيهِ رَحْمَةَ الْأَيْتَامِ وَ إِطْعَامَ الطَّعَامِ وَ إِفْشَاءَالسَّلَامِ وَصُحْبَةَ الْكِرَامِ بِطَوْلِكَ يَامَلْجَأَ الْآمِلِينَ

ترجمہ:اے اللہ اس دن مجھے توفیق عطافرما یتیموں پر رحم کرنے اور لوگوں کو کھانا کھلانے اور علنی سلام کرنے اورنیک لوگوں کی صحبت اختیار کرنے کی اپنے فضل کے ذریعہ اے آرزومندوں کی پناگاہ۔

دعا کی شرح و تفسیر:اس دعا میں بھی تین چیزوں کی توفیق کواللہ تعالیٰ سے طلب کیاگیاہے:
ا۔ یتیموں کا خیال رکھنے ۲۔ علنی سلام کرنے ۳۔ نیک لوگوں کی ہمنشینی کے بارے میں کیوں کہ بغیر توفیقِ الٰہی کے انسان کسی بھی کام میں کامیاب نہیں ہو سکتا ہے۔

یتیم کے مال کھانے کا نتیجہ آتش جہنم ہے: جیساکہ قرآن میں ارشاد ہوا: إِنَّ الَّذينَ يَأْكُلُونَ أَمْوالَ الْيَتامى ظُلْماً إِنَّمايَأْكُلُونَ في بُطُونِهِمْ ناراًوَسَيَصْلَوْنَ سَعيراً(۱۰)

ترجمہ: بیشک جو لوگ ظالمانہ انداز سے یتیموں کا مال کھاجاتے ہیں وہ درحقیقت اپنے پیٹ میں آگ بھر رہے ہیں اور عنقریب جہنّم میں جلائے جائیں گے۔(سورہ نساء آیہ ۱۰)

پہلا مطلب: یتیم نوازی کے بارے میں ہے:

یتیم نوازی قرآن کے روشنی میں

ا۔ وَآتُواالْيَتامى أَمْوَالَهُمْ وَلَاتَتَبَدَّلُواالْخَبِيثَ بِالطَّيِّبِ وَلَاتَأْكُلُواأَمْوَالَهُمْ إِلى أَمْوَالِكُمْ إِنَّهُ كانَ حُوباً كَبِيراً(۲)

ترجمہ: اور یتیموں کو ان کا مال دیدو اور برے مال کو اچھے مال سے نہ بدلو یتیموں کے مال کو اپنے مال کے ساتھ ملا کر نہ کھاؤ بیشک یہ گناہِ کبیرہ ہے۔(سورہ نساء آیہ ۲)

۲-وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّاتُقْسِطُوافِي الْيَتَامٰى فَانْكِحُوامَاطَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ مَثْنٰىوَثُلَاثَ وَرُبَاعَ فَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّاتَعْدِلُوا فَوَاحِدَةًأَوْمَامَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ ذٰلِكَ أَدْنٰى أَلَّاتَعُولُوا(۳)

ترجمہ: اور اگر تمہیں یہ خوف ہو کہ یتیموں کے مسئلہ میں انصاف نہیں کر سکو گے تو اُن میں سے پاکیزہ عورتوں سے نکاح کر لو دو یا تین یا چار تک اور اگر انصاف نہ کر سکنے کا خوف ہو تو صرف ایک پر اکتفا کرنا یا اُن کنیزوں کو اختیار کرو جو تمہاری ملکیت میں ہیں یہ اس لئے ہے تاکہ تم لوگ حد سے تجاوز نہ کرو۔(سورہ نساء آیہ ۳)

۳-وَلَاتُؤْتُواالسُّفَهَاءَأَمْوَالَكُمُ الَّتِي جَعَلَ اللَّهُ لَكُمْ قِيَاماًوَارْزُقُوهُمْ فِيها وَاكْسُوهُمْ وَقُولُوالَهُمْ قَوْلًامَعْرُوفاً(۵)

ترجمہ: اور نا سمجھ افراد کو ان کا وہ مال نہ دو جسے باقی رکھنے کی ذمّہ داری تمہیں سونپی گئی ہے اس میں سے اُن کے کھانے پینے اور کپڑوں کا بندوبست کرو اور ان سے اچھے طریقہ سے گفتگو کیا کرو ۔(سورہ نساء آیہ ۵)

۴-وَابْتَلُواالْيَتَامٰى حَتّٰى إِذَابَلَغُواالنِّكَاحَ فَإِنْ آنَسْتُمْ مِنْهُمْ رُشْداًفَادْفَعُواإِلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ وَلَاتَأْكُلُوهَاإِسْرَافاًوَبِدَاراًأَنْ يَكْبَرُواوَمَنْ كَانَ غَنِيًّافَلْيَسْتَعْفِفْ وَمَنْ كَانَ فَقِيراًفَلْيَأْكُلْ بِالْمَعْرُوفِ فَإِذَادَفَعْتُمْ إِلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ فَأَشْهِدُواعَلَيْهِمْ وَ كَفٰى بِاللَّهِ حَسِيباً(٦)

ترجمہ: اور یتیموں کو آزماؤ یہاں تک کہ وہ نکاح کے لائق ہو جائیں اور اگر ان میں احساسِ مسؤلیت پیدا ہونے کا احساس کرو تو اُن کا مال اُن کے حوالے کر دو اور اُن کے مال کو اُن پر زیادتی کرتے ہوئے یا اُن کے جلدی بڑے ہونے کے ڈر سے نہ کھا جانا اور جو تم میں غنی ہے وہ ان کا

مال اپنے اوپر خرچ کرنے سے پرہیز کرے اور جو فقیر ہے وہ بھی صرف ضرورت کی مقدار میں اُن کے مال سے لے سکتا ہے پھر جب ان کا مال ان کے حوالے کردو تو اس پر گواہ ٹھہراؤ اور اللہ حساب کے لئے کافی ہے۔(سورہ نساء آیہ ٦)

٥-وَيَسْئَلُونَكَ عَنِ الْيَتَامٰى قُلْ إِصْلَاحٌ لَهُمْ خَيْرٌوَإِنْ تُخَالِطُوهُمْ فَإِخْوَانُكُمْ وَاللَّهُ يَعْلَمُ الْمُفْسِدَ مِنَ الْمُصْلِحِ وَلَوْشَاءَ اللَّهُ لَأَعْنَتَكُمْ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ

ترجمہ: لوگ تم سے یتیموں کے بارے میں سوال کرتے ہیں تو کہدو کہ ان کے حال کی اصلاح بہترین کام ہے اور اگر ان کے ساتھ مل جل کر رہو تو وہ بھی تمہارے بھائی ہیں اور اللہ بہتر جانتا ہے کہ اصلاح کرنے والوں میں فساد پھیلانے والا کون ہے اگر اللہ چاہتا تو وہ تمہیں مصیبت میں ڈال دیتا بیشک وہ غالب وصاحبِ حکمت ہے۔(سورہ بقرہ آیہ ٢٢٠)

یتیم نوازی روایات کی روشنی میں

ا-"قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ:اَتُحِبُّ اَن یلیّن قلبک وتدرک حاجتک؟ارحم الیتیم وامح واطعمہ من طعامک یلیّن قلبک وتدرک حاجتک"

ترجمہ: نبی اکرم (صلی اللہ علیہ وآلہ) نے ارشاد فرمایا: کیا تم یہ چاہتے ہو کہ تمہارا دل نرم ہو اور اپنی حاجت کو پاؤ تو یتیم پر رحم کرو اُسے نوازش کرو اور اُسے کھانے سے کھلاؤ تو تمہارا دل نرم ہوگا اور تم اپنی حاجت کو پاؤ گے۔(نہج الفصاحہ ٣٢٩٤)

۲۔"قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ:اِنّ فی الجنّۃدارأًیقال لھادارالفرج لایدخلھااِلّامن فرّح یتامی المومنین"

ترجمہ: نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: بیشک بہشت میں ایسا گھر ہے جسے دارالفرج کہا جاتا ہے جس میں کوئی داخل نہیں ہوگا سوائے ان افراد کے جو مومن یتیموں کو خوشحال کرتے ہیں۔(نہج الفصاحہ ک ۴۷۱۴)

۳۔"قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ:خیربیت فی المسلمین بیت فیہ یتیم یحسن الیہ وشرّ بیت فی المسلمین بیت فیہ یتیم یساء الیہ اناوکافل الیتیم فی الجنّۃ ھکذا"

ترجمہ: نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: مسلمانوں میں وہ بہترین گھر ہے جس میں کوئی یتیم ہواوراس کے ساتھ نیکی کی جائے اور مسلمانوں میں وہ بدترین گھر ہے جس میں کوئی یتیم ہواوراس کے ساتھ بُرارویہ رکھاجائے میں روز قیامت جنت میں یتیموں کا کفیل ہوں گا۔(نہج الفصاحہ ک ۴۷۱۴)

۴۔"قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ:السّاعی علی الارملۃ والمسکین کالمجاھد فی سبیل اللہ اوالقائم اللّیل الصّائم النّھار"

ترجمہ: نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: جو شخص بیواؤں ومسکینوں کے مسائل حل کرنے کی کوشش کرتا ہے تو وہ اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے مجاہد کی مانند اور راتوں کو عبادت کرنے اور دنوں میں روزے رکھنے والوں کی مانند ہے۔ (نہج الفصاحہ ک ۵۲۷۴)

٥-"قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ:ثلاث من کنّ فیہ اظلّہ اللہ تحت عرشہ یوم لاظلّ اِلّاظلّہ:الوضوءعلی الماره والمشی الی المساجد فی الظلم واطعام الجائع"

ترجمہ: نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: تین خصوصیات ایسی ہیں جن میں بھی وہ پائی جائیں وہ عرشِ الٰہی کے سائے تلے جگہ پاتا ہے جس دن سوائے رحمتِ الٰہی کے کوئی سایہ نہیں ہوگا۱۔زحمت کے باوجود وضو سے رہنے والا۲۔تاریکی کے باوجود مسجد جانے والا۳۔ بھوکوں کو کھانا کھلانے والا۔ (نہج الفصاحہ ک ۴۲۱۴)

دوسرا مطلب: علنی سلام کرنے کے فوائد:

۱۔ کیوں کہ سلام اہل بہشت کا کلام ہے: جیساکہ ارشاد ہوا: دَعْواهُمْ فيها سُبْحانَكَ اللَّهُمَّ وَتَحِيَّتُهُمْ فيها سَلامٌ وَآخِرُ دَعْواهُمْ أَنِ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعالَمِينَ)

ترجمہ: بہشت میں بہشتیوں کا قول یہ ہوگا کہ اے اللہ تو پاک و منزّہ و بے نیاز ہے اور وہاں اُن کا تحفہ سلام ہوگا اور ان کا آخری کلام یہ ہوگا کہ تمام تعریفیں اس اللہ کیلئے ہیں جو عالمین کا پالنے والا ہے۔ (سورہ یونس آیت نمبر ۱۰)

۲۔ کیوں کہ سلام میں خیر و برکت ہے:"قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ:افش السلام خیرُ بیتک"

ترجمہ: نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: سلام کو رواج دو تاکہ تمہارے گھروں میں خیر و برکت ہو۔ (منتخب میزان الحکمہ ج ۷ ص ۲۷۷)

۳۔ کیوں کہ سلام کرنے کا ثواب بہت زیادہ ہے:"قال علی علیہ السّلام:السلام سبعون حسنة تِسعة وستّون للمُبتدی وواحد للرّادّ"

ترجمہ: حضرت علی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: سلام کا ستر درجہ ثواب ہے جس میں سے ۶۹ درجہ ثواب سلام کرنے والے کا اور ایک درجہ ثواب جواب دینے والے کا۔ (منتخب میزان الحکمہ ج ۷ ص ۲۷۸)

سلام کا جواب دینا واجب ہے

"قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ:السّلام تطوّع والرّدّ فریضة"

ترجمہ: نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: سلام کرنا مستحب اور سلام کا جواب دیناواجب ہے۔ (منتخب میزان الحکمہ ج۷ ص۲۷۸)

سلام کرنے کا طریقہ

جیساکہ قرآن میں ارشاد ہوا: وَإِذَا حُيِّيتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوا بِأَحْسَنَ مِنْهَا أَوْ رُدُّوهَا إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ حَسِيباً(٨٦)

ترجمہ: اور جب تم لوگوں کو سلام کا ہدیہ پیش کیا جائے تو تم اس سے بہتر یا کم از کم ویسا ہی لوٹاؤ بیشک اللہ ہر چیز کا حساب رکھنے والا ہے۔ (سورہ نساء آیہ ۸۶)

کون کسے سلام کرے

۱۔ چھوٹا بڑے کو سلام کرے: جیساکہ نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: چھوٹا بڑے کو اور ایک نفر دو نفر کو اور کم تعداد والے زیادہ تعدد والوں کو اور سوار پیدل چلنے والوں کو رہگزر رُکے ہوئے افراد کو اور کھڑا ہوا بیٹھے ہوئے افراد کو سلام کیا کریں۔ (میزان الحکمۃ ج۷ ص۲۷۸)

۲۔ خالی گھر میں داخل ہوتے ہوئے اپنے آپ کو: فَإِذَا دَخَلْتُمْ بُيُوتاً فَسَلِّمُوا عَلَىٰ أَنْفُسِكُمْ تَحِيَّةً مِنْ عِنْدِ اللَّهِ مُبَارَكَةً طَيِّبَةً(٦١)

ترجمہ: پھر اگر گھروں میں داخل ہو تو اپنے ہی اوپر سلام کرلیا کرو اللہ کی طرف سے سلامتی طلب کرتے ہوئے یہ مبارک و پاکیزہ طریقہ ہے۔ (سورہ نور آیہ ۶۱)

۳۔ اہل خانہ پر: جیساکہ نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: جب بھی تم میں سے کوئی گھر میں داخل ہو تو سلام کرے کیوں کہ سلام کرنے سے اس گھر پر برکتیں نازل ہوتی ہیں اور فرشتے اس گھر سے مانوس ہوتے ہیں۔ (میزان الحکمہ ج۷ ص۲۸۰)

۴۔ بچوں کو: جیساکہ نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: میں اپنی عمر کے آخر تک بچوں کو سلام کرتا رہوں گا تاکہ یہ عمل میرے بعد میری سنت قرار پائے۔ (میزان الحکمۃ ج۷ ص۲۸۰)

کن لوگوں کو سلام نہیں کرنا چاہیئے

امام باقر علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: یہودی، نصرانی، مجوسی، بت پرستوں، شراب خوروں، جوا کھیلنے والوں، اور عورتوں کا سا حلیہ بنانے والوں اور اُنہیں جو پاکدامن خواتین پر تہمت لگاتے ہیں اور وہ جو سود کھاتے ہیں اور قاضی کو جب اس سے کام ہو اور اُسے جو حمام میں ہو اور علنی گناہ کرنے والوں کو اور نماز میں مشغول افراد کو بھی سلام نہیں کرنا چاہیئے کیوں کہ وہ نماز کی حالت میں جواب نہیں دے سکتے ہیں جبکہ سلام کرنا مستحب اور جواب دینا واجب ہے۔ (منتخب میزان الحکمہ ج۷)

تیسرا مطلب: نیک لوگوں کی ہمنشینی: "قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ: امّا علامۃُ البارّ فعشرۃ: یُحِبّ فی اللہ ویبغض فی اللہ ویصاحب فی اللہ ویُفارق فی اللہ ویَغضبُ فی اللہ

ویرضٰی فی اللہ ویعمَلُ لِلّٰہِ ویطلبُ الیہ ویخشع لِلّٰہِ خائفاً مخوفاًظاھراًمُخلصاً متحییاًمُراقباً ویُحسنُ فی اللہ"

ترجمہ: نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: نیک لوگوں کی دس علامات ہیں: ۱۔اللہ کی خاطر لوگوں کو دوست رکھنا ۲۔اللہ کی خاطر لوگوں سے دشمنی کرنا ۳۔اللہ کی خاطر لوگوں سے ملنا ۴۔اللہ کی خاطر لوگوں سے نہ ملنا ۵۔اللہ کی خاطر غضب ناک ہونا ۶۔اللہ کی خاطر راضی ہونا ۷۔اللہ کی خاطر عمل کرنا ۸۔اللہ ہی سے مانگنا ۹۔اللہ ہی سے ڈرنا ۱۰۔اللہ ہی کی خاطر اخلاص کے ساتھ ہر نیک کام کرنا۔(منتخب میزان الحکمہ ج ۷)

ماہ رمضان کا نواں دن

نویں شب کی مخصوص نماز: ۶ رکعت نماز ہے جس کی ہر رکعت میں حمد کے بعد ۷ مرتبہ آیۃ الکرسی اور نماز کے بعد ۵۰ مرتبہ درود پڑھنا ہے۔

نویں روزہ کا ثواب:قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ:اعطاکم اللہ عزّوجلّ یوم التاسع مایعطی الف عالم والف معتکف والف مرابط"

ترجمہ: نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ تم لوگوں کو نویں روزہ کے عوض ہزار عالم اور ہزار معتکفین اور ہزار مجاہدین کا ساثواب عطا کرے گا۔(فضائل الاشھر الثلاثۃ(شیخ صدوق) ج ۲ص۸۱)

نویں دن کی دعا: اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ لِي فِيهِ نَصِيباًمِنْ رَحْمَتِكَ الْوَاسِعَةِوَاهْدِنِي فِيهِ لِبَرَاهِينِكَ السَّاطِعَةِوَخُذْبِنَاصِيَتِي إِلٰى مَرْضَاتِكَ الْجَامِعَةِ بِمَحَبَّتِكَ يَا أَمَلَ الْمُشْتَاقِينَ

ترجمہ: اے اللہ اس دن مجھے اپنی وسیع رحمت سے بہرہ مند فرمااوراپنی واضح نشانیوں کی طرف میری رہنمائی فرمااور میرے رُخ کو اپنی تمام رضایت کی طرف موڑدے اپنی محبت کے سبب اے مشتاق لوگوں کی آرزو۔

دعاکی شرح و تفسیر: اس دعا میں بھی اللہ تعالیٰ سے تین باتوں کو طلب کیاگیاہے: ا۔رحمتِ پروردگار کو ۲۔ہدایتِ الٰہی کو ۳۔اللہ کی رضایت کو۔

پہلا مطلب: رحمتِ الٰہی کے بارے میں ہے:

قرآن میں رحمتِ الٰہی کا سبب بننے والی چیزیں

ا۔ایمان: فَأَمَّاالَّذينَ آمَنُوابِاللَّهِ وَاعْتَصَمُوابِهِ فَسَيُدْخِلُهُمْ في رَحْمَةٍ مِنْهُ وَفَضْلٍ وَيَهْديهِمْ إِلَيْهِ صِراطاًمُسْتَقيماً)

ترجمہ: لہٰذا جو لوگ اللہ پر ایمان لائے اور اسی سے وابستہ رہے اُنہیں اللہ عنقریب اپنی رحمت اور بخشش میں داخل کرلے گااور اُنہیں سیدھی راہ کی ہدایت کردے گا۔ (سورہ نساء آیہ ۱۷۵)

۲۔نیکی: وَلَاتُفْسِدُوافِي الْأَرْضِ بَعْدَإِصْلَاحِهَاوَادْعُوهُ خَوْفاًوَطَمَعاًإِنَّ رَحْمَتَ اللَّهِ قَرِيبٌ مِنَ الْمُحْسِنِينَ)

ترجمہ: اور خبر دار زمین میں اصلاح کے بعد فساد برپا نہ کرنااور اللہ سے ڈرتے اور اُمّید رکھتے ہوئے پکارنا بیشک اللہ کی رحمت نیکوکاروں کے

نزدیک ہے۔(سورہ اعراف آیہ ۵۶)

۳۔صبر: وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍمِنَ الْخَوْفِ وَالْجُوعِ وَنَقْصٍ مِنَ الْأَمْوَالِ وَالْأَنْفُسِ وَالثَّمَرَاتِ وَبَشِّرِالصَّابِرِينَ)

ترجمہ: اور ہم ضرور تم لوگوں کوآزمائیں گے کچھ خوف اور بھوک اور مال و نفسوں اور پھلوں کی کمی کے ذریعہ اور تم بشارت دیدو صبر کرنے والوں کو۔(سورہ بقرہ آیہ ۱۵۵)

۴۔اللہ ورسول کی اطاعت :وَأَطِيعُواااللَّهَ وَالرَّسُولَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ)

ترجمہ: اور اللہ ورسول کی اطاعت کروتاکہ تم لوگوں پر رحم کیا جاسکے۔(سورہ آل عمران آیہ ۱۳۲)

۵۔استغفار: قَالَ يَاقَوْمِ لِمَ تَسْتَعْجِلُونَ بِالسَّيِّئَةِ قَبْلَ الْحَسَنَةِلَوْلَاتَسْتَغْفِرُونَ اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ)

ترجمہ: صالح نے کہا کہ اے میری قوم والوں تم لوگ نیکی سے پہلے برائی کی جلدی کیوں کرتے ہو کیوں تم لوگ اللہ سے طلبِ مغفرت نہیں کرتے ہو تاکہ تم لوگوں پر رحم کیا جائے۔ (سورہ نمل آیہ ۴۶)

۶۔نماز وزکات کی ادائیگی: وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ)

ترجمہ: اور نماز کو قائم کرو اور زکات ادا کرو اور رسول کی اطاعت کروتاکہ تم لوگوں پر رحم کیا جائے۔ (سورہ نور آیہ ۵۶)

۷۔قرآن کی پیروی: وَهٰذَا كِتَابٌ أَنْزَلْنَاهُ مُبَارَكٌ فَاتَّبِعُوهُ وَاتَّقُوا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ)

ترجمہ: اور یہ جو قرآن ہم نے نازل کیا یہ بڑی بابرکت کتاب ہے لہٰذا اس کی پیروی کرو اور پرہیز گاری اختیار کروتاکہ تم لوگوں پر رحم کیا جاسکے۔ (سورہ انعام آیہ ۱۵۵)

رحمتِ الٰہی روایات کی روشنی میں

١۔قال علی علیہ السلام:من طلب رضی اللہ بسخط الناس رد اللہ ذامہ من الناس حامدا۔

ترجمہ: حضرت علی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: جو اللہ کی رضایت حاصل کرنے میں لوگوں کی ناراضگی کا خیال نہیں کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ لوگوں کی طرف سے ہونے والی مذمت کو بھی تعریف میں تبدیل کر دیتا ہے (غرر الحکم ک ۳۴۱۵)

٢۔ قال الحسين بن علي عليه السلام:من طلب رضى الله بسخط الناس كفاه الله أمور الناس ومن طلب رضاالناس بسخط الله وكله الله إلى الناس)

ترجمہ: امام حسین علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: جو لوگوں کی ناراضگی کے باوجود اللہ کی رضایت کو طلب کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ لوگوں کے معاملات میں اس کے لئے کافی ہے اور جو اللہ کی ناراضگی میں لوگوں کی رضایت چاہتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے لوگوں ہی کے حوالے کر دیتا ہے (مشکاۃ الآثوار ص: ٢٧)

دوسرا مطلب: ہدایت کے بارے میں ہے:

قرآن میں ہدایت کی اقسام

قرآن میں مندرجہ ذیل چار طرح کی ہدایت کا ذکر ہے:

۱۔ہدایتِ تکوینی: جیساکہ زبان موسٰی میں قرآن کا ارشاد ہے: قَالَ رَبُّنَاالَّذِي أَعْطٰى كُلَّ شَيْءٍ خَلْقَهُ ثُمَّ هَدٰى(۵۰)

ترجمہ: موسیٰ نے کہاکہ ہمارارب وہ ہے جس نے ہر چیز کو خلق کیا پھر اس کی رہنمائی کی۔(سورہ طہ آیہ ۵۰)

۲۔ہدایتِ تشریعی: جوکہ انبیاء واوصیاء وآسمانی کتابوں اور علماء کے ذریعہ ہوتی ہے جس کے بارے میں قرآن میں ارشاد ہوا: وَجَعَلْنَاهُمْ أَئِمَّةً يَهْدُونَ بِأَمْرِنَاوَأَوْحَيْنَاإِلَيْهِمْ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ وَإِقَامَ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءَالزَّكَاةِوَكَانُوالَنَاعَابِدِينَ)

ترجمہ: اور ہم نے انبیاء کو پیشوا قرار دیا جو ہمارے حکم سے ہدایت کرتے ہیں اور ہم نے اُن کی طرف نیک کاموں کی وحی کی نماز قائم کرنے اور زکات ادا کرنے کی اور وہ انبیاء صرف ہماری عبادت کرنے والے تھے۔(سورہ انبیاء آیہ ۷۳)

۳۔ہدایت فطری: جس کے بارے میں ارشادہوا: إِنَّاهَدَيْنَاهُ السَّبِيلَ إِمَّاشَاكِراًوَإِمَّاكَفُوراً)

ترجمہ: بیشک ہم نے انسان کی سیدھی راہ کی طرف ہدایت بھی کی اب چاہے وہ اس پر شکر ادا کرے یا انکار کر بیٹھے۔ (سورہ دہر آیہ ۳)

۴۔**ہدایت قلبی**: جس کی مثالیں صبر وشکرورضاوتسلیم،اور"اناللہ وانااليہ راجعون کا کہنا ہے۔

ہدایت قلبی کے بارے میں قرآن میں ارشاد ہوا: مَاأَصَابَ مِنْ مُصيبَةٍ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ وَمَنْ يُؤْمِنْ بِاللَّهِ يَهْدِقَلْبَهُ وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍعَليمٌ)

ترجمہ: کوئی مصیبت نازل نہیں ہوتی ہے مگر اللہ کے اذن سے اور جو اللہ پر ایمان رکھتا ہے تو اللہ اُس کے قلب کو ہدایت بخشتا ہے اور اللہ ہر چیز سے آگاہ ہے۔ (سورہ تغابن آیہ ۱۱)

روایت میں ہدایت

قَالَ النَبِي صلى الله عليه وآله:إِذَاحَدَثَ فِي النَاسِ تِسعَةُأَشيَاءكانَت مَعَهَا تِسعَةَأَشيَاءَإِذَكَثُرَالرِبَاكَثُرَموتُ الفَجاَةِوَإِذَاطَفَفُواالمِكيَالَ أخَذَهُم اللهُ تَعَالى بِالسِنِينَ وَالنَقصِ وَإِذَامَنَعُواالزَكاةَمَنَعَتهُمُ الأَرضُ بَرَكاتَهَاوَإِذَاارتَكِبُوا المَحَارِمَ طَرقَتُهُمُ الآفَاتُ وَإِذَاجَارُوافِي الحُكمِ شَمَلَهُمُ اللهُ تَعَالى بِالظُلمِ وَالعُدوَانِ وَإِذَانَقَضُواالعَهدَسَلطَ عَلَيهِم عَدُوَهُم وَإِذَاقَطَعُواالأَرحَامَ جَعَلَتِ الأَموَالَ بِأَيدِي

الأَشرَارِوَإِذَالَم يَأمُرُوابِالمَعرُوفِ اِضطَرَبَ عَلَيهِم أُمُورُهُم وَإِذَالَم يَنهَواعَنِ المُنكَرِمَلَكَتهُم أَشرَارُهم فَحِينَئِذيَدعُوخِيَارَهُم فَلَايُستَجَابُ لَهُم

ترجمہ: نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: جب لوگوں میں یہ نو چیزیں وجود میں آجائیں گی تو اُن سے نودیگر چیزیں وجود میں آجائیں گی: ا۔جب سود کھانا زیادہ ہوجائے گا تو ناگہانی موتیں بھی واقع ہونا زیادہ ہوجائیں گی ۲۔جب ناپ تول میں کمی آجائے گی تومال میں کمی اور سختیاں بھی زیادہ ہوجائیں گی ۳۔جب لوگ زکات دینا چھوڑ دیں گے تو زمین بھی اپنی برکتیں نازل کرنا چھوڑ دے گی ۴۔جب لوگ حرام کام انجام دینا شروع کردیں گے توآفات وبلائیں نازل ہوا کریں گی ۵۔جب لوگ قضاوت میں ظلم وجور کریں گے تواللہ اُنہیں ظالموں کے سپرد کردے گا ۶۔جب لوگ عہدوں کوتوڑنا شروع کردیں گے تو اللہ ان پراُن کے دشمنوں کو مسلط کردے گا ۷۔جب لوگ قطع رحمی کرنا شروع کردیں گے تو اللہ اُن کے اموال کوبدترین افراد کے سپرد کردے گا ۸۔جب لوگ نیکی کا امر کرنا چھوڑ دیں گے تو اُن کے امور ان پر سخت ہوجائیں گے ۹۔جب لوگ برائی سے رُکناوروکناچھوڑ دیں گے توبدترین افراد ان پر مسلط ہوجائیں گے ایسی صورت میں نیک لوگ جو بھی دعا کریں گے تواُن کی دعا قبول نہیں کی جائے گی۔(معدن الجواہر ص: ۶۷)

تیسرا مطلب: رضایتِ الٰہی کے بارے میں ہے:

قرآن میں رضایتِ اِلٰہی کے اسباب

۱۔ یادِ الٰہی: یعنی جس طرح سے اللہ نے ہمیں تعلیم دی ہے اسی طرح سے ہم اُسے یاد کریں جیساکہ ارشاد ہوا: وَاذْكُرُوهُ كَمَاهَدَاكُمْ وَإِنْ كُنْتُمْ مِنْ قَبْلِهِ لَمِنَ الضَّالِّينَ(۱۹۸)

ترجمہ: اللہ کو یاد کرواُسی طرح سے جس طرح اللہ نے تمہیں ہدایت دی ہے اگرچہ اس سے پہلے تم لوگ گمراہ لوگوں میں سے تھے (سورہ بقرہ آیہ ۱۹۸)

۲۔ صبر: رضایتِ الٰہی حاصل کرنے کاایک مصداق اللہ کی راہ میں آنے والی سختیوں پر صبر کرنا ہے جیساکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: يَاأَيُّهَاالَّذِينَ آمَنُوااسْتَعِينُوابِالصَّبْرِوَالصَّلَاةِإِنَّ اللَّهَ مَعَ الصَّابِرِينَ(۱۵۳)

ترجمہ: اے صاحبانِ ایمان تم لوگ صبر اور نماز کے ذریعہ مدد طلب کرو بیشک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔ (سورہ بقرہ آیہ ۱۵۳)

۳۔ خضوع وخشوع، اقامہ نماز وانفاق: جیساکہ اس بارے میں ارشاد ہوا: اَلَّذِينَ إِذَاذُكِرَاللَّهُ وَجِلَتْ قُلُوبُهُمْ وَالصَّابِرِينَ عَلٰى مَاأَصَابَهُمْ وَالْمُقِيمِي الصَّلَاةِوَمِمَّارَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُونَ (۳۵)

ترجمہ: جن کے سامنے جب اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے تو اُن کے قلوب لرز جاتے ہیں اور وہ اپنے اوپر آنے والی مصیبتوں پر صبر کرنے اور نماز قائم کرنے اور ہمارے دیئے ہوئے رزق میں سے انفاق کرنے والے ہیں۔ (سورہ حج آیہ ۳۵)

تقرب الٰہی حاصل کرنے کا اہم ترین عامل: عمل صالح ہے جیسا کہ ارشاد ہوا:

۱۔وَمَاأَمْوَالُكُمْ وَلَاأَوْلَادُكُمْ بِالَّتِي تُقَرِّبُكُمْ عِنْدَنَازُلْفَى إِلَّامَنْ آمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًافَأُولٰئِكَ لَهُمْ جَزَاءُالضِّعْفِ بِمَاعَمِلُواوَهُمْ فِي الْغُرُفَاتِ آمِنُونَ(۳۷)

ترجمہ: اور تمہارے مال و اولاد ہماری بارگاہ میں تمہارے تقرب کا ذریعہ نہیں ہیں سوائے ان افراد کے جو ایمان لائے اور نیک اعمال انجام دیئے لہٰذا ایسے لوگوں کے لئے ان کے اعمال کا دہرا بدلہ دیا جائے گا اور وہ بہشتی کمروں میں اطمینان سے رہیں گے۔ (سورہ سبا)

۲۔ياأَيُّهَاالَّذينَ آمَنُواإِنَّ مِنْ أَزْواجِكُمْ وَأَوْلادِكُمْ عَدُوًّا لَكُمْ فَاحْذَرُوهُمْ وَإِنْ تَعْفُواوَتَصْفَحُواوَتَغْفِرُوا فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌرَحيمٌ(١٤)اے صاحبانِ ایمان بیشک تمہاری ازواج واولاد میں سے بعض تمہاری دشمن ہیں لہٰذا اُن سے بچو اور اگر تم نے (اُنکی خطا سے) در گزر کیا اور بخش دیا اور پوشیدار کھا تو بیشک اللہ بخشنے والا و مہربان ہے۔إِنَّمَاأَمْوالُكُمْ وَأَوْلادُكُمْ فِتْنَةٌ وَاللَّهُ عِنْدَهُ أَجْرٌعَظيمٌ (۱۵) بیشک تم لوگوں کا مال و اولاد امتحان کا ذریعہ ہیں اور اللہ کے پاس بہت بڑا اجر ہے۔ (سورہ تغابن آیہ ۱۴و۱۵)

روایات میں اللہ کی رضایت حاصل کرنے کے اسباب

۱۔اہل گناہ افراد سے دوری:"قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ:تقرّبواالی اللہ ببغض اھل المعاصی والقوھم بوجوہٍ مکفرۃوالتمسوارضااللہ بسخطھم وتقرّبوا الی اللہ بالتباعد منھم"

ترجمہ: نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: اہل معصیت افراد سے دوری کے ذریعہ اللہ کی قربت حاصل کرو اور اُن سے ناراض چہروں کے ساتھ ملاقات کرو اور اللہ کی خوشنودی کو اُنکی ناراضگی میں تلاش کرو اور اُن سے دوری کے ذریعہ اللہ کی نزدیکی حاصل کرو۔(نہج الفصاحہ ص۳۹۰ح۱۱۷۵)

۲۔والد کی رضایت:"قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ:رضا الربّ فی رضاالوالد وسخط الربّ فی سخط الوالد"

ترجمہ: نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: پروردگار کی خوشنودی والد کی خوشنودی میں ہے اور پروردگار کی ناراضگی والد کی ناراضگی میں ہے۔(نہج الفصاحہ ص۵۰۲ح۱۶۶۴)

۳۔والدین کی رضایت:"قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ:رضاالربّ فی رضی الوالدین وسخطہ فی سخطھما"(نہج الفصاحہ ص۵۰۳ح۱۶۶۵)

ترجمہ: نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: اللہ کی خوشنودی والدین کی خوشنودی میں ہے اور اللہ کی ناراضگی والدین کی ناراضگی میں ہے۔

ماہ رمضان کا دسواں دن

دسویں شب کی مخصوص نماز: ۲۰ رکعت نماز ہے دو دو رکعت کرکے جس کی ہر رکعت میں حمد کے بعد ۳۰ مرتبہ سورہ توحید پڑھنا ہے۔

دسویں روزہ کا ثواب:"قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ:اعطاکم اللہ عزّوجلّ یوم العاشرقضاءسبعین الف حاجةواستغفرلکم الشمس والقمروالنّجوم والدواب والطیروالسباع وکلّ حجرومدروکلّ رط ویابس والحیتان فی البحار والاوراق علی الاشجار"

ترجمہ: نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ دسویں روزہ کے عوض ستر ہزار حاجتیں پوری کرتا ہے اور چاند وسورج اور ستارے وحیوانات اور پرندے ودرندے اور جمادات ونباتات اور ہر خشک وتر تمام چیزیں یہاں تک کہ دریا کہ مچھلیاں اور درختوں کے پتے تلک تم لوگوں کے لئے طلب مغفرت کرتے ہیں۔ (فضائل الاشہر الثلاثۃ(شیخ صدوق)ج ۲ص۸۱)

دسویں دن کی دعا:اَللَّهُمَّ اجْعَلْنِي فِيهِ مِنَ الْمُتَوَكِّلِينَ عَلَيْكَ وَ اجْعَلْنِي فِيهِ مِنَ الْفَائِزِينَ لَدَيْكَ وَ اجْعَلْنِي فِيهِ مِنَ الْمُقَرَّبِينَ إِلَيْكَ بِإِحْسَانِكَ يَا غَايَةَ الطَّالِبِينَ

ترجمہ:اے اللہ آج کے دن کی برکت سے مجھے توکل کرنے والوں میں سے قرار دے اور اپنی بارگاہ کے کامیاب افراد میں سے قرار دے اور اپنے مقربین میں سے قرار دے اپنے احسان کے سبب اے طلب کرنے والوں کی پناگاہ۔

دعا کی شرح تفسیر:اس دعامیں بھی اللہ تعالیٰ سے تین باتیں طلب کی گئی ہیں۱۔توکل ۲۔سعادت ۳۔تقربِ الٰہی

پہلا مطلب: توکل کے بارے میں ہے:

توکّل کسے کہتے ہیں

۱۔"قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ:العلم بانّ المخلوق لایضرّولاینفع ولایعطی ولایمنع واستعمال الیاس من الخلق فاذاکان العبدکذالک لم یعمل لاحدسوی اللہ فھذاھوالتوکّل"

ترجمہ: نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: جب کسی نے آنحضرت سے توکل کی تعریف پوچھی تو آپ نے فرمایا: یعنی یہ جاننا کہ مخلوق نہ کوئی نقصان پہنچا سکتی ہے اور نہ کوئی فائدہ پہنچا سکتی ہے اور نہ کچھ دے سکتی ہے اور نہ کچھ لے سکتی ہے یعنی مخلوق سے دست بردار ہو جانا لہٰذا جب بندہ ایسا ہو جائے گا تو صرف اللہ ہی کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے کام کرے گا اور اللہ کے غیروں سے اُمید نہیں رکھے گا یہ ہے توکل کی حقیقت۔ (بحار ج ۵ ص ۱۴۱)

۲۔ جب کسی نے امام رضا علیہ السلام سے سوال کیا: ماحد التوکل؟ قالؑ: اَن لا تخاف مع اللہ احداً) کہ توکل کی حد کیا ہے تو آپؑ نے ارشاد فرمایا: یہ کہ اللہ پر بھروسہ کرتے ہوئے کسی نہ ڈرو۔ (سفینۃ البحار ج ۲ ص ۶۸۲)

قرآن میں توکل کی اہمیت

۱۔ علامت اسلام ہے: (وَقالَ مُوسی یاقَوْمِ إِنْ کُنْتُمْ آمَنْتُمْ بِاللَّهِ فَعَلَیْهِ تَوَکَّلُوا إِنْ کُنْتُمْ مُسْلِمِینَ)

ترجمہ: اور موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا کہ اے میری قوم اگر تم لوگ اللہ پر ایمان رکھتے ہو تو اللہ ہی پر بھروسہ کرو اگر تم مسلمان ہو۔ (سورہ یونس آیہ ۸۴)

۲۔ علامتِ ایمان ہے: (وَعَلَی اللَّهِ فَتَوَکَّلُوا إِنْ کُنْتُمْ مُؤْمِنِینَ)

ترجمہ: اور اللہ ہی پر بھروسہ کرو اگر تم لوگ مومن ہو۔ (سورہ مائدہ آیہ ۲۳)

۳۔ اللہ تمام امور میں کافی رہتا ہے: (وَ مَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَهُوَ حَسْبُهُ)

ترجمہ: جو بھی اللہ پر بھروسہ کرتا ہے تو اللہ اسکے تمام امور کے لئے کافی رہتا ہے۔ (سورہ طلاق آیہ ۳)

توکل کے اثرات

۱۔ تقویٰ حاصل ہونا: قال رسول الله ص من أحب أن يكون أتقى الناس فليتوكل على الله

ترجمہ: نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: جو یہ چاہتا ہے کہ لوگوں میں متقی ترین فرد قرار پائے اُسے چاہیئے کہ اللہ پر توکل کرے۔ (روضۃ الواعظین ج: ۲ ص: ۴۲۶)

۲۔ عزت واحترام کا پانا: قال رسول الله ص: من أحب أن يكون أكرم الناس فليتق الله عز و جل

ترجمہ: نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: جو یہ چاہتا ہے کہ لوگوں میں احترام پائے اُسے چاہیئے کہ اللہ سے ڈرے۔ (معانی الأخبار ص: ۱۹۵)

دوسرا مطلب: سعادت کے بارے میں ہے:

قرآن میں تذکرہ سعادت

يَوْمَ يَأْتِ لاتَكَلَّمُ نَفْسٌ إِلاَّ بِإِذْنِهِ فَمِنْهُمْ شَقِيٌّ وَسَعِيدٌ (۱۰۵)

ترجمہ: جس دن عذاب آ جائے گا تو کوئی بھی بغیر اذنِ الٰہی کے کسی سے بات نہیں کرسکے گا اس دن کچھ لوگ شقی اور کچھ سعادتمند قرار پائیں گے۔

فَأَمَّاالَّذِينَ شَقُوافَفِي النَّارِلَهُمْ فِيهازَفِيرٌوَشَهِيقٌ(۱۰۶)

ترجمہ: پھر جو لوگ شقی ہوگئے انہیں جہنّم میں ڈالا جائے گا جہاں صرف چیخ پکار و گریہ ہوگا۔

خالِدِينَ فِيهامَادَامَتِ السَّماواتُ وَالْأَرْضُ إِلاَّمَاشَاءَ رَبُّكَ إِنَّ رَبَّكَ فَعَّالٌ لِمَايُرِيدُ(۱۰۷)

ترجمہ: وہ وہیں رہیں گے جب تک زمین و آسمان ہے مگر تمہارا پروردگار جو چاہے بیشک تمہارا پروردگار جو چاہے کرسکتا ہے۔

وَأَمَّاالَّذِينَ سُعِدُوافَفِي الْجَنَّةِ خالِدِينَ فِيهامَادامَتِ السَّماواتُ وَالْأَرْضُ إِلاَّ مَاشَاءَ رَبُّكَ عَطاءً غَيْرَ مَجْذُوذٍ(۱۰۸)

ترجمہ: اور جو لوگ سعادتمند ہوں گے وہ جنت میں رہنے والے ہیں جب تک آسمان و زمین قائم ہیں مگر یہ کہ تمہارا پروردگار جو چاہے جس کی عطا ختم ہونے والی نہیں ہے۔ (سورہ ہود آیہ ۵تا۹)

روایات میں تذکرہ سعادت

١۔قال علی علیہ السلام:السعادۃمافضت الی الفوز)

ترجمہ: حضرت علی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: سعادت (یعنی خوش بختی) یہ ہے کہ انسان کامیابی سے ہمکنار ہو۔ (غرر الحکم ک ۱۱۲۲)

٢۔قال الصادق علیہ السلام:السعادۃسبب خیرتمسک بہ السعید فیجرہ الی النجاۃوالشقاوۃ سبب خذلان تمسک بہ الشقی فجرہ الی الھلکۃ وکل بعلم اللہ تعالٰی)

ترجمہ: حضرت صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: سعادت ہر اس کام کو کہتے ہیں جس کے ذریعہ انسان سعادت مند ہو کر نجات حاصل کرسکے اور شقاوت ہر اس کام کو کہتے ہیں جس کے ذریعہ انسان بدنام ہو کر ہلاک ہوجائے اور یہ سب باتیں اللہ کے علم میں ہیں۔ (بحار ج١٠ص ١٨٤ح ٥)

٣۔ قال علی علیہ السلام:عُصِمَ السُعداءُ بالایمان وخُذِلَ الاشقیاءُ بالعصیان من بعد اِتجاہ الحُجۃ علیھم بالبیان اذ وضع لھم منارُ الحق وسبیلُ الھدیٰ)

ترجمہ: حضرت علی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: سعادت مند لوگ وہ ہیں جو اپنے ایمان کے سبب (عذاب سے) محفوظ رہیں اور شقی لوگ وہ ہیں جو گناہوں کے سبب ذلیل ورُسوا ہوئے سب پر حُجت الٰہی تمام ہو چکی ہے بیان کے ذریعہ کیوں کہ لوگوں کے لئے حق کا ستون قرار دیدیا گیا ہے اور ہدایت کی راہ ہموار ہو چکی ہے۔ (بحار ج۱۰ص ۱۸۴ح ۵)

تیسرا مطلب: تقربِ الٰہی کے بارے میں ہے:

تقرب قرآن کی روشنی میں

۱۔ثُمَّ أَوْرَثْنَاالْكِتَابَ الَّذِينَ اصْطَفَيْنَامِنْ عِبَادِنَافَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِنَفْسِهِ وَمِنْهُمْ مُقْتَصِدٌوَمِنْهُمْ سَابِقٌ بِالْخَيْرَاتِ بِإِذْنِ اللَّهِ ذٰلِكَ هُوَالْفَضْلُ الْكَبِيرُ(۳۲)

ترجمہ: پھر ہم نے اس کتاب کا وارث ان افراد کو قرار دیا جنہیں اپنے بندوں میں سے چن لیا لیکن ان میں سے بعض اپنے نفس پر ظلم کرنے والے ہیں اور بعض معتدِل ہیں اور بعض اللہ کے اذن سے نیکیوں کی طرف سبقت کرنے والے ہیں یہ اللہ کا بہت بڑا فضل ہے۔ (سورہ فاطر آیہ ۳۲)

۲۔وَالسَّابِقُونَ السَّابِقُونَ(۱۰) اور سبقت لینے والوں کا کیا کہنا وہ سبقت ہی لینے والے تھے۔ (سورہ واقعہ)

أُولٰئِكَ الْمُقَرَّبُونَ(۱۱) ایسے ہی لوگ اللہ کے مقرّب ہوتے ہیں۔ (سورہ واقعہ)

في جَنَّاتِ النَّعِيمِ(۱۲) جو نعمات کے باغات میں ہوں گے۔ (سورہ واقعہ)

۳۔فَأَمَّاإِنْ كانَ مِنَ الْمُقَرَّبينَ(۸۸) اور اگر مرنے والا خدا کے مقرّب بندوں میں سے ہوگا۔(سورہ واقعہ)

فَرَوْحٌ وَرَيْحانٌ وَجَنَّةُ نَعيمٍ(۸۹) تو اس کے لئے آرام اور سکون اور نعمتوں کے باغات ہوں گے۔(سورہ واقعہ)

تقرب روایات کی روشنی میں

۱۔ قال الصادق علیہ السلام:فی تفسیرقولہ تعالیٰ:ثم اورثناالکتاب:الظالم یحوم حوم نفسہ والمقتصد یحوم حوم قلبہ والسابق یحوم حوم ربہ عزوجل)

ترجمہ: حضرت صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: مذکورہ آیت کی تفسیر میں کہ ستمگر وہ ہے جو اپنی خواہشات کے گرد چکر لگاتا ہے اور معتدل وہ ہے جو اپنے دل کے گرد چکر لگاتا ہے اور سبقت لینے والا وہ ہے جو اپنے پروردگار کے حکم کے گرد چکر لگاتا ہے۔(معانی الاخبار ص ۱۰۴ح۱)

۲۔ قال رسول اللہ ص:فی تفسیرقولہ تعالیٰ:ثم اورثناالکتاب:اماالسابق فیدخل الجنۃ بغیر حساب واماالمُقتصد فیُحاسب حساباًیسیراً واماالظالم لنفسہ فیُحبس فی المقام ثم یدخل الجنۃ فھم الذین قالوا(الحمد للہ الذی اذھب عناالحزن)

ترجمہ: نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: مذکورہ آیت کی تفسیر میں کہ سبقت لینے والا وہ ہے جو بغیر حساب کے بہشت میں داخل کیا جائے گا اور معتدل وہ ہے جس کا حساب وکتاب ہوگا اور ستمگر وہ ہے جو صحراء محشر میں روک دیا جائے گا پھر بہشت میں داخل کیا جائے

گا یہی وہ گروہ ہوگا جو روزِ قیامت کہئے گا کہ تمام حمد وثنا اس اللہ کی جس نے ہم سے غم وحُزن کو دور کیا۔ (مجمع البیان ج۸ ص۶۳۸)

۳۔ قال الباقرعلیہ السلام:فی تفسیرقولہ تعالیٰ:السابق بالخیرات الامام والمقتصد العارف للامام والظالم لنفسہ الذی لایعرف الامام)

ترجمہ: حضرت باقر علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: نیکی میں سبقت لینے والوں سے مراد امام ہے اور معتدل افراد سے مراد امام کی معرفت رکھنے والا ہے اور اپنے نفس پر ظلم کرنے والے سے مراد وہ ہے جو امام کی معرفت نہیں رکھتا ہے۔ (اصول کافی ج۱ ص۲۱۴ح۱)

ماہ رمضان کا گیارواں دن

گیارہویں شب کی مخصوص نماز: ۲ رکعت جس کی ہر رکعت میں حمد کے بعد ۲۵ مرتبہ سورہ کوثر پڑھنا ہے۔

گیارہویں روزہ کا ثواب:"قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ:کتب اللہ عزّوجلّ لکم یوم احدٍعشرثواب اربع حجاب وعمراتٍ کلّ حجّۃ مع نبیٍّ من الانبیاءوکلّ عمرۃٍ مع صدیقٍ شھیدٍ"

ترجمہ: نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ گیارہویں روزہ کے عوض تم لوگوں کے لئے چار حج وچار عمرہ کا ثواب لکھ دیتا ہے وہ حج وعمرہ جو انبیاء وصدیقین وشہداء کے ہمراہ انجام دیئے گئے ہوں۔ (فضائل الاشہر الثلاثۃ (شیخ صدوق) ج۲ ص۸۱)

گیارہویں دن کی دعا:اَللّٰهُمَّ حَبِّبْ إِلَيَّ فِيهِ الْإِحْسَانَ وَكَرِّهْ إِلَيَّ فِيهِ الْفُسُوقَ وَالْعِصْيَانَ وَحَرِّمْ عَلَيَّ فِيهِ السَّخَطَ وَالنِّيرَانَ بِعَوْنِكَ يَاغِيَاثَ الْمُسْتَغِيثِينَ

ترجمہ: اے اللہ اس دن میری نگاہ میں نیکیوں کو محبوب قرار دے اور نافرمانی ومعصیت کو ناپسند قرار دے اور آج کے دن مجھ پر اپنے غضب اور جہنم کو حرام قرادے اے بے پناہ لوگوں کی پناگاہ۔

دعا کی شرح و تفسیر: اس دعا میں بھی تین چیزوں کو اللہ تبارک وتعالیٰ سے طلب کیا گیا ہے ا۔ نیکی کی محبوبیت ۲۔ نافرمانی ومعصیت کی ناپسندی ۳۔ غضبِ الٰہی وجہنم سے دوری کو طلب کیا گیا ہے۔

پہلا مطلب: نیکی اور اس کے اوصاف کے بارے میں:

قرآن میں نیکوکاروں کے اوصاف

ا۔**اوامرِ الٰہی میں نیکی**: إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُبِالْعَدْلِ وَالْإِحْسانِ وَإِيتاءِ ذِي الْقُرْبى وَيَنْهى عَنِ الْفَحْشاءِ وَالْمُنْكَرِوَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ(۹۰)

ترجمہ: بیشک اللہ عدالت، نیکی اور قرابت داروں کے حقوق کی ادائیگی کا حکم دیتا ہے اور بدکاری ،ناشائستہ حرکات اور ظلم سے منع کرتا ہے تاکہ تم لوگ نصیحت حاصل کرسکو۔(سورہ نحل آیہ ۹۰)

٢۔اللہ کی بتائی ہوئی روش کے مطابق نیکی کرنا: وَابْتَغِ فِيمَاآتَاكَ اللَّهُ الدَّارَالْآخِرَةَ وَلاتَنْسَ نَصِيبَكَ مِنَ الدُّنْيَاوَأَحْسِنْ كَمَا أَحْسَنَ اللَّهُ إِلَيْكَ وَلاتَبْغِ الْفَسَادَفِي الْأَرْضِ إِنَّ اللَّهَ لايُحِبُّ الْمُفْسِدِينَ (٧٧)

ترجمہ: اور جو کچھ اللہ نے دیا ہے اس سے آخرت کے گھر کا انتظام کرو اور دنیا میں اپنا حصّہ نہ بھلاؤاور نیکی کرو جس طرح اللہ نے تمہارے ساتھ نیکی کی ہے اور زمین میں فساد پھیلانے کی کوشش نہ کرو بیشک اللہ فساد پھیلانے والوں کو دوست نہیں رکھتا ہے۔ (سورہ قصص آیہ ۷۷)

٣۔قوم والوں اورشتہ داروں اور دوسروں کے ساتھ نیکی: وَاعْبُدُواااللَّهَ وَلاتُشْرِكُوابِهِ شَيْئاً وَبِالْوالِدَيْنِ إِحْسَاناًوَبِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتامٰى وَالْمَسَاكِينِ وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبٰى وَ الْجَارِالْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْبِ وَابْنِ السَّبِيلِ وَمَامَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ إِنَّ اللَّهَ لَايُحِبُّ مَنْ كانَ مُخْتَالًافَخُوراً(٣٦)

ترجمہ: اور اللہ کی عبادت کرو اور کسی کو اس کا شریک قرارنہ دو اور والدین کے ساتھ نیک سلوک کرو اور رشتہ داروں اور یتیموں ، مسکینوں ، رشتہ دار پڑوسی، اجنبی پڑوسی ، پہلو نشین افراد، غربت زدہ مسافر، غلام و کنیز سب کے ساتھ نیک رفتار رکھو بیشک اللہ مغرور و متکبّر لوگوں کو دوست نہیں رکھتا ہے۔ (سورہ نساء آیہ ٣٦)

نیکی کے فوائد ونتائج

ا۔ توفیقاتِ پروردگار کا حاصل ہونا:

ا۔ وَالَّذِينَ جَاهَدُوافِينَالَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَاوَإِنَّ اللَّهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِينَ(٦٩)

ترجمہ: اور جن لوگوں نے ہماری راہ میں جہاد کیا ہم اُنہیں اپنے راستوں کی ہدایت کردیں گے اور بیشک اللہ نیکوکاروں کے ساتھ ہے۔ (سورہ عنکبوت آیہ ٦٩)

٢۔وَلَمَّابَلَغَ أَشُدَّهُ آتَيْنَاهُ حُكْماًوَعِلْماًوَكَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ(٢٢)

ترجمہ: اور جب یوسف اپنی جوانی کو پہنچے تو ہم نے اُنہیں نبوّت اور شریعت عطا کیں اور اسی طرح ہم نیکی کرنے والوں کو جزادیا کرتے ہیں۔ (سورہ یوسف آیہ ٢٢)

٣۔ وَلَاتُفْسِدُوافِي الْأَرْضِ بَعْدَإِصْلَاحِهَاوَادْعُوهُ خَوْفاًوَطَمَعاًإِنَّ رَحْمَتَ اللَّهِ قَرِيبٌ مِنَ الْمُحْسِنِينَ(٥٦)

ترجمہ: اور خبردار زمین میں اصلاح کے بعد فساد برپا نہ کرنا اور اللہ سے ڈرتے اور اُمّید رکھتے ہوئے پکارنا بیشک اللہ کی رحمت نیکوکاروں کے نزدیک ہے۔ (سورہ اعراف آیہ ٥٦)

نیکیوں سے دور ہونے کے اسباب

۱۔اوامرِالٰہی کی نافرمانی: وَإِذْقُلْنَالِلْمَلَائِكَةِاسْجُدُوالِآدَمَ فَسَجَدُوإِلَّا إِبْلِيسَ كَانَ مِنَ الْجِنِّ فَفَسَقَ عَنْ أَمْرِرَبِّهِ أَفَتَتَّخِذُونَهُ وَذُرِّيَّتَهُ أَوْلِيَاءَمِنْ دُونِي وَهُمْ لَكُمْ عَدُوٌّ بِئْسَ لِلظَّالِمِينَ بَدَلاً(۵۰)

ترجمہ: اور جب ہم نے ملائکہ سے کہا کہ آدم کو سجدہ کرو تو سوائے ابلیس کے سب نے سجدہ کرلیا وہ جنّات میں سے تھا پھر اس نے اپنے پروردگار کے حکم کی نافرمانی کی لہٰذا اے لوگوں کیا تم مجھے چھوڑ کر شیطان اور اس کی اولاد کو اپنا سرپرست بنارہے ہو جبکہ وہ تم سب کا دشمن ہے ظالموں کے لئے بدترین بدلہ ہے۔ (سورہ کہف آیہ ۵۰)

۲۔ مشتبہ غذاؤں کا استعمال: وَلَاتَأْكُلُوامِمَّالَمْ يُذْكَرِاسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَإِنَّهُ لَفِسْقٌ وَإِنَّ الشَّيَاطِينَ لَيُوحُونَ إِلٰىأَوْلِيَائِهِمْ لِيُجَادِلُوكُمْ وَإِنْ أَطَعْتُمُوهُمْ إِنَّكُمْ لَمُشْرِكُونَ(۱۲۱)

ترجمہ: اور اُسے نہ کھاؤ جس پر اللہ کا نام نہ لیا گیا ہو کیوں کہ یہ کام گناہ ہے اور بیشک شیاطین تو اپنے دوستوں کی طرف اشارے کرتے رہتے ہیں تاکہ وہ تم لوگوں سے جھگڑا کریں اور اگر تم لوگوں نے ان کی اطاعت کی تو بیشک تم لوگ بھی مشرک ہو جاؤگے۔ (سورہ انعام آیہ ۱۲۱)

۳۔اللہ کی نعمتوں کی فراموشی: وَإِذاأَرَدْناأَنْ نُهْلِكَ قَرْيَةًأَمَرْنامُتْرَفِيهَافَفَسَقُوافِيهَا فَحَقَّ عَلَيْهَاالْقَوْلُ فَدَمَّرْنَاهَاتَدْمِيراً(۱۶)

ترجمہ: اور ہم نے جب بھی کسی آبادی کو ہلاک کرنا چاہا تو اس کے ثروت مندوں کو اپنا حکم کیا پھر انھوں نے نافرمانی کی تو ہمارے عذاب والی بات ان پر پوری ہو گئی اور ہم نے اُنہیں مکمل طور پر ہلاک کر دیا۔ (اسراء آیہ ١٦)

دوسرا مطلب: فسق ومعصیت کے بارے میں ہے:

فسق ومعصیت قرآن کی روشنی میں

١۔كُنْتُمْ خَيْرَأُمَّةٍأُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَلَوْآمَنَ أَهْلُ الْكِتَابِ لَكَانَ خَيْرًالَهُمْ مِنْهُمُ الْمُؤْمِنُونَ وَأَكْثَرُهُمُ الْفَاسِقُونَ(١١٠)

ترجمہ: تم لوگ بہترین اُمّت ہو جسے لوگوں کے لئے منظرِ عام پر لایا گیا ہے تم لوگوں کو نیکیوں کا حکم دیتے ہو اور برائیوں سے روکتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو اور اگر اہل کتاب بھی ایمان لے آتے تو یہ ان کے حق میں زیادہ بہتر ہوتا لیکن ان میں صرف چند مومن ہیں اور اکثر فاسق ہیں ۔(آل عمران آیہ ١١٠)

٢۔وَالَّذِينَ يَرْمُونَ الْمُحْصَنَاتِ ثُمَّ لَمْ يَأْتُوابِأَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ فَاجْلِدُوهُمْ ثَمَانِينَ جَلْدَةً وَلاتَقْبَلُوالَهُمْ شَهَادَةً أَبَداًوَأُولئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ(٤)

ترجمہ: اور جو لوگ پاکدامن عورتوں پر زنا کی تہمت لگاتے اور چار گواہ پیش نہیں کرتے ہیں اُنہیں اَسّی کوڑے لگاؤ اور ہر گز ان لوگوں کی گواہی قبول نہ کرنا اور یہی لوگ فاسق ہیں۔ (نور آیہ ٤)

٣۔الْمُنافِقُونَ وَالْمُنافِقاتُ بَعْضُهُمْ مِنْ بَعْضٍ يَأْمُرُونَ بِالْمُنْكَرِوَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمَعْرُوفِ وَيَقْبِضُونَ أَيْدِيَهُمْ نَسُواالله فَنَسِيَهُمْ إِنَّ الْمُنافِقِينَ هُمُ الْفاسِقُونَ (٦٧)

ترجمہ: منافق مرد اور عورتیں آپس میں ایک دوسرے کے ساتھی ہیں سب برائیوں کا حکم دیتے اور نیکیوں سے روکتے ہیں اور اپنے ہاتھوں کو اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے روکے رکھتے ہیں انھوں نے اللہ کو بھلادیا تواللہ نے بھی اُنہیں نظرانداز کردیا بیشک منافقین ہی اصل میں فاسق لوگ ہیں۔(سورہ توبہ آیہ ٦٧)

فسق ومعصیت روایات کی روشنی میں

١۔قال الصادق علیہ السلام:ومعنی الفسق:فکل معصیۃ من المعاصی الکبائرفعلھافاعل اودخل فیھاداخل بجھۃ الذۃوالشھوۃوالشوق الغالب فھوفسق وفاعلہ فاسق خارج من الایمان بجھۃ الفسق فان دام فی ذالک حتیٰ یدخل فی حدالتھاون والاستخفاف فقدوجب اَن یکون بتھاونہ واستخفافہ کافراً)

ترجمہ: امام صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: فسق کے معنیٰ یہ ہیں کہ گناہ کو انجام دینے والا اپنی لذت وشہوت کو حاصل کرنے کے لئے انجام دے وہ فسق ہے اور ایساکام کرنے والا فاسق ہے لہٰذااس عمل کے نتیجہ میں انسان ایمان کے دائرے سے نکل جاتا ہے اور اگر ایسا کرنے والا اس گناہ کو بے اہمیت سمجھتے ہوئے اس کی عادت کرلے تو ایسا شخص کافر کے زمرے میں داخل ہوجاتا ہے۔(بحارج٦٨ص٢٧٨ح٣١)

٢۔قال علی علیہ السلام:فی صفۃ اھل الضلال:آثرواعاجلًاوآخرواآجلًا وترکواصافیاًوشربواآجناًکاَنی انظرالیٰ فاسقھم وقدصحب المنکرفالفہ وبسیء بہ ووافقہ حتیٰ شابت علیہ مفارقہ وصبحت بہ خلائقہ)

ترجمہ: امام علی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: گمراہ لوگوں کے بارے میں کہ انھوں نے دنیا کاانتخاب کیااورآخرت کوفراموش کردیا صاف شفاف پانی کو چھوڑ کر گندا پانی پیا گویا میں ان کے فاسق افراد کودیکھ رہاہوں جو بُرے کاموں کو اختیار کرکے اُنہیں پسند کرتے ہیں اوران کے تحت عمل کرتے ہیں یہاں تک اسی طرح یہ افراد پڑھاپے کی منزل کو پہنچتے ہیں اور دوسروں کو بھی اسی کاعادی بناتے ہیں۔ (نہج البلاغہ خ۱۹۲و۱۴۴)

اللہ کی نافرمانی کے نتائج

۱۔ شیطان کی پیروی: یاأَبَتِ لاتَعْبُدِ الشَّیْطانَ إِنَّ الشَّیْطانَ کانَ لِلرَّحْمنِ عَصِیًّا (٤٤)

ترجمہ: (ابراہیمؑ نے اپنے چچا سے کہا)اے بابا آپ شیطان کی پیروی نہ کیجئے بیشک شیطان رحمٰن (پروردگار) کی نافرمانی کرنے والا ہے۔ (سورہ مریم آیہ ۴۴)

۲۔عذاب الٰہی میں گرفتار ہونا: وَمَنْ یَعْصِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَیَتَعَدَّ حُدُودَهُ یُدْخِلْهُ ناراً خالِداًفیهاوَلَهُ عَذابٌ مُهِینٌ(١٤)

ترجمہ: اور جو اللہ و رسول کی نافرمانی اور اُس کی حدود سے تجاوز کرتا ہے اللہ اُسے جہنم کی آگ میں داخل کرے گا جہاں وہ ہمیشہ رہے گا اور اس کے لئے رُسوا کنندہ عذاب ہے۔ (سورہ نساء آیہ ۱۴)

۳۔ ضلالت وگمراہی: وَماكانَ لِمُؤْمِنٍ وَلامُؤْمِنَةٍ إِذاقَضَى اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَمْراأَنْ يَكُونَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ أَمْرِهِمْ وَمَنْ يَعْصِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْضَلَّ ضَلالاًمُبيناً (٣٦)

ترجمہ: اور کسی مومن مرد و عورت کو یہ اختیار نہیں ہے کہ جب اللہ اور اس کا رسول کسی کام کے بارے میں فیصلہ کردیں تو وہ اپنے کام میں صاحبِ اختیار بنے اور جس نے بھی اللہ و رسول کی نافرمانی کی وہ علنی گمراہی میں مبتلا ہوا۔ (سورہ احزاب آیہ ۳۶)

گناہوں کے علاج کے طریقے

:**۱۔استغفار**:"قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ:لکلّ داءدواء ودواءالذّنوب الاستغفار"

ترجمہ: نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: ہر مریضی کی دوا ہوتی ہے اور گناہوں کی دوا استغفار ہے۔ (منتخب میزان الحکمہ ج ۷ ص ۲۲۲ ح ۲۴۳۵)

۲۔پڑوسیوں کے حقوق ادا کرنا:"قال علی علیہ السلام:مازال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ یوصی بھم حتّی ظننّا انّہ سیورّثھم "

ترجمہ: امام علی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: مجھے اللہ کے رسول نے اس قدر پڑوسی کے حقوق کے بارے میں وصیت کی کہ مجھے گمان ہوا کہ کہیں پڑوسی کو رسول (ص) میراث میں بھی شریک قرار دیدیں۔ (تفسیر نمونہ ج ۳ ص ۸۲۳)

تیسرا مطلب: غضبِ الٰہی اور جہنم کے بارے میں ہے:

غضب روایات کی روشنی میں

۱۔"قال الصادق علیہ السلام:الغضب مفتاح کل شر)

ترجمہ: امام علی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: غضب ہر برائی کی چابی ہے۔(اصول کافی ج ۲ ص ۳۰۳ ح ۳)

۲۔"قال علی علیہ السلام:اِیاک والغضب فاولہ جنون وآخرہ ندم)

ترجمہ: امام علی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: غضب سے بچو کیوں کہ غضب کی ابتدا جنون ہے اور انتہا ندامت ہے۔ (غرر الحکم ک ۲۶۳۵)

۳۔"قال علی علیہ السلام:احترسوا من سورۃالغضب واعدوالہ ماتجاھدونہ من الکظم والحلم)

ترجمہ: امام علی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: غصہ کرنے سے بچو اور اس سے مقابلہ کے وسائل حلم و بردباری کو مہیا کرو۔ (امالی صدوق ص ۲۶۴ ح ۹)

جہنم قرآن کی روشنی میں

۱۔ وَلَقَدْذَرَأْناالِجَهَنَّمَ كَثيراًمِنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ لَهُمْ قُلُوبٌ لايَفْقَهُونَ بِهاوَلَهُمْ أَعْيُنٌ لايُبْصِرُونَ بِهاوَلَهُمْ آذانٌ لايَسْمَعُونَ بِهاأُولئِكَ كَالْأَنْعامِ بَلْ هُمْ أَضَلُّ أُولئِكَ هُمُ الْغافِلُونَ(۱۷۹)

ترجمہ: اور بیشک ہم نے انسان اور جنّات کی کثیر تعداد کو جہنم کے لئے قرار دیا (کیوں کہ) ان کے پاس دل ہیں مگر وہ سمجھتے نہیں اور ان کے پاس آنکھیں ہیں مگر وہ دیکھتے نہیں اور ان کے پاس کان ہیں مگر وہ سنتے نہیں یہ چوپایوں کی مانند ہیں بلکہ ان سے بھی زیادہ برے ہیں یہی لوگ اصل میں غافل ہیں۔ (سورہ اعراف آیہ ۱۷۹)

۲۔ فَأَمَّامَنْ طَغىٰ(۳۷) پھر جس نے سرکشی کی ہوگی۔
وَآثَرَالْحَيَاةَ الدُّنْيَا(۳۸) اور دنیاوی زندگی کو اختیار کیا ہوگا۔
فَإِنَّ الْجَحِيمَ هِيَ الْمَأْوىٰ(۳۹) تو بیشک جہنم اس کا ٹھکانہ ہوگی۔ (سورہ نازعات آیات ۳۷تا۳۹)

۳۔ وَإِنْ مِنْكُمْ إِلاَّوارِدُهاكانَ عَلى رَبِّكَ حَتْماً مَقْضِيًّا(۷۱) اور تم میں سے کوئی ایسا نہیں ہے جسے جہنم کے سامنے پیش نہ کیا جائے یہ تمہارے رب کا حتمی فیصلہ ہے۔

ثُمَّ نُنَجِّي الَّذِينَ اتَّقَوْاوَنَذَرُالظَّالِمِينَ فِيهاجِثِيًّا(۷۲) پھر ہم پرہیزگارافراد کو نجات دیں گے اور ظالموں کو جہنم میں چھوڑ دیں گے۔

وَإِنْ مِنْكُمْ إِلَّا وارِدُهاكانَ عَلى رَبِّكَ حَتْماً مَقْضِيًّا(۷۱) اور تم میں سے کوئی ایسا نہیں ہے جسے جہنم کے سامنے پیش نہ کیا جائے یہ تمہارے رب کا حتمی فیصلہ ہے۔

ثُمَّ نُنَجِّي الَّذِينَ اتَّقَوْاوَنَذَرُالظَّالِمِينَ فيهاجِثِيًّا(۷۲) پھر ہم پرہیزگارافراد کو نجات دیں گے اور ظالموں کو جہنم میں چھوڑ دیں گے۔(سورہ مریم آیہ ۷۲)

جہنم روایات کی روشنی میں

۱۔"قال علی علیہ السلام:اعلموااانہ لیس لھذاالجلد الرقیق صبر علی النار فارحموانفوسکم فانکم قد جریتموھا فی مصائب الدنیا افرایتم جزع احدکم من الشوکۃ تصیبہ والعثرۃ تدمیہ والرمضا تحرقہ؟ فکیف اذا کان بین طائفین من نار ضجیع حجر وقرین شیطان)

ترجمہ:امام علی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: یاد رکھو یہ نازک کھال جہنم پر تاب نہیں لاسکتی ہے لہٰذا اپنے آپ پر رحم کرو جبکہ تم لوگوں نے دنیاوی مشکلات ومصائب میں آگ کو آزمایا ہے کیا تم لوگوں نے ملاحظہ کیا کہ جب کوئی خار تم میں سے کسی کے بدن میں لگتا ہے یا زمین پر گرتے ہو تو خون آلود ہو جانے یا زمین کے گرم سنگریزے چبھنے کے نتیجہ میں کتنے بیتاب ہوتے ہو تو کس

طرح جہنم کی آگ کو برداشت کر سکتے ہو جہاں آتشی پتھروں کا بستر اور شیطان کی ہمنشینی ہو گی۔ (نہج البلاغہ خ ۱۸۳)

۲۔"قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ:اِن لجھنم باباًلایدخلھااِلامن شفاغیضہ بمعصیۃ اللہ تعالٰی)

ترجمہ: نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: جہنم میں ایک ایسا دروازہ ہے جس سے صرف وہ لوگ داخل ہوں گے جو اپنے غصہ کو اللہ کی نافرمانی کے ذریعہ شفا بخشتے ہیں۔(تنبیہ الخواطر ج ا ص ۱۲۱)

۳۔"قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ:اکثرمایدخل الناس النارالاجوفان:الفم والفرج)

ترجمہ: نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: لوگوں کی اکثریت جہنم میں دو چیزوں کے سبب جائے گی ا۔ شکم ۲۔ شرم گاہ۔ (کنزالعمال ح ۴۴۰۷۱)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ماہ رمضان کا بارواں دن

بارویں شب کی مخصوص نماز: ۸ رکعت ہے دو دو رکعت کرکے جس کی ہر رکعت میں حمد کے بعد سورہ قدر پڑھنا ہے۔

بارویں روزہ کا ثواب:"قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ:جعل اللہ عزّوجلّ لکم یوم اثناعشرایماناً یبدّل اللہ سیّئاتکم حسناتٍ ویجعل حسناتکم اضعافاً ویکتب لکم لکلّ حسنةٍ الف حسنةٍ"

ترجمہ: نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ بارویں روزہ کے عوض تم لوگوں کے لئے ایسا ایمان قرار دیتا ہے جس میں گناہ کو نیکی میں تبدیل کر دیتا ہے اور تمہاری نیکیوں کو دگنا کر دیتا ہے اور تمہارے لئے ہر نیکی کے عوض ہزار حسنہ لکھ دیتا ہے۔(فضائل الاشہر الثلاثہ (شیخ صدوق) ج ۲ ص ۸۲)

ماہ رمضان کے بارویں روزہ کی دعا:اَللّٰهُمَّ زَيِّنِّي فِيهِ بِالسِّتْرِوَالْعَفَافِ وَاسْتُرْنِي فِيهِ بِلِبَاسِ الْقُنُوعِ وَالْكَفَافِ وَ احْمِلْنِي فِيهِ عَلَى الْعَدْلِ وَ الْإِنْصَافِ وَ آمِنِّي فِيهِ مِنْ كُلِّ مَا أَخَافُ بِعِصْمَتِكَ يَا عِصْمَةَ الْخَائِفِينَ"

ترجمہ: اے اللہ اس دن مجھے پاک دامنی کے لباس سے مزین فرمااور قناعت وکفایت کا لباس پہنااور مجھے عدل وانصاف سے کام لینے کی توفیق عنایت فرمااور مجھے امان میں رکھ ہر ڈرنے والی چیز سے اے ڈرنے والے لوگوں کی پناگاہ۔

دعاکی شرح وتفسیر:اس دعا میں چار چیزوں کو طلب کیا گیاہے۱۔عفت وپاکدامنی ۲۔قناعت وکفایت شعاری ۳۔عدل وانصاف ۴۔امن وامان۔

پہلا مطلب: عفت وپاکدامنی کے بارے میں ہے:

لغت میں عفت کی تعریف

۱۔"الکفّ عمّا لایحلّ وقیل الاستعفاف: الصبر والنّزاهة عن الشیئ"

یعنی ناجائز کاموں سے اجتناب کرنا،وصبر کرنااور کسی بھی چیز سے دوری اختیار کرنا۔(کتاب العین ج۹ص۲۱،لسان العرب ج۲ص۵۳۹)

۲۔:"ولیستعفف الذین لایجدون نکاحاًای ان کان الفقیر یخاف زیادة الفقربالنکاح فلیجتهدفی قمع الشهوات وطلب العفّةبالریاضة لتسکین شهوته "

یعنی: جولوگ نکاح کی استطاعت نہیں رکھتے اُنہیں چاہیئے کہ عفت و پاکدامنی اختیار کریں یعنی اگر فقیر ہیں اور نکاح کرنے سے مزید فقر کا خوف ہو تو اُنہیں چاہیئے کہ اپنی شہوت کو کنٹرول کریں اور ریاضت کے ذریعہ عفت و پاکدامنی اختیار کریں تاکہ اس طرح اپنی شہوت کو تسکین پہنچا سکیں۔ (سورہ نور آیہ ۳۳ مجمع البحرین ج۵ ص۱۰۲)

عفت و پاکدامنی قرآن کی روشنی میں

۱- لِلْفُقَراءِالَّذِينَ أُحْصِرُوافِي سَبيلِ اللَّهِ لَايَسْتَطيعُونَ ضَرْباًفِي الْأَرْضِ يَحْسَبُهُمُ الْجاهِلُ أَغْنِيَاءَمِنَ التَّعَفُّفِ تَعْرِفُهُمْ بِسِيمَاهُمْ لَايَسْئَلُونَ النَّاسَ إِلْحَافاً وَمَاتُنْفِقُوامِنْ خَيْرٍفَإِنَّ اللَّهَ بِهِ عَلِيمٌ(۲۷۳)

ترجمہ: (صدقات) ان فقراء کے لئے ہیں جو اللہ کی راہ میں سختی میں ڈال دیئے گئے ہوں اور زمین میں تجارت کی استطاعت بھی نہ رکھتے ہوں جاہل لوگ اُنہیں اُن کی عفت کی بناپر مالدار سمجھ رہے ہوں جبکہ تم اُن کے حالات سے اُن کی غربت کو پہچان لوگے وہ لوگوں سے چمٹ کر سوال نہیں کرتے ہیں اور تم لوگ جو بھی نیک چیز میں سے انفاق کرتے ہو بیشک اللہ اُسے خوب جانتا ہے۔ (سورہ بقرہ آیہ ۲۷۳)

٢۔وَلَا تَأْكُلُوهَا إِسْرَافاً وَبِدَاراً أَنْ يَكْبَرُوا وَمَنْ كَانَ غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ وَمَنْ كَانَ فَقِيراً فَلْيَأْكُلْ بِالْمَعْرُوفِ فَإِذَا دَفَعْتُمْ إِلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ فَأَشْهِدُوا عَلَيْهِمْ وَكَفَى بِاللَّهِ حَسِيباً(٦)

ترجمہ: اور یتیموں کو آزماؤ یہاں تک کہ وہ نکاح کے لائق ہو جائیں اور اگر ان میں احساسِ مسئولیت پیدا ہونے کا احساس کرو تو اُن کا مال اُن کے حوالے کردو اور اُن کے مال کو اُن پر زیادتی کرتے ہوئے یا اُن کے جلدی بڑے ہونے کے ڈر سے نہ کھاؤ اور جو تم میں غنی ہے وہ ان کا مال اپنے اوپر خرچ کرنے سے پرہیز کرے اور جو فقیر ہے وہ بھی صرف ضرورت کی مقدار میں اُن کے مال سے لے سکتا ہے پھر جب ان کا مال ان کے حوالے کردو تو اس پر گواہ ٹھہراؤ اور اللہ حساب کے لئے کافی ہے۔(نساء آیہ ٦)

٣۔وَلْيَسْتَعْفِفِ الَّذِينَ لَا يَجِدُونَ نِكاحاً حَتَّى يُغْنِيَهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ وَالَّذِينَ يَبْتَغُونَ الْكِتابَ مِمَّا مَلَكَتْ أَيْمانُكُمْ فَكاتِبُوهُمْ إِنْ عَلِمْتُمْ فِيهِمْ خَيْراً وَآتُوهُمْ مِنْ مالِ اللَّهِ الَّذِي آتاكُمْ وَلا تُكْرِهُوا فَتَياتِكُمْ عَلَى الْبِغاءِ إِنْ أَرَدْنَ تَحَصُّناً لِتَبْتَغُوا عَرَضَ الْحَياةِ الدُّنْيا وَمَنْ يُكْرِهْهُنَّ فَإِنَّ اللَّهَ مِنْ بَعْدِ إِكْراهِهِنَّ غَفُورٌ رَحِيمٌ(٣٣)

ترجمہ: اور اپنی پاک دامنی کا خیال رکھیں جو لوگ نکاح کرنے کی وسعت نہ رکھتے ہوں یہاں تک کہ اللہ اُنہیں اپنے فضل سے بے نیاز کردے اور جو غلام و کنیز کتبی معاہدے کے طلبگار ہوں تو اگر ان میں نیکی دیکھو تو اُن سے کتبی معاہدہ کرلو اور انہیں اللہ کے مال میں سے دو جو اللہ نے تم لوگوں کو دیا ہے اور اپنی کنیزوں کو زنا پر مجبور نہ کرو دنیاوی فائدہ حاصل کرنے کی خاطر اگر وہ

پاکدامنی کی خواہشمند ہوں اور جو انہیں مجبور کرے گا تو بیشک ان کے مجبور ہونے کی صورت میں اللہ بڑا بخشنے والا و مہربان ہے (نور آیہ ۳۳)

عفت و پاکدامنی روایات کی روشنی میں

۱۔ "قال الباقر علیہ السلام:ما عُبِدَ اللّٰہُ بشیئٍ افضلُ من عفّۃ بطنٍ وفرجٍ"

ترجمہ: امام باقر علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: سب سے افضل ترین چیز جس کے ذریعہ اللہ کی بندگی کو حاصل کیا جاسکتا ہے وہ دو چیزیں ہیں: ۱۔ پیٹ کی حفاظت ۲۔ شرم گاہ کی حفاظت۔ (اصول کافی ج ۴ ص ۲۴۰ ح ۱)

۲۔"قال علی علیہ السلام:الحرفۃ مع العفّۃ خیر من الغنٰی مع الفجور"

ترجمہ: امام علی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: پاکدامنی کے ساتھ کا فقر بہتر ہے گناہوں کے ساتھ کی بے نیازی سے۔ (الحیاۃ ج ۴ ص ۳۵۵)

۳۔"قال الامام الحسن علیہ السلام:انّ ابتغاءالفضل من السنّۃوالّاجمال فی الطلب من العفّۃولیست العفّۃ بدافعۃ رزقاً"

ترجمہ: امام حسن علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: بیشک زیادہ روزی طلب کرنا مستحب ہے اور طلبِ روزی میں اعتدال پاکدامنی ہے اور پاکدامنی سے کوئی بھی روزی ہاتھ سے نہیں جاتی ہے۔ (الحیاۃ ج ۴ ص ۳۵۵)

قرآن میں نفس امّارہ کے تمایلات

۱۔وَمَاأُبَرِّءُنَفْسِي إِنَّ النَّفْسَ لَأَمَّارَةٌبِالسُّوءِإِلَّامَارَحِمَ رَبِّي إِنَّ رَبِّي غَفُورٌ رَحِيمٌ (۵۳) ترجمہ: اور میں اپنے نفس کو بری قرار نہیں دیتا بیشک نفس برائیوں کا حکم دیتا ہے مگر یہ کہ میرا پروردگار رحم کرے بیشک میرا پروردگار بڑا بخشنے والا و مہربان ہے۔ (سورہ یوسف آیہ ۵۳)

۲۔ وَنَفْسٍ وَمَاسَوَّاهَا(۷) اورانسان اور اُس کے دُرست کرنے والے کی قسم۔
فَأَلْهَمَهَافُجُورَهَاوَتَقْوَاهَا(۸) پھر اللہ نے انسان کو برائی اور اچھائی دونوں کی راہیں بھی دکھادیں۔
قَدْأَفْلَحَ مَنْ زَكَّاهَا(۹) بیشک اس نے فلاح پائی جس نے نفس کو پاکیزہ کرلیا۔
وَقَدْخَابَ مَنْ دَسَّاهَا(۱۰)اور بیشک اس نے گھاٹا اُٹھایا جس نے نفس کو آلودہ کیا۔ (شمس آیہ ۷ سے ۱۰)

قرآن میں نفس لوّامہ کی آگاہی

۱۔وَلَاأُقْسِمُ بِالنَّفْسِ اللَّوَّامَةِ(۲)

ترجمہ: اور برائیوں پر ملامت کرنے والے نفس کی قسم کھاتا ہوں۔ (سورہ قیامت آیہ ۲)

۲۔ وَأَمَّامَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوَىٰ(۴۰)

ترجمہ: اور جو اپنے پروردگار کا خوف رکھتا ہوگا اور اپنے نفس کو خواہشات سے بچانے والا ہوگا۔ (نازعات آیہ ۴۰)

۳۔فَطَوَّعَتْ لَهُ نَفْسُهُ قَتْلَ أَخيهِ فَقَتَلَهُ فَأَصْبَحَ مِنَ الْخاسِرينَ(۳۰)

ترجمہ: لہٰذا اس (قابیل) کے نفس نے اسے بھائی کے قتل پر تیار کر دیا لہٰذا اس نے اُسے قتل کر دیا تو وہ خسارہ پانے والوں میں سے ہو گیا۔ (مائدہ آیہ ۳۰)

دوسرا مطلب: قناعت کے بارے میں ہے:

قناعت آیات کی روشنی میں

۱۔ وَشَرَوْهُ بِثَمَنٍ بَخْسٍ دَراهِمَ مَعْدُودَةٍ وَكانُوافِيهِ مِنَ الزَّاهِدينَ(۲۰)

ترجمہ: اور برادرانِ یوسف نے اُنہیں معمولی و محدود درہم میں بیچ دیا اور وہ لوگ تو یوسف سے بیزار ہی تھے۔ (یوسف آیہ ۲۰)

۲۔ لِكَيْلاتَأْسَوْاعَلىٰمَافَاتَكُمْ وَلَاتَفْرَحُوابِمَاآتاكُمْ وَاللَّهُ لَايُحِبُّ كُلَّ مُخْتالٍ فَخُورٍ(۲۳)

ترجمہ: تاکہ تم لوگ ہاتھ سے چلی جانے والی چیزوں پر افسوس نہ کرو اور ملنے والی چیزوں پر خوش نہ ہو جاؤ اور اللہ ہر اکڑنے والے مغرور افراد کو دوست نہیں رکھتا ہے۔ (حدید آیہ ۲۳)

قناعت روایات کی روشنی میں

۱۔" اوحی اللہ تعالٰی الٰی داوودالنبی:وضعتُ الغنٰی فی القناعةِ وھم یطلبونہ فی کثرة المال فلا یجدونہ:"

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے داؤدؑ کی طرف وحی کی کہ میں نے بے نیازی کو قناعت میں قرار دیا ہے جبکہ لوگ اُسے مال کی کثرت میں تلاش کرتے ہیں لہٰذا لوگ اُسے نہیں پا سکتے ہیں۔(منتخب میزان الحکمہ ج۵ص۳۸۰)

۲۔"قال علی علیہ السلام:انعم الناس عیشاً من منعہ اللہ سبحانہ القناعة واصلح لہ زوجہ"

ترجمہ: امام علی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: جسے اللہ نے قناعت اور نیک زوجہ عطا کی اُسے زندگی کی تمام نعمتوں سے نوازا ہے۔(منتخب میزان الحکمہ ج۵ص۳۸۰)

۳۔"قال الصادق علیہ السلام:انظر الٰی من ھو دونک فی المقدرة ولا تنظر الٰی من ھو فوقک فی المقدرة فانّ ذالک اقنع لک بما قُسِّمَ لک"

ترجمہ: امام صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: جو تم سے تنگ دست ہو اُس کی طرف دیکھو اور جو تم سے زیادہ مالدار ہو اس کی طرف نہ دیکھو کیوں کہ اس سے تم قانع ہوگے اس پر جو تمہارے لئے روزی قرار دی گئی ہے۔(منتخب میزان الحکمہ ج ص۵۳۷)

تیسرا مطلب: عدالت وانصاف کے بارے میں ہے:

عدالت وانصاف آیات کی روشنی میں

نکتہ: قرآن میں کلمۂ عدالت ۲۷ مرتبہ اور اس کے مشتقات ۷ بار آئے ہیں:

۱۔وَضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا رَجُلَيْنِ أَحَدُهُمَا أَبْكَمُ لَا يَقْدِرُ عَلَىٰ شَيْءٍ وَهُوَ كَلٌّ عَلَىٰ مَوْلَاهُ أَيْنَمَا يُوَجِّهْهُ لَا يَأْتِ بِخَيْرٍ هَلْ يَسْتَوِي هُوَ وَمَنْ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَهُوَ عَلَىٰ صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ(٧٦)

ترجمہ: اور اللہ نے ان دو افراد کی مثالیں بھی بیان کیں ہیں جن میں سے ایک گونگا ہو اور اس کے اختیار میں کچھ بھی نہ ہو وہ خود ہی اپنے آقا پر بوجھ ہوتا ہے ایسے کو جہاں کہیں بھی بھیج دیا جائے وہ خیر نہیں لا سکتا کیا یہ شخص برابر ہو سکتا ہے اس کے ساتھ جو عدالت کا حکم دیتا اور سیدھے راستے پر گامزن ہو۔(سورہ نحل آیہ ۷۶)

۲۔يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُونُوا قَوَّامِينَ لِلَّهِ شُهَدَاءَ بِالْقِسْطِ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَآنُ قَوْمٍ عَلَى أَلَّا تَعْدِلُوا اعْدِلُوا هُوَ أَقْرَبُ لِلتَّقْوَى وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ(٨)

ترجمہ: اے صاحبانِ ایمان اللہ کے لئے قیام کرنے والے اور عادلانہ گواہی دینے والے ہو جاؤ اور تم لوگوں کو کسی قوم کی دشمنی اس بات پر تیار نہ کرے کہ عدالت کو چھوڑ دو عدالت

سے کام لو جو کہ پرہیزگاری سے زیادہ قریب ہے اور اللہ سے ڈرتے رہو بیشک اللہ تمہارے اعمال سے زیادہ آگاہ ہے۔ (سورہ مائدہ آیہ ٨)

٣۔إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُبِالْعَدْلِ وَالْإِحْسانِ وَإِيتاءِذِي الْقُرْبى وَيَنْهى عَنِ الْفَحْشاءِ وَالْمُنْكَرِوَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ)

ترجمہ: بیشک اللہ عدالت، نیکی اور قرابت داروں کے حقوق کی ادائیگی کا حکم دیتا ہے اور بدکاری ،ناشائستہ حرکات اور ظلم سے منع کرتا ہے تاکہ تم لوگ نصیحت حاصل کرسکو۔ (نحل آیہ ٩٠)

عدالت وانصاف روایات کی روشنی میں

روایت١۔"قال الباقر علیہ السلام:من استنّ بسنّةعدلٍ فاُتبِع کان لہ اجرمن عمل بھامن غیراَن ینتقض من اجورھم شیئ ومن استنّ سنّة جورٍ فاُتبع کان علیہ مثل وزرٍ من عمل بہ من غیر اَن ینتقض من اوزارھم شیئ"

ترجمہ: امام باقر علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: جو بھی عدالت کی روِش کو جاری کرے گا تو اس پر عمل کرنے والے کے ساتھ یہ بھی ثواب میں برابر کا شریک ہے بغیر کسی کمی کے اور جو بھی کسی بُری روِش کو جاری کرے گا وہ بھی اس پر ہر عمل کرنے والے کے ساتھ گناہ میں برابر کا شریک ہے بغیر کسی کمی کے۔ (تفسیر نمونہ ج٢٠ص١١٧ وسائل ج١١کتاب امر بالمعروف و نہی عن المنکر)

چوتھا مطلب: امن وامان کے بارے میں:

امن وامان آیات کی روشنی میں

١۔ فَلَمَّادَخَلُواعَلَى يُوسُفَ آوى إِلَيْهِ أَبَوَيْهِ وَقالَ ادْخُلُوامِصْرَإِنْ شاءَ اللَّهُ آمِنِينَ(٩٩) ترجمہ: پھرجب وہ لوگ یوسف کے پاس پہنچے اور یوسف کے نزدیک ہوئے تو یوسف نے ان لوگوں سے کہا کہ آپ لوگ مصر میں داخل ہوں انشاءاللہ امان میں رہیں گے۔ (سورہ یوسف آیہ ٩٩)

٢۔وَالَّذِينَ يَنْقُضُونَ عَهْدَاللَّهِ مِنْ بَعْدِميثاقِهِ وَيَقْطَعُونَ مَاأَمَرَاللَّهُ بِهِ أَنْ يُوصَلَ وَيُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ أُولئِكَ لَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوءُ الدَّارِ(٢٥)

ترجمہ: اور جو لوگ اللہ کے عہد کو توڑ دیتے ہیں اور جن سے تعلقات رکھنے کا حکم دیا گیا ہے ان سے قطع تعلق کر لیتے ہیں اور زمین میں فساد برپا کرتے ہیں ان کے لئے لعنت اور بدترین گھر ہے۔ (سورہ رعد آیہ ٢٥)

امن وامان روایت کی روشنی میں

روایت۱۔:"قال الامام الهادی علیہ السلام:قال موسٰی الٰهی فماجزاء من وصل رحمہ قال یاموسٰی اُنسی لہ اجلہ واهونُ علیہ سکرات الموت یناديہ خزنةُالجنّة هلُمَّ اِلَینافادخُل مِن اَیِّ ابوابهاشئتَ"

ترجمہ: امام ہادی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: ایک دفعہ موسیٰؑ نے اللہ تعالیٰ سے سوال کیا کہ اے میرے معبود جو صلح رحمی کرتا ہے اس کی کیا جزا ہے تو اللہ تعالیٰ نے کہا اے موسیٰ میں اس کی موت کو ٹال دیتا ہوا ور موت کی سختیوں کو اس پر آسان کر دیتا ہوں اور اُسے بہشتی نگہبان اُسے ندا اے کر کہتے ہیں کہ تم بہشتی جس دروازے سے بھی داخل ہونا چاہتے ہو داخل ہو جاؤ۔(امالی صدوق ص۲۰۸)

نوٹ: مندرجہ ذیل کام بھی امن وامان حاصل ہونے کا سبب بنتے ہیں:

۱۔عہد کو پورا کرنا:الَّذینَ یُوفُونَ بِعَهْدِاللَّهِ وَلایَنْقُضُونَ الْمیثاقَ(۲۰)

جو کہ اللہ کے عہد کو پورا کرتے ہیں اور عہد شکنی نہیں کرتے ہیں (سورہ رعد آیہ ۲۰)

۲۔صلہ رحم:وَالَّذینَ یَصِلُونَ ماأَمَرَاللَّهُ بِهِ أَنْ یُوصَلَ وَیَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ وَیَخافُونَ سُوءَالْحِسابِ(۲۱)

اور جو ان تعلقات کو قائم رکھتے ہیں جنہیں اللہ نے قائم رکھنے کا حکم دیا ہے اور اپنے پروردگار سے ڈرتے رہتے اور بدترین حساب سے خوفزدہ رہتے ہیں (رعد آیہ ۲۱)

۳۔ قیامت کا خوف:وَيَخافُونَ سُوءَ الْحِسابِ(۲۱)

ترجمہ: اور بدترین حساب سے خوفزدہ رہتے ہیں (رعد آیہ ۲۱)

۴۔انفاق:وَالَّذينَ صَبَرُوا ابْتِغاءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ وَأَقامُوا الصَّلاةَ وَأَنْفَقُوا مِمَّا رَزَقْناهُمْ سِرًّا وَ عَلانِيَةً(۲۲) ترجمہ: اور جنھوں نے صبر کیا اپنے پروردگار کی خوشنودی کو چاہتے ہوئے اور نماز قائم کی اور ہمارے دیئے ہوئے رزق میں سے انفاق کیا خفیہ اور اعلانیہ دونوں طریقوں سے (رعد آیہ ۲۲)

۵۔نیکی کے ذریعہ گناہ کو دور کرنا:وَيَدْرَؤُنَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ أُولٰئِكَ لَهُمْ عُقْبَى الدَّارِ(۲۲)ترجمہ: اور جو نیکی کے ذریعہ برائی کو دور کرتے رہتے ہیں آخرت کا گھر اُنہیں کے لئے ہے (رعد آیہ ۲۲)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ماہ رمضان کا تیرواں دن

تیرہویں شب کی مخصوص نماز: ۴رکعت نماز ہے دودو رکعت کرکے جس کی ہر رکعت میں حمد کے بعد ۲۵ مرتبہ سورہ توحید پڑھنا ہے۔

تیرہویں روزہ کا ثواب:"قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ:کتب اللہ عزوجل لکم ثلاثة عشرمثل عبادة أهل مكة والمدينةوأعطاكم الله بكل حجرومدرمابين مكةوالمدينة شفاعة

ترجمہ: نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ تیرہویں روزہ کے عوض تم لوگوں کے لئے اہلِ مکہ واہلِ مدینہ کی سی عبادت قرار دیتا ہے اور مکہ ومدینہ کے درمیان میں جو سنگریزے ہیں اُن کی تعداد کے برابر تم لوگوں کے لئے شفاعت قرار دیتا ہے۔(فضائل الاشہر الثلاثہ(شیخ صدوق)ج۲ص۸۲ح۶۳)

تیرہویں دن کی دعا:اَللّٰهُمَّ طَهِّرْنِي فِيهِ مِنَ الدَّنَسِ وَالْأَقْذَارِوَصَبِّرْنِي فِيهِ عَلَى كَائِنَاتِ الْأَقْدَارِوَوَفِّقْنِي فِيهِ لِلتُّقٰى وَصُحْبَةِالْأَبْرَارِبِعَوْنِكَ يَاقُرَّةَعَيْنِ الْمَسَاكِينِ)

ترجمہ: اے اللہ اس روز مجھے ظاہری و باطنی گناہوں کی آلودگیوں اور دیگر نجاستوں سے پاک فرمااور قضاوقدر پر صبر کی توفیق عنایت فرمااور تقویٰ ونیک لوگوں کی ہمنشینی کی توفیق عنایت فرمااپنی مدد کے ذریعہ اے مسکینوں کے نورِ چشم۔

دعاکی شرح و تفسیر: اس دعا میں بھی اللہ تعالیٰ سے ۴ باتوں کو طلب کیاگیاہے۱۔ظاہری و باطنی گناہوں سے دوری کو۲۔حوادثِ زمانہ پر صبر کو۳۔ تقویٰ کو۴۔نیک لوگوں کی صحبت اختیار کرنے کو۔

پہلا مطلب: طہارت اور اس کی اقسام کے بارے میں ہے:

عام طور پر دعاؤں میں جو طہارت کا ذکر ہوتا ہے اُس سے طہارتِ ظاہری و باطنی دونوں مراد لی جاتی ہیں اگرچہ ممکن ہے کہیں صرف طہارتِ ظاہری اور کہیں صرف طہارتِ باطنی بھی مراد لی جائے لہٰذا ہم یہاں پر تینوں اقسام کو قرآنی مثالوں کے ذریعہ پیش کریں گے:

۱۔طہارتِ ظاہری ۲۔طہارتِ باطنی ۳۔طہارتِ ظاہری و باطنی۔

۱۔طہارتِ ظاہری کی مثال: وَلَهُمْ فِيهَا أَزْوَاجٌ مُطَهَّرَةٌ(۲۵)

ترجمہ: اوراُن کے لئے بہشت میں پاکیزہ بیویاں ہوں گی، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ حورالعین دنیاوی ہر طرح کی نجاست سے پاک ہوں گی۔ (سورہ بقرہ آیہ ۲۵)

جیساکہ اس آیت کی تشریح میں ذکرہوا"ای"مطھرات من درن الدّنیا وانجاسھاوقیل:من الاخلاق السَّیّئة"

یعنی: دنیاوی بری عادات اور نجاسات اوربُرے اخلاق سے پاکیزہ ہونامراد ہے۔(مفردات ج۵ص۲۵۱ قاموس ج۲ص۴۳۴)

۲۔طہارتِ باطنی کی مثال: وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِينَ(۱۰۸)

ترجمہ: اور اللہ بھی پاکیزہ افراد کو دوست رکھتا ہے۔(توبہ آیہ ۱۰۸)

۳۔طہارتِ ظاہری و باطنی کی مثال: لَا يَمَسُّهُ إِلَّا الْمُطَهَّرُونَ(۷۹)

ترجمہ: جسے مس نہیں کرتے سوائے پاکیزہ افراد کے۔(سورہ واقعہ آیہ ۷۹)

جیساکہ اس آیت کی تشریح میں ذکر ہوا:"یعنی"انّہ لایبلغ حقائق معرفتہ اِلّامن طھرنفسہ من درن الفساد"

ترجمہ: معارفِ قرآن کے حقائق کو اس وقت تک نہیں سمجھاجاسکتا جب تک اپنے نفس کو گناہوں کی آلودگیوں اور بُرے اخلاق سے پاک وپاکیزہ نہ کیا جائے اور فقہی مسئلہ بھی ہے کہ بغیر طہارت ووضوکے قرآن کے الفاظ کو بھی چھونا جائز نہیں ہے۔(مفردات ج۵ص۲۵۱)

دوسرا مطلب: صبر کے بارے میں ہے:

صبر کے معنٰی:"حبس النفس علٰی مایقتضیہ العقل والشرع اوعمّایقتضیان حبسھماعنہ فاِن کان حبس النفس لمصیبۃسمّی صبراًلاغیرویُضادّہ الجزع واِن کان فی محاربۃٍسمّی شجاعۃًویضادہ الجبن واِن کان فی نائبۃٍ مضجرۃٍ سمّی رحبٍ الصدرویضادّہ الضجروان کان فی امساک الکلام سمّی کتماناًویضادّہ المذلّ وقدسمّی اللہ تعالٰی کلّ ذالک صبراً"

یعنی:اپنے نفس کو روک کر رکھنا عقل وشرع کے تقاضوں کے مطابق اگر نفس کا روکنا کسی مصیبت پرہوتو اس کا نام صرف صبر رکھاجاتاہے جس کامتضادجزع وفزع کرناہےاور اگرصبر جنگ میں ہوتواس کا نام شجاعت رکھاجاتاہے جس کا متضادخوف ہےاوراگرصبر دردناک حوادث پر ہوتواس کا نام وسعتِ قلبی رکھاجاتاہے جس کامتضادسُستی وکاہلی ہےاوراگرصبر کلام کرنے میں ہوتواُس کا نام چھپاناہے جس کا متضادبے باک گفتگو کرناہےاور بیشک اللہ تعالٰی نے ان تمام کانام صبر قراردیاہے۔(المفردات فی غریب القرآن ج۴ص۴۷)

علماءاخلاق نے صبر کے معنٰی اس طرح سے کئے ہیں: "ضدّ الجزع الصبروھو ثبات النفس وعدم اظطرابھا فی الشداد والمصائب بان تقاوم معھا بحیث لا تخرجھا عن سعۃ الصدر"

یعنی: جزع وفزع کی ضد صبر ہے یعنی نفس کا محکم رہنا یعنی سختیوں ومصیبتوں میں نفس کا مضطرب نہ ہونا اس طرح سے کہ نفس شرح صدر سے خارج نہ ہو جائے۔ (جامع السعادات ج ۳ ص ۲۸۰ (احمد نراقی)

صبر کے تین مرحلے

۱۔ **عمل سے پہلے صبر**: یعنی: عمل کے انجام دینے سے پہلے اصلاح کرنا یعنی ریاکاری نہ آنے دینا اور اخلاص کے ساتھ عمل کا انجام دینا۔

۲۔ **عمل کے دوران صبر**: یعنی: عمل غفلت کے ساتھ انجام نہ پائے بلکہ کاملاً آگاہی اور قصد قربت کے ساتھ عمل انجام پائے۔

۳۔ **عمل کے بعد صبر**: یعنی: عمل کے بعد احسان ومنت جتا کر عمل کو باطل ہونے سے بچانا۔

آیات میں صبر کی اہمیت

۱۔ وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِنَ الْخَوْفِ وَالْجُوعِ وَنَقْصٍ مِنَ الْأَمْوالِ وَالْأَنْفُسِ وَالثَّمَراتِ وَبَشِّرِ الصَّابِرِينَ (۱۵۵)

ترجمہ: اور ہم ضرور تم لوگوں کو آزمائیں گے کچھ خوف اور بھوک اور مال ونفسوں اور پھلوں کی کمی کے ذریعہ اور تم بشارت دیدو صبر کرنے والوں کو۔ (سورہ بقرہ آیہ ۱۵۵)

۲۔يَابُنَيَّ أَقِمِ الصَّلَاةَوَأْمُرْبِالْمَعْرُوفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِوَاصْبِرْعَلى ماأَصابَكَ إِنَّ ذلِكَ مِنْ عَزْمِ الْأُمُورِ(۱۷)

ترجمہ: اے بیٹا نماز قائم رکھو، نیکیوں کا حکم دیتے رہو، برائیوں سے روکتے رہو، اور اس راہ میں پہنچنے والی مشکلات پر صبر کرو بیشک یہ بہت عظیم کام ہے۔ (سورہ لقمان آیہ ۱۷)

۳۔قُلْ يَاعِبَادِالَّذينَ آمَنُوااتَّقُوارَبَّكُمْ لِلَّذينَ أَحْسَنُوافِي هذِهِ الدُّنْيَاحَسَنَةٌ وَأَرْضُ اللَّهِ واسِعَةٌإِنَّمَايُوَفَّى الصَّابِرُونَ أَجْرَهُمْ بِغَيْرِحِسَابٍ(۱۰)

ترجمہ: کہدو کہ اے صاحبانِ ایمان اپنے پروردگار سے ڈرو اُن کے لئے جو اس دنیا میں نیک کام کرتے ہیں بھلائی ہے اور اللہ کی زمین وسیع ہے صرف صبر کرنے والوں کو بے حساب اجر دیا جائے گا۔ (سورہ زمر آیہ ۱۰)

روایات میں صبر کی اہمیت

۱۔"قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ:الایمان شطران شطرصبر وشطر شکر"

ترجمہ: نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: ایمان کے دو حصے ہیں ایک حصہ صبر ہے اور دوسرا حصہ شکر ہے۔ (تحف العقول ص ۴۸)

۳۔"قال الصادق علیہ السّلام:اِنّاصُبَّروشیعتنااصبرمنّا...قال:لِاَنّانصبرعلٰی مانعلم وشیعتنایصبرون علٰی مالایعلمون "

ترجمہ:امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: بیشک ہم صابر ہیں اور ہمارے شیعہ ہم سے بھی زیادہ صابر ہیں کیوں کہ ہم اُن باتوں پر صبر کرتے ہیں جن کے بارے جانتے ہیں جبکہ ہمارے شیعہ ایسی باتوں پر صبر کرتے ہیں جن کے بارے میں وہ جانتے بھی نہیں ہیں۔(اصول کافی ج ۴ص۲۸ح۴۴)

صبر کی اقسام

۱۔ غیر اختیاری اُمُور میں صبر:وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍمِنَ الْخَوْفِ وَالْجُوعِ وَنَقْصٍ مِنَ الْأَمْوالِ وَالْأَنْفُسِ وَالثَّمَراتِ وَبَشِّرِالصَّابِرِينَ

ترجمہ:اور ہم ضرور تم لوگوں کوآزمائیں گے کچھ خوف اور بھوک اور مال و نفوس اور پھلوں کی کمی کے ذریعہ اور تم بشارت دیدو صبر کرنے والوں کو۔(سورہ بقرہ آیہ ۱۵۵)

۲۔اختیاری امور میں صبر:مثلاً: ادائے واجبات وترک محرمات میں صبر۔

عبادات میں صبر تین طرح کا ہوتا ہے

۱۔ **عمل کے انجام دینے سے قبل صبر**: مثلاً: اپنے آپ کو ریاکاری سے پاک رکھنا اور اخلاص کا اپنانا نفسانی خواہشات کے مقابل میں۔

۲۔ **عمل انجام دیتے وقت صبر**: مثلاً: کام کو قربۃً الی اللہ انجام دینا اور اس سے غافل نہ رہنا۔

۳۔ **عمل انجام دینے کے بعد صبر**: مثلاً: غرور و تکبر کے ذریعہ عمل کو خراب نہ کرنا۔

حضرت علی علیہ السلام کے صبر کے بارے میں ارشادات

۱۔"اصل الصبرحسن الیقین باللہ"

ترجمہ: اصل صبر اللہ کے بارے میں حسنِ ظن رکھنا ہے۔ (غرر الحکم)

۲۔"من کنوز الایمان الصبر علی المصائب"

ترجمہ: ایمان کے ذخائر میں سے مصائب پر صبر کرنا ہے۔ (غرر الحکم)

۳۔"من توالت علیہ نبات الزمان اکتسبتہ فضیلۃ الصبر"

ترجمہ: جس پر زمانے کے مصائب طولانی ہوجاتے ہیں تو وہ فضیلتِ صبر کو حاصل کرتا ہے۔ (غرر الحکم)

۴۔"من علامات حسن السّجيّةالصبرعلى البليّة"

یعنی: اچھی صفات کی علائم میں سے ایک مصیبتوں پر صبر کرنا ہے۔(غررالحکم)

۵۔"اِنّک لن تدرک ماتحبّ من ربّک اِلّا بالصبرعمّاتشتهی"

ترجمہ: تم اپنے پروردگار کی جانب سے پسندیدہ صفات کو نہیں پاسکتے جب تک اپنی خواہشات پر صبر نہ کرو۔(غررالحکم)

۶۔"الصبرعلٰی طاعةالله اهون من الصبرعلٰی عقوبته"

ترجمہ: اِطاعتِ الٰہی پر صبر کرنا آسان ہے سزاءِ الٰہی پر صبر کرنے کی نسبت۔(غررالحکم)

۷۔"لاينعّم بنعيم الآخرة اِلّا من صبرعلٰی بلاءالدّنيا"

ترجمہ: آخرت کی نعمات کو نہیں پایاجاسکتامگر دنیاوی سختیوں پر صبر کے ذریعہ ۔(غررالحکم)

نتیجہ: روایات سے یہ نتیجہ نکلتاہے کہ:"الصبرعلى البليّة،والصبر على المصيبة والصبرعلى الطاعة"

یعنی: صبر تین قسم کا ہے ا۔مختلف سختیوں پر صبر کرنا۲۔مصیبت پر صبر کرنا۳۔اطاعت پر صبر کرنا۔(ابن شہرآشوب)

سوال: بلاو مصیبتوں میں صبر کیوں اہمیت رکھتا ہے؟

جواب: ا۔تاکہ نفس لوّامہ کو تقویت مل سکے اور دل کو اطمینان حاصل ہونے کے لئے جسے عوامی صبر کہا جاتا ہے۔

۲۔ثواب حاصل کرنے اور رحمتِ الٰہی کے درجات کو پہنچنے کے لئے اسے زھّاد یعنی (پرہیزگاروں)کا صبر کہا جاتا ہے جس کے بارے میں قرآن میں یوں ارشاد ہوا:

قُلْ يَاعِبَادِالَّذِينَ آمَنُوااتَّقُوارَبَّكُمْ لِلَّذِينَ أَحْسَنُوافِي‌هٰذِهِ الدُّنْيَاحَسَنَةٌوَأَرْضُ اللَّهِ واسِعَةٌإِنَّمَايُوَفَّى الصَّابِرُونَ أَجْرَهُمْ بِغَيْرِحِسابٍ(١٠)

ترجمہ: کہدو کہ اے صاحبانِ ایمان اپنے پروردگار سے ڈرو اُن کے لئے جو اس دنیا میں نیک کام کرتے ہیں بھلائی ہے اور اللہ کی زمین وسیع ہے صرف صبر کرنے والوں کو بے حساب اجر دیا جائے گا۔ (سورہ زمر آیہ ١٠)

صبر سے حاصل ہونے والے فوائد

۱۔معیّت الٰہی کا حاصل ہونا: وَأَطيعُوااللَّهَ وَرَسُولَهُ وَلَاتَنازَعُوافَتَفْشَلُواوَتَذْهَبَ رِيحُكُمْ وَاصْبِرُواإِنَّ اللَّهَ مَعَ الصَّابِرِينَ)

ترجمہ: اور اللہ و رسول کی اطاعت کرو اور آپس میں اختلاف نہ کرو کہ کمزور پڑ جاؤگے اور تمہاری شان و شوکت ختم ہو جائے گی اور صبر سے کام لو بیشک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔ (سورہ انفال آیہ ۴۶)

۲۔محبّت الٰہی کا حاصل ہونا: وَكَأَيِّنْ مِنْ نَبِيٍّ قاتَلَ مَعَهُ رِبِّيُّونَ كَثيرٌفَماوَهَنُوالِمَاأَصَابَهُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَمَاضَعُفُوا وَمَااسْتَكانُواوَاللَّهُ يُحِبُّ الصَّابِرِينَ(١٤٦)

ترجمہ: اور کتنے ہی نبی ایسے گذرے ہیں جن کے ساتھ ملکر جہاد کیا بہت سے اللہ والوں نے اس طرح سے کہ اللہ کی راہ میں پہنچنے والی مصیبتوں سے وہ نہ سست ہوئے اور نہ ناتوانی کا اظہار کیا اور نہ تسلیم ہوئے اور اللہ صبر کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔ (سورہ آل عمران آیہ ۱۴۶)

۳۔روح کی آرامش کاملنا: إِنَّ الَّذِينَ قَالُوارَبُّنَااللَّهُ ثُمَّ اسْتَقَامُواتَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلَائِكَةُأَلَّاتَخافُوا وَلا تَحْزَنُواوَأَبْشِرُوابِالْجَنَّةِ الَّتي كُنْتُمْ تُوعَدُونَ(٣٠)

ترجمہ: بیشک جن لوگوں نے کہا کہ اللہ ہمارا پروردگار ہے پھر وہ اس بات پر ثابت قدم بھی رہے تو اُن پر ملائکہ نازل ہو کر کہتے ہیں کہ تم لوگ خوف نہ کرو اور رنجیدہ نہ ہو نا اور تم لوگوں کو جنت کی بشارت ہو جس کا تم لوگوں سے وعدہ کیا گیا تھا۔ (سورہ فصلت آیہ ۳۰)

۴۔ ہدایت ورہنمائی کاملنا: اَلَّذِينَ إِذَاأَصَابَتْهُمْ مُصِيبَةٌقَالُوا إِنَّالِلَّهِ وَإِنَّاإِلَيْهِ راجِعُونَ(١٥٦)

ترجمہ: وہ لوگ جن پر جب کوئی مصیبت آپڑتی ہے تو وہ یہ کہہ اُٹھتے ہیں کہ بیشک ہم اللہ ہی کی طرف سے آئے ہیں اور اللہ ہی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔

أُولٰئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَواتٌ مِنْ رَبِّهِمْ وَرَحْمَةٌوَأُولئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُونَ(١٥٧)

ترجمہ: یہی وہ لوگ ہیں جن پر اُن کے پروردگار کی جانب سے درودورحمت ہے اور ایسے ہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں۔ (سورہ بقرہ آیہ ۱۵۶و۱۵۷)

۵۔ اچھی جزاکاملنا: مَاعِنْدَكُمْ يَنْفَدُ وَمَاعِنْدَاللَّهِ بَاقٍ وَلَنَجْزِيَنَّ الَّذِينَ صَبَرُوا أَجْرَهُمْ بِأَحْسَنِ مَاكَانُوايَعْمَلُونَ(٩٦)

ترجمہ: جو کچھ تم لوگوں کے پاس ہے وہ ختم ہونے والا اور جو کچھ اللہ کے پاس ہے وہ باقی رہنے والا ہے اور ہم یقیناً صبر کرنے والوں کو ان کے اعمال سے بہتر جزادیں گے۔ (سورہ نحل آیہ ۹۶، سورہ انسان آیہ ۱۲)

۶۔ارادوں کے محکم ہونے کاسبب: يَاأَيُّهَاالَّذِينَ آمَنُوالَاتَكُونُوا كَالَّذِينَ كَفَرُواوَقَالُوالِإِخْوَانِهِمْ إِذَاضَرَبُوافِي الْأَرْضِ أَوْ كَانُواغُزًّى لَوْكَانُواعِنْدَنَامَامَاتُوا وَمَاقُتِلُوالِيَجْعَلَ اللَّهُ ذٰلِكَ حَسْرَةً فِي قُلُوبِهِمْ وَاللَّهُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَاللَّهُ بِمَاتَعْمَلُونَ بَصِيرٌ(۱۵۶)

ترجمہ: اے صاحبانِ ایمان تم نہ ہو جانا کافروں جیسے جنہوں نے اپنے ان بھائیوں کے بارے میں کہنا شروع کر دیا جو سفر یا جنگ میں مرے تھے کہ اگر وہ ہمارے پاس ہوتے تو نہ مرتے اور نہ مارے جاتے اللہ اُن کے قلوب میں حسرت کو قرار دے اور اللہ ہی موت وحیات دینے والا اور اللہ تمہارے اعمال سے آگاہ ہے۔(آل عمران آیہ ۱۵۶)

تیسرا مطلب: تقویٰ کے بارے میں ہے:

تقویٰ مادّہ وقایہ سے ہے جس کے معنٰی حفاظت کے ہیں اور قرآن میں بھی اسی معنٰی میں استعمال ہوا ہے جیساکہ ارشاد ہوا:

وَاللَّهُ جَعَلَ لَكُمْ مِمَّاخَلَقَ ظِلالاًوَجَعَلَ لَكُمْ مِنَ الْجِبالِ أَكْنَاناًوَجَعَلَ لَكُمْ سَرَابِيلَ تَقِيكُمُ الْحَرَّوَسَرَابِيلَ تَقِيكُمْ بَأْسَكُمْ كَذٰلِكَ يُتِمُّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تُسْلِمُونَ(۸۱)

ترجمہ: اور اللہ نے اپنی خلق کردہ چیزوں سے تم لوگوں کے لئے سایہ قرار دیااور پہاڑوں میں چھپنے کی جگہیں بنائیں اور (سردی وگرمی کی) گرمائش سے بچنے کے لئے لباس قرار دیئے

اور ہتھیاروں سے بچنے کے لئے بھی لباس قرار دیئے اللہ اسی طرح اپنی نعمتوں کو تم لوگوں پر تمام کرتا ہے تاکہ تم لوگ اطاعت گذار بن جاؤ۔ (سورہ نحل آیہ ۸۱)

تقویٰ کے فوائد

۱۔ عزم راسخ کا حاصل ہونا: لَتُبْلَوُنَّ فِي أَمْوَالِكُمْ وَأَنْفُسِكُمْ وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِينَ أُوتُواالْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَمِنَ الَّذِينَ أَشْرَكُواأَذىً كَثِيراًوَإِنْ تَصْبِرُواوَتَتَّقُوا فَإِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْأُمُورِ(١٨٦)

ترجمہ: تم لوگ ضرور اپنے مال اور نفسوں کے ذریعہ آزمائے جاؤگے اور جن کو تم سے پہلے کتاب دی گئی اور جو مشرک ہوگئے ان سب کی طرف سے اذیت ناک باتیں سنوگے اور اگر تم لوگ صبر کرو اور پرہیزگاری اختیار کرو تو بیشک یہی امور استحکام کا سبب ہوں گے ۔(آل عمران آیہ ۱۸۶)

۲۔ نزول رحمت الٰہی کا سبب بننا: وَلَوْأَنَّ أَهْلَ الْقُرىٰآمَنُواوَاتَّقَوْالَفَتَحْنَاعَلَيْهِمْ بَرَكَاتٍ مِنَ السَّمَاءِوَالْأَرْضِ وَلٰكِنْ كَذَّبُوافَأَخَذْنَاهُمْ بِمَاكَانُوايَكْسِبُونَ(٩٦)

ترجمہ: اور اگر اہلِ قریہ ایمان لے آتے اور تقویٰ اختیار کر لیتے تو ہم بھی ان پر زمین اور آسمان سے برکتوں کے دروازے کھول دیتے لیکن انھوں نے تکذیب کی تو ہم نے ان کو ان کے اعمال کی گرفت میں لے لیا۔ (سورہ اعراف آیہ ۹۶)

۳۔گناہوں کی مغفرت کاسبب ہونا: ذٰلِكَ أَمْرُاللَّهِ أَنْزَلَهُ إِلَيْكُمْ وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يُكَفِّرْعَنْهُ سَيِّئَاتِهِ وَيُعْظِمْ لَهُ أَجْراً(۵)

ترجمہ: یہ اللہ کا حکم ہے جو اُس نے تم لوگوں کی طرف نازل کیا ہے اور جو اللہ سے ڈرتا ہے اللہ اُس کے گناہ معاف کر دیتا ہے اور اس کے اجر کو بڑھا کر دیتا ہے۔ (سورہ طلاق آیہ ۵)

۴۔بصیرت وآگاہی کاحاصل ہونا: إِنَّ الَّذِينَ اتَّقَوْاإِذَامَسَّهُمْ طَائِفٌ مِنَ الشَّيْطَانِ تَذَكَّرُوافَإِذَاهُمْ مُبْصِرُونَ (۲۰۱)

ترجمہ: بیشک جو لوگ پرہیزگار ہوئے جب اُنہیں شیطان کی طرف سے کوئی وسوسہ پہنچتا ہے تو وہ اللہ کو یاد کرتے ہیں تو حقائق سے آشنا ہو جاتے ہیں۔ (سورہ اعراف آیہ ۲۰۱)

۵۔احترام واکرام کاحاصل ہونا: يَاأَيُّهَاالنَّاسُ إِنَّاخَلَقْنَاكُمْ مِنْ ذَكَرٍوَأُنْثٰى وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوباًوَقَبَائِلَ لِتَعارَفُوااِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَاللَّهِ أَتْقَاكُمْ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ(۱۳)

ترجمہ: اے لوگوں بیشک ہم نے تمہیں ایک مرد اور ایک عورت سے خلق کیا اور تمہیں قوموں و قبیلوں میں قرار دیا تاکہ تم لوگ پہچانے جاؤ بیشک اللہ کے نزدیک وہی محترم ہے جو زیادہ پرہیزگار ہے بیشک اللہ جاننے والا آگاہ ہے۔ (سورہ حجرات آیہ ۱۳)

۶۔اعمال کاقبول ہونا: وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَأَابْنَيْ آدَمَ بِالْحَقِّ إِذْقَرَّباقُرْباناًفَتُقُبِّلَ مِنْ أَحَدِهِماوَلَمْ يُتَقَبَّلْ مِنَ الْآخَرِقَالَ لَأَقْتُلَنَّكَ قالَ إِنَّمَايَتَقَبَّلُ اللَّهُ مِنَ الْمُتَّقِينَ (۲۷) ترجمہ: اور تم ان لوگوں پر آدم کے دونوں بیٹوں کے قصّہ کو پڑھ کر سناؤ کہ جب ان دونوں نے قربانی پیش کی تو ایک کی قربانی قبول کرلی گئی اور دوسرے کی قبول نہیں کی گئی لہٰذا قابیل نے ہابیل نے کہا کہ میں تجھے ضرور قتل کروں گا تو ہابیل نے کہا بیشک اللہ پرہیزگاروں کے اعمال کو قبول کرتا ہے۔ (سورہ مائدہ آیہ ۲۷)

۷۔امورات دنیاوی میں بھی آسانی کاہونا: وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجاً(۲)

ترجمہ: اور جو اللہ سے ڈرتا ہے اللہ اُس کے لئے نجات کی راہ قرار دیتا ہے۔

وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَايَحْتَسِبُ وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَهُوَحَسْبُهُ إِنَّ اللَّهَ بالِغُ أَمْرِهِ قَدْجَعَلَ اللَّهُ لِكُلِّ شَيْءٍقَدْراً(۳)

ترجمہ: اور اللہ اُسے ایسی راہ سے رزق دیتا ہے جس کا وہ گمان بھی نہیں کرسکتا ہے اور جو اللہ پر توکّل کرتا ہے تو اللہ اُس کے لئے کافی ہے بیشک اللہ اپنے حکم کو پائے تکمیل تک پہنچانے والا ہے بیشک اللہ نے ہر چیز کے لئے مقدار معیّن کی ہے۔ (سورہ طلاق آیہ ۲و۳)

۸۔صبر کا وسیلہ قرار پاتا ہے:لَيْسَ الْبِرَّأَنْ تُوَلُّواوُجُوهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلكِنَّ الْبِرَّمَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِوَالْمَلَائِكَةِوَالْكِتابِ وَالنَّبِيِّينَ وَآتَى الْمَالَ عَلى حُبِّهِ ذَوِي الْقُرْبى وَالْيَتامى وَالْمَساكينَ وَابْنَ السَّبيلِ وَالسَّائِلينَ وَفِي الرِّقابِ وَأَقامَ الصَّلاةَ وَآتَى الزَّكاةَ وَالْمُوفُونَ بِعَهْدِهِمْ إِذاعاهَدُواوَالصَّابِرينَ فِي الْبَأْساءِوَالضَّرَّاءِ وَحينَ الْبَأْسِ أُولئِكَ الَّذينَ صَدَقُواوَأُولئِكَ هُمُ الْمُتَّقُونَ (۱۷۷) ترجمہ: نیکی یہ نہیں ہے کہ اپنے رُخ کو صرف مشرق و مغرب کی طرف کرلو بلکہ نیکی یہ ہے کہ اللہ و روز قیامت وملائکہ وانبیاء پر ایمان رکھواور اللہ کی محبت میں رشتہ داروں اور یتیموں اور مسکینوں اور مسافروں اور سوال کرنے والوں اور غربت زدہ مسافروں کی مدد کرو اور نماز قائم رکھواور زکات ادا کرواور اپنے کئے ہوئے عہدوں کو پورا کرواور سختی اور تکلیف اور لڑائی کے وقت صبر کرواور ایسے ہی لوگ سچے اور پرہیزگار ہوتے ہیں۔(سورہ بقرہ آیہ ۱۷۷)

۹۔حق و باطل میں فرق کرنے کا وسیلہ قرار پاتا ہے:يَاأَيُّهَاالَّذِينَ آمَنُواإِنْ تَتَّقُواااللَّهَ يَجْعَلْ لَكُمْ فُرْقَاناًوَيُكَفِّرْعَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَيَغْفِرْلَكُمْ وَاللَّهُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِيمِ(۲۹)

ترجمہ: اے اہل ایمان اگر پرہیز گاری اختیار کروگے تو اللہ تمہیں حق و باطل کے درمیان تشخیص کی صلاحیت عطا کردے گا اور تمہاری برائیوں کی پردہ پوشی کرے گا تمہارے گناہوں کو بخش دے گا اور اللہ بہت بڑے فضل کا مالک ہے (سورہ انفال آیہ ۲۹)

چوتھا مطلب: نیک لوگوں کی صحبت کے بارے میں ہے:

۱۔قال علی(علیہ السلام):صحبۃ الاشرارتُکسَب الشرکالریح اذامرت بالنتِنِ حملت نتِناً)

ترجمہ: حضرت علی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: بُرے لوگوں کی صحبت برائی لاتی ہے ہوا کی مانند کہ جب بھی مردار کے پاس سے گزرتی ہے تو اپنے ساتھ وہاں کی بدبو لاتی ہے۔ (غررالحکم)

۲۔ قال علی(علیہ السلام):صُحبۃ الاحمق عذاب الروح و صُحبۃ الولی اللبیب حیاۃ الروح)

ترجمہ: حضرت علی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: احمق افراد کی صحبت روح کے عذاب کا سبب بنتی ہے اور عقل مند دوست کی صحبت روح کو حیات بخشتی ہے۔ (غررالحکم)

۳۔ قال علی(علیہ السلام):صُحبۃ الاشرار توجب سوء الظن بالاخیار)

ترجمہ: حضرت علی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: بُرے لوگوں کی صحبت نیک لوگوں میں بد گمانی کا سبب ہوتی ہے (غرر الحکم)

ماہ رمضان کا چودواں دن

چوہویں شب کی مخصوص نماز: ۶ رکعت ہے دو دو رکعت کرکے جس کی ہر رکعت میں حمد کے بعد سورہ زلزال پڑھنا ہے۔

چوہویں روزہ کا ثواب:"قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ:یوم اربعة عشر فکانّمالقیتم آدم ونوحاًوبعدھماابراہیم وموسٰی وبعدہ داوود وسلیمان وکانّمَاعیدتم اللہ عزّوجلّ مع کلّ نبیٍّ مائتین سنةٍ"

ترجمہ: نبی اکرم (صلی اللہ علیہ وآلہ) نے ارشاد فرمایا: چوہویں روزہ کا ثواب ایسا ہے گویا تم لوگوں نے آدمؑ ونوحؑ اور ان کے بعد ابراہیمؑ وموسیٰؑ اور انکے بعد داؤدؑ وسلیمانؑ سے ملاقات کی ہو اور گویا اللہ نے تم لوگوں سے وعدہ کیا ہو ہر نبی کے ساتھ دو ہزار سال قرار دینے کا۔ (فضائل الاشہر الثلاثہ (شیخ صدوق) ج ۲ ص ۸۳ ح ۶۳)

چوہویں دن کی مخصوص دعاء:"اَللّٰھمّ لاتُواخذنی فیہ بالعثرات واقلنی فیہ من الخطایاوالھفوات ولاتجعلنی فیہ عرضاًللبلایاولآفات بعزّتک یاعِزَّالمسلمین"

ترجمہ: اے اللہ اس دن کی برکت سے میری لغزشوں کا مواخذہ نہ کرنا اور میرے عذر و غلطیوں کو قبول فرمااور مجھے مصیبتوں وآفات کا ہدف قرار نہ دے، تجھے تیری عزت کا واسطہ اے مسلمین کو عزت بخشنے والے۔

دعا کی شرح و تفسیر: اس دعا میں گناہوں کے سبب ہونے والی گرفت اور سخت ترین آفات و بلاؤ کے ذریعہ ہونے والی آزمائشوں سے بخشش طلب کی گئی ہے اللہ کو اس کی عزت و عظمت کا واسطہ دیتے ہوئے لہٰذا اس دعا میں گناہوں کی لغزشوں اور توبہ وغیرہ میں تین مطالب مورد بحث ہیں۔

پہلا مطلب: دعا میں عثرات کے معنٰی کے بارے میں ہے:

عثرات مادّۂ عثر عثار عثور سے ہے جو کہ ا۔ لغزش کھا جانے ۲۔ گر جانے اب یہ لغزش کھانے کی مندرجہ ذیل صورتیں ہو سکتی ہیں۔

ا۔مذھبی مسائل میں لغزش کھانا مثلاً: دین کو صحیح نہ سمجھنا یا دین سے غلط استفادہ کرنا یا دشمنان دین کی تبلیغات پر کان دھرنا وغیرہ۔

۲۔ فرہنگی مسائل میں لغزش کھانا مثلاً: ٹی وی، انٹرنیٹ وغیرہ کا غلط استعمال، فساد و فحشاہ پھیلانے والی سیڈیز کا استعمال مغربی طرز کے لباسوں کا استعمال، سیکس والی تصاویر کا استعمال یا گھروں میں رکھنا، اچھے اور نیک لوگوں کو چھوڑ کر برے لوگوں کے ساتھ بیٹھک رکھنا وغیرہ۔

۳۔اقتصادی مسائل میں لغزش کھانامثلاً: دھوکہ بازی، چوری، سود کے معاملات، ثروت اندوزی، کم کام کرنا، رفاہ طلبی، رشوت لینا، ملکی سرمایہ کو ملک سے باہر لے جانا وغیرہ۔

۴۔عبادتی مسائل میں لغزش کھانامثلاً: شرکِ جلی وخفی میں مبتلا ہونا، رحمت الٰہی سے مایوس ہونا ریاکاری دکھاوا، غرور وتکبر، غضب، حسد، تہمت، غیبت، گالیاں بکنا، جھوٹ بولنا، حق کو چھپانا، بری دلّالی کرنا، چغل خوری، سوئے ظن رکھنا، عہد شکنی کرنا، ظلم وستم کرنا، کم بیچنا، یتیم کا مال کھانا، خیانت کرنا، اسراف، عاق والدین ہونا، قطع رحمی کرنا، واجبات دینی کو ترک یا بے اہمیت جاننا، ترک محرمات کو اہمیت نہ دینا، ہر طرح کے جہاد سے فرار ہونا وغیرہ۔

جیساکہ مندرجہ ذیل آیات میں ارشاد ہوا:

۱۔فَإِنْ عُثِرَعَلى أَنَّهُمَااسْتَحَقَّاإِثْماًفَآخَرانِ يَقُومانِ مَقامَهُمامِنَ الَّذينَ اسْتَحَقَّ عَلَيْهِمُ الْأَوْلَيانِ فَيُقْسِمانِ بِاللَّهِ لَشَهادَتُنَاأَحَقُّ مِنْ شَهادَتِهِماوَمَااعْتَدَيْنا إِنَّاإِذاًلَمِنَ الظَّالِمِينَ(۱۰۷)

ترجمہ: پھر اگر اطلاع ملے کہ وہ دونوں گناہ کے مرتکب ہوئے ہیں تو ان کی جگہ دوسرے دو افراد گواہی کے لئے کھڑے ہو جائیں ان افراد میں سے جو میت کے قریبی عزیز ہوں اور وہ قسم کھائیں کہ ہماری گواہی ان کی گواہی سے زیادہ صحیح ہے اور ہم نے کسی طرح کی زیادتی نہیں کی ہے بیشک اگر ہم نے ایسا کیا تو ہم ظالم ہیں۔ (سورہ مائدہ آیہ ۱۰۷)

٢۔وَكَذٰلِكَ أَعْثَرْنَاعَلَيْهِمْ لِيَعْلَمُوااَنَّ وَعْدَاللّٰهِ حَقٌّ وَأَنَّ السَّاعَةَلَارَيْبَ فيهاإِذْيَتَنازَعُونَ بَيْنَهُمْ أَمْرَهُمْ فَقالُواابْنُوا عَلَيْهِمْ بُنْياناًرَبُّهُمْ أَعْلَمُ بِهِمْ قالَ الَّذينَ غَلَبُواعَلى أَمْرِهِمْ لَنَتَّخِذَنَّ عَلَيْهِمْ مَسْجِداً(٢١)

ترجمہ:اور اسی طرح ہم نے لوگوں کو اصحاب کہف کے حالات سے مطلع کر دیا تھا تاکہ وہ جان لیں کہ اللہ کا وعدہ (قیامت) سچا ہے اور بیشک قیامت کے آنے میں کوئی شک نہیں ہے جب لوگ آپس میں (اصحاب کہف کے بارے میں) جھگڑ رہے تھے اور لوگوں نے یہ کہا کہ ان کے غار پر عمارت بنادی جائے ان کا پروردگار ان کے بارے میں بہتر جانتا ہے کہا ان لوگوں نے جو دوسروں کی رائے پر غالب آ گئے تھے کہ ہم ضرور ان پر مسجد بنائیں گے۔(سورہ کہف آیہ ٢١)

دوسرا مطلب: توبہ کے بارے میں ہے:جس کے معنٰی لوٹنے،پشیمان وشرمندہ ہو کر دوبارہ اس کام کی طرف نہ جانے کے ہیں:

قرآن میں توبہ کا ذکر

١۔اللہ توبہ کو قبول کرتا ہے:وَهُوَالَّذي يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبادِهِ وَيَعْفُوا عَنِ السَّيِّئاتِ وَيَعْلَمُ مَاتَفْعَلُونَ (٢٥)

ترجمہ: اور اللہ اپنے بندوں کی توبہ کو قبول کرتا اور گناہوں سے درگذر کرتا ہے اور اللہ تم لوگوں کے اعمال کو جانتا ہے۔(سورہ شوریٰ آیہ ٢٥)

۲۔توبہ کرنا واجب ہے :وَتُوبُواإِلَى اللَّهِ جَمِيعاًأَيُّهَاالْمُؤْمِنُونَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ (۳۱)ترجمہ:اور تم سب اللہ کی بارگاہ میں توبہ کروتاکہ فلاح پاسکو۔(سورہ نورآیہ ۳۱)

۳۔توبہ کازمانہ:وَلَيْسَتِ التَّوْبَةُ لِلَّذينَ يَعْمَلُونَ السَّيِّئاتِ حَتّٰى إِذَاحَضَرَ أَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قالَ إِنِّي تُبْتُ الْآنَ وَلَاالَّذِينَ يَمُوتُونَ وَهُمْ كُفَّارٌأُولٰئِكَ أَعْتَدْنَالَهُمْ عَذَاباًأَلِيماً(۱۸)ترجمہ: اور اُن لوگوں کی توبہ قابلِ قبول نہیں ہے جو گناہ کرتے رہتے ہیں یہاں تک کہ جب ان میں سے کسی کی موت کا وقت آپہنچتا ہے تو وہ کہتے ہیں کہ اب ہم نے توبہ کی اور اسی طرح اُن کی توبہ بھی قابل قبول نہیں ہے جو کفر کی حالت میں مرجاتے ہیں ایسے ہی لوگوں کے لئے ہم نے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔(سورہ نساآیہ ۱۸)

توبہ کے آثار وبرکات

۱۔اللہ کی دوستی:إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ التَّوَّابينَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرينَ (۲۲۲)

ترجمہ: بیشک اللہ توبہ کرنے والوں اور پاکیزہ افراد کو دوست رکھتا ہے۔(سورہ بقرہ آیہ ۲۲۲)

۲۔گناہوں کی مغفرت:إِلَّامَنْ تابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ عَمَلاًصَالِحاًفَأُوْلٰئِكَ يُبَدِّلُ اللَّهُ سَيِّئاتِهِمْ حَسَناتٍ وَكانَ اللَّهُ غَفُوراً رَحيماً(۷۰)

ترجمہ: مگر جس نے توبہ کرلی اوراس پر باقی رہااور نیک عمل کئے تو ایسے لوگوں کے گناہوں کو بھی اللہ نیکیوں سے بدل دے گا اور اللہ مغفرت کرنے والا و مہربان ہے۔(سورہ فرقان آیہ ۷۰)

توبہ کے مراتب: توبہ کے مندرجہ ذیل چار مراتب ہیں:

۱۔رکن توبہ: یعنی دوبارہ سے سابقہ گناہ نہ کرنے کا محکم ارادہ اوراس پر عمل۔

۲۔شرطِ توبہ: اپنے آپ کو اس طرح سے تنبیہ کرنا کہ حرام سے حاصل شدہ مال کو لوٹانااور اُگے ہوئے گوشت کو گھلادینا۔

۳۔شرطِ قبولیت توبہ: حقوقِ الٰہی اور حقوق الناس کی ادائیگی۔

۴۔توبہ کی اہم ترین شرط: إِنَّمَاالتَّوْبَةُعَلَى اللَّهِ لِلَّذينَ يَعْمَلُونَ السُّوءَ بِجَهالَةٍ ثُمَّ يَتُوبُونَ مِنْ قَريبٍ فَأُولئِكَ يَتُوبُ اللَّهُ عَلَيْهِمْ وَ كانَ اللَّهُ عَليماً حَكيماً(۱۷)

ترجمہ: اللہ کی طرف سے توبہ کی قبولیت صرف ان لوگوں کے لئے ہے جو نادانستہ طورپر گناہ کربیٹھتے ہیں اور پھر فوراًتوبہ کرلیتے ہیں تواللہ بھی اُن کی توبہ قبول کرلیتاہےاور اللہ صاحبِ علم و حکمت ہے۔(سورہ نساآیہ ۱۷)

جیساکہ امام سجاد علیہ السلام دعاء ابو حمزہ ثمالی میں یوں فرماتے ہیں:"الٰهی لم اعصک حین عصیتک وانابربوبیتک جاحدو لایامرک مستخف ولالعقوبتک متعرض ولالوعیدک متهاون لٰکن خطیئة عرضت وسولت لی نفسی وغلبنی هوای"

ترجمہ: اے میرے معبود میں گناہ کرتے وقت تیری ربوبیت کا منکر نہیں تھااور نہ تیرے امر کو خفیف شمار کرتے ہوئے اور نہ تیری سزا کو کم شمار کرتے ہوئےاور نہ تیری طرف سے دیئے ہوئے وعدہ عذاب کو چھوٹا سمجھتے ہوئے گناہ کا مرتکب ہواہوں بلکہ یہ خطا تھی جو مجھ سے سرزد ہوئی جسے میرے نفس امارہ نے حق کو میرے سامنے مشتبہ کردیا تھااور میری خواہشات مجھ پر غالب آگئی تھیں۔

جیساکہ مسجد کوفہ میں حضرت علی علیہ السلام مناجات کرتے ہوئے یوں فرماتے ہیں:"مولای یامولای انت الغالب واناالمغلوب وهل یرحم المغلوب اِلّاالغالب"

ترجمہ: اے میرے مولاوآقا توہی سب پر غالب ہے اور میں مغلوب ہوں کیا مغلوب کی مدد کرنے والاغالب کے علاوہ کوئی اور ہوسکتا ہے؟(روضۃالواعظین ج: ۲ص: ۴۷۸)

قال رسول الله ص قال الله جل جلاله أنا الله لا إله إلا أنا خلقت الملوك و قلوبهم بيدي فأيما قوم أطاعوني جعلت قلوب الملوك عليهم رحمة و أيما قوم عصوني جعلت

قلوب الملوك عليهم سخطة ألا لا تشغلوا أنفسكم بسب الملوك توبوا إلي أعطف بقلوبهم عليكم

ترجمہ: نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: اللہ جل جلالہ ارشاد فرماتا ہے میں اللہ ہوں کوئی معبود نہیں ہے سوائے میرے میں نے ہی بادشاہوں کو خلق کیا ہے اُن کے قلوب میرے ہی ہاتھ میں ہیں لہٰذا جو قوم میری اطاعت کرتی ہے تو میں بادشاہوں کے قلوب کو اُن کے لئے مہربان کردیتا ہوں اور جو قوم میری معصیت کرتی ہے تو میں بادشاہوں کے قلوب کو اُن پر غضب ناک کردیتا ہوں لہٰذا اے لوگوں خبردار بادشاہوں کی خاطر اپنے نفسوں کو ادہر اُدہر مشغول نہ کرنا مجھ سے توبہ کرنا تو میں اُن کے قلوب کو تمہارے لئے مہربان کردوں گا (روضۃ الواعظین ج: ۲ ص: ۴۷۸)

تیسرا مطلب: اللہ کی طرف سے ہونے والے امتحانات کے تین مقاصد ہیں:

ا۔انسان کی تربیت کرنا: ثُمَّ أَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِنْ بَعْدِ الْغَمِّ أَمَنَةً نُعاساًيَغْشى طائِفَةً مِنْكُمْ وَطائِفَةٌ قَدْأَهَمَّتْهُمْ أَنْفُسُهُمْ يَظُنُّونَ بِاللَّهِ غَيْرَالْحَقِّ ظَنَّ الْجاهِلِيَّةِ يَقُولُونَ هَلْ لَنامِنَ الْأَمْرِمِنْ شَيْءٍ قُلْ إِنَّ الْأَمْرَكُلَّهُ لِلَّهِ يُخْفُونَ في أَنْفُسِهِمْ مالايُبْدُونَ لَكَ يَقُولُونَ لَوْكانَ لَنامِنَ الْأَمْرِشَيْءٌ ما قُتِلْناهاهُناقُلْ لَوْكُنْتُمْ في بُيُوتِكُمْ لَبَرَزَالَّذينَ كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقَتْلُ إِلى مَضاجِعِهِمْ وَ لِيَبْتَلِيَ اللَّهُ مافي صُدُورِكُمْ وَ لِيُمَحِّصَ مافي قُلُوبِكُمْ وَاللَّهُ عَليمٌ بِذاتِ الصُّدُورِ(١٥٤)

ترجمہ: پھر اللہ نے تم لوگوں پر غم کے بعد سکون کی نیند کو طاری کیا جو تم میں سے ایک گروہ پر چھا گئی اور دوسرا گروہ اپنی جانوں کی فکر میں تھا اور اللہ کے بارے میں وہ لوگ بد گمانی کر رہے تھے دورانِ جاہلیت کی طرح کے خیالات کر رہے تھے اور یہ کہہ رہے تھے کہ جنگ کے معاملات میں ہمیں بھی کوئی اختیار ہے ان سے کہدو کہ اختیار تو صرف اللہ کو ہے لوگ اپنے دلوں میں ایسی باتیں چھپائے ہوئے ہیں جن کا تمہارے سامنے اظہار نہیں کرتے اور کہتے ہیں کہ اگر اختیار ہمارے ہاتھ میں ہوتا تو ہم یہاں نہ مارے جاتے کہدو کہ اگر تم لوگ گھروں میں بھی رہ جاتے تو جن کی موت جہاں لکھ دی گئی ہوتی ہے وہ ہر حال میں اپنے مرنے کی جگہ تک پہنچ جاتے ہیں اور اللہ تمہارے دلوں میں جو کچھ ہے اسے آزمانا اور تمہارے ضمیروں کو خالص کرنا چاہتا ہے اور اللہ دلوں کے رازوں سے آگاہ ہے۔ (سورہ آل عمران آیہ ۱۵۴)

۲۔انسان کو ہدایت دینا: وَالَّذينَ جاهَدُوافينا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَناوَإِنَّ اللَّهَ لَمَعَ الْمُحْسِنينَ(٦٩)

ترجمہ: اور جن لوگوں نے ہماری راہ میں جہاد کیا ہم اُنہیں اپنے راستوں کی ہدایت کر دیں گے اور بیشک اللہ نیکوکاروں کے ساتھ ہے۔ (سورہ عنکبوت آیہ ٦٩)

۳۔انسان کو ہوشیار کرنا: الَّذينَ إِذاأَصَابَتْهُمْ مُصِيبَةٌقالُوإِنَّالِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ راجِعُونَ(١٥٦)
وہ لوگ جن پر جب کوئی مصیبت آپڑتی ہے تو وہ یہ کہہ اُٹھتے ہیں کہ بیشک ہم اللہ ہی کی طرف سے آئے ہیں اور اللہ ہی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔

أُولئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَواتٌ مِنْ رَبِّهِمْ وَ رَحْمَةٌ وَأُولئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُونَ(۱۵۷)

یہی وہ لوگ ہیں جن پراُنکے پروردگار کی طرف سے درود ہے اوریہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں ۔(سورہ بقرہ آیہ ۱۵۶و۱۵۷)

امتحانِ الٰہی کے مختلف مراحل

جیساکہ قرآن میں ارشادہوا:۱-كُلُّ نَفْسٍ ذائِقَةُ الْمَوْتِ وَنَبْلُوكُمْ بِالشَّرِّوَالْخَيْرِفِتْنَةً وَإِلَيْنا تُرْجَعُونَ(۳۵)

ترجمہ:ہر ایک کو موت کامزہ چکھناہے اور ہم تم سبکو سختیوں اورآسائشوں کے ذریعہ آزمائیں گے اور تم سب ہماری طرف ہی پلٹائے جاؤگے. (سورہ انبیاء آیہ ۳۵)

۲-وَمَنْ يَكْفُرْبِالْإِيمَانِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهُ وَهُوَفِي الْآخِرَةِ مِنَ الْخاسِرينَ(۵)

ترجمہ:اور جو بھی ایمان سے انکار کرے گااس کا عمل برباد ہوجائے گااور وہ آخرت میں خسارہ پانے والوں میں سے قرار پائے گا۔(سورہ مائدہ آیہ ۵)

۳-إِذْتُصْعِدُونَ وَلاتَلْوُونَ عَلى أَحَدٍ وَالرَّسُولُ يَدْعُوكُمْ في أُخْراكُمْ فَأَثابَكُمْ غَمًّابِغَمٍّ لِكَيْلاتَحْزَنُواعَلى مافاتَكُمْ وَلاماأَصابَكُمْ وَاللَّهُ خَبيرٌبِماتَعْمَلُونَ(۱۵۳)

ترجمہ:جب تم لوگ بلندی پرچڑھ رہے تھے اور مڑکر کسی کو دیکھ بھی نہیں رہے تھے جبکہ رسول پیچھے کھڑے تم لوگوں کو پکار رہے تھے جس کے نتیجے میں اللہ نے تمہیں غم کے بدلے غم دیاتاکہ

تم رنجیدہ نہ ہو اس چیز پر جو ہاتھ سے نکل گئی ہو اور نہ اس مصیبت پر جو تم تک پہنچی ہو اور اللہ تمہارے اعمال سے اچھی طرح آگاہ ہے۔(سورہ آل عمران آیہ ۱۵۳)

روایت:قَالَ رَسُولُ اللَّهِ(ص):إِنَّ عِظَمَ الْجَزَاءِمَعَ عِظَمِ الْبَلَاءِوَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى إِذَاأَحَبَّ قَوْماًابْتَلَاهُمْ فَمَنْ رَضِيَ فَلَهُ الرِّضَاوَمَنْ سَخِطَ فَلَهُ السَّخَطُ

ترجمہ: نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: بیشک بڑا انعام بڑے امتحان ہی کی صورت میں ملتا ہے اور بیشک اللہ تعالیٰ جب کسی کو زیادہ دوست رکھتا ہے تو اُسے امتحان میں مبتلا کرتا ہے لہٰذا جو اللہ کے امتحان سے راضی رہتا ہے تو اللہ بھی اس سے راضی رہتا ہے اور جو اللہ سے ناراض رہتا ہے تو اللہ بھی اس سے ناراض رہتا ہے۔(جامع الأخبار ص: ۱۱۴)

ماہ رمضان کا پندرواں دن

پندرویں شب کی مخصوص نماز: ۴رکعت ہے دودو رکعت کرکے جس کی پہلی دو رکعت میں حمد کے بعد ۱۰۰مرتبہ سورہ توحید پڑھنا ہے اور دوسری دو رکعت میں حمد کے بعد ۵۰ مرتبہ سورہ توحید پڑھنا ہے۔

پندرویں روزہ کا ثواب:"قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ:وقضٰی لکم عزّوجلّ یوم خمسةعشرحوائج الدّنیاوالآخرة واعطاکم اللھم مایعطی اللہ ایوب واستغفرلکم حملةالعرش واعطاکم اللہ عزّوجلّ یوم القیامة اربعین نوراًعشرةعن یمینکم وعشرةًعن یساارکم وعشرةً امامکم وعشرةً خلفکم"

ترجمہ: نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اس روزہ کے عوض تم لوگوں کی دس دنیاوی واُخروی حاجت کو پورا کرتا ہے اور اللہ نے صبر کے نتیجہ میں ایوبؑ نبی کا سا ثواب عطا کرے گا اور تم لوگوں کے لئے عرش کے ملائکہ استغفار کریں گے اور روز قیامت اللہ تعالیٰ چالیس نور دائیں جانب اور دس نور بائیں جانب اور دس نور سامنے اور دس نور پیچھے کی جانب قرار دے گا۔(فضائل الاشهر الثلاثة (شیخ صدوق) ج ۲ ص ۸۳ ح ۶۳)

پندرویں دن کی دعا: اَللَّهُمَّ ارْزُقْنِي فِيهِ طَاعَةَ الْخَاشِعِينَ وَ اشْرَحْ فِيهِ صَدْرِي بِإِنَابَةِ الْمُخْبِتِينَ بِأَمَانِكَ يَاأَمَانَ الْخَائِفِينَ)

ترجمہ: اے اللہ آج کے دن مجھے خاشع وخاضع لوگوں کی سی اطاعت کی توفیق عنایت فرمااور میرے سینہ کو توبہ کرنے والوں کا کشادہ کردے اپنے امان کے ذریعہ سے اے خوفزدہ دلوں کو امان بخشنے والے۔

دعا کی شرح وتفسیر: اس دعا میں بھی اللہ تبارک وتعالیٰ سے دو باتوں کی توفیقات کو طلب کیا گیا ہے ا۔ خشوع وخضوع وتواضع کو جو کہ غرور وتکبر کے مقابل میں ہے ۲۔ شرح صدر کو۔

پہلا مطلب: خشوع وخضوع: یعنی ایسی حالت جس میں اللہ سے قلبی خوف ہو اعضاوجوارح کے ذریعہ اس کی نعمتوں کی قدردانی کے ساتھ۔

قرآن میں خشوع وخضوع کے اثرات

۱۔صبر و تحمل و قوتِ برداشت حاصل ہوتی ہے:

جیساکہ ارشاد ہوا: وَاسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلَاةِ وَإِنَّهَا لَكَبِيرَةٌ إِلَّا عَلَى الْخَاشِعِينَ(٤٥)

ترجمہ: صبر اور نماز کے ذریعہ مدد طلب کرو بیشک نماز سخت ہے سوائے خشوع رکھنے والوں کے۔(سورہ بقرہ آیہ ۴۵)

۲۔فلاح و کامیابی حاصل ہوتی ہے: جیساکہ ارشاد ہوا: بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمنِ الرَّحِيمِ قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ(١) بیشک فلاح پائی مومنین نے۔

الَّذِينَ هُمْ فِي صَلاتِهِمْ خاشِعُونَ(٢) جو اپنی نمازوں میں خضوع وخشوع رکھتے ہیں۔

وَالَّذِينَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُونَ(٣) اور جو بیہودہ چیزوں سے دوری اختیار کرنے والے ہیں۔

وَالَّذِينَ هُمْ لِلزَّكاةِ فاعِلُونَ(٤) اور جو زکات ادا کرتے ہیں۔

وَالَّذِينَ هُمْ لِفُرُوجِهِمْ حافِظُونَ(٥) اور جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والے ہیں۔(سورہ مومنون آیہ اسے ۵)

۳۔نیک صفات کا حاصل ہونا: إِنَّ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِماتِ وَالْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِناتِ وَالْقانِتِينَ وَالْقانِتاتِ وَالصَّادِقِينَ وَالصَّادِقاتِ وَالصَّابِرِينَ وَالصَّابِراتِ وَالْخاشِعِينَ

وَالْخَاشِعاتِ وَالْمُتَصَدِّقينَ وَالْمُتَصَدِّقاتِ وَالصَّائِمينَ وَالصَّائِماتِ وَالْحافِظينَ فُرُوجَهُمْ وَالْحافِظاتِ وَالذَّاكِرينَ اللَّهَ كَثيراًوَالذَّاكِراتِ أَعَدَّاللَّهُ لَهُمْ مَغْفِرَةً وَ أَجْراًعَظيماً(٣٥)

ترجمہ: بیشک مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں اور مومن مرد و مومن عورتیں اور اطاعت گذار مرد و اطاعت گذار عورتیں اور سچے مرد اور سچی عورتیں اور صابر مرد و صابرہ عورتیں اور متواضع مرد اور متواضع عورتیں اور صدقہ دینے والے مرد اور صدقہ دینے والی عورتیں روزہ رکھنے والے مرد اور روزہ رکھنے والی عورتیں اور اپنی عفت کی حفاظت کرنے والے مرد اور اپنی عفت کی حفاظت کرنے والی عورتیں اور اللہ کا کثرت سے ذکر کرنے والے مرد اور عورتیں اللہ نے ان سب کیلئے مغفرت اور بہت بڑا اجر مہیّا کر رکھا ہے۔ (سورہ احزاب آیہ ۳۵)

روایات میں خضوع وخشوع کی اہمیت

۱۔افراد کے سامنے ہر چیز کا خاضع وخاشع ہوجانا:"قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ:قال اللہ تعالیٰ ماعرفنی عبد وخشع لی اِلّا خشع لہ کلّ شیئٍ"

ترجمہ: نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو بندہ میری معرفت حاصل کرلیتا ہے تو ہر چیز اس کے آگے خاضع وخاشع ہوجاتی ہے۔ (منتخب میزان الحکمہ ج۷ ص ۴۷۱ح ۱۸۶۱)

۲۔خاشعین چارنشانیاں:"قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ:امّاعلامةالخاشع فاربعة:۱-مُراقبةُاللہ فی السروالعلانیة ۲-وركوب الجميل ۳-والتفّكرليوم القيامة٤-والمناجاة لِلّٰهِ "

ترجمہ: نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: خاشع شخص کی چار علامات ہیں: ا۔اللہ کے حضور کو مد نظر رکھنا پوشیدہ وعلنی ہر کام میں ۲۔نیک کام انجام دینا ۳۔قیامت کے بارے میں غور وفکر کرنا ۴۔اللہ سے مناجات کرتے رہنا۔(منتخب میزان الحکمہ ج ۷ ص ۴۷۱ح ۱۸۵۶)

دوسرا مطلب: شرح صدر کے بارے میں ہے:

قرآن میں شرح صدر کی اہمیت

ا۔شرح صدر انبیاء کا ابزارِ تبلیغی رہا ہے:

قَالَ رَبِّ اشْرَحْ لِي صَدْرِي (٢٥) موسیٰ نے عرض کی اے میرے پروردگار میرے سینے کو کشادہ کردے۔

وَيَسِّرْلِي أَمْرِي(٢٦) میرے کام کو آسان کردے۔

وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِنْ لِسانِي(٢٧)اور میری زبان کی گرہ کو کھول دے۔

يَفْقَهُواقَوْلِي(۲۸)تاکہ لوگ میری بات کو سمجھ سکیں۔(سورہ طہ آیہ ۲۵تا۲۸)

۲۔شرح صدر کا سرچشمہ اللہ تعالیٰ کی ذات ہے:

فَمَنْ يُرِدِاللَّهُ أَنْ يَهْدِيَهُ يَشْرَحْ صَدْرَهُ لِلْإِسْلامِ وَمَنْ يُرِدْأَنْ يُضِلَّهُ يَجْعَلْ صَدْرَهُ ضَيِّقاًحَرَجاًكَأَنَّمايَصَّعَّدُفِي السَّماءِ كَذلِكَ يَجْعَلُ اللَّهُ الرِّجْسَ عَلَى الَّذينَ لايُؤْمِنُونَ(۱۲۵)

ترجمہ: پھر اللہ جسے ہدایت دینے کا ارادہ کرتا ہے اس کے سینے کو کُشادہ کر دیتا ہے اسلام کے لئے اور جسے گمراہی میں چھوڑنا چاہتا ہے اس کے سینے کو ایسا تنگ اور دشوار کر دیتا ہے گویا (اسکے لئے اسلام کا قبول کرنا) آسمان پر چڑھنے کی مانند مشکل ہوتا ہے اسی طرح اللہ عذاب قرار دیتا ہے اُن لوگوں کے لئے جو ایمان نہیں رکھتے۔(سورہ انعام آیہ ۱۲۵)

۳۔شرح صدر رکھنے والا نور الٰہی رکھتا ہے:

أَفَمَنْ شَرَحَ اللَّهُ صَدْرَهُ لِلْإِسْلامِ فَهُوَعَلى نُورٍ مِنْ رَبِّهِ فَوَيْلٌ لِلْقاسِيَةِقُلُوبُهُمْ مِنْ ذِكْرِاللَّهِ أُولئِكَ في ضَلالٍ مُبينٍ(۲۲)

کیاوہ شخص جس کے سینہ کو اللہ نے اسلام کے لئے کشادہ کر دیا ہو (وہ گمراہوں جیسا ہو سکتا ہے) وہ اپنے پروردگار کی طرف سے نورانیت کا حامل ہے اور افسوس ان لوگوں کے حال پر جن کے دل اللہ کے ذکر سے سخت ہو گئے ایسے ہی لوگ واضح گمراہی میں ہیں۔ (سورہ زمر آیہ ۲۲)

روایت میں شرح صدر کی اہمیت

شرح صدر انبیاء واوصیاء کی خاص خصوصیت رہی ہے:"قال الرضا(علیہ السلام):اِنّ العبدَاذااختارہ اللہ عزّوجلّ لامورعبادِہِ شرح صدرہ لذالک واوردع قلبہ ینابیع الحکمۃوالھمہ العلم الھاماًفلم یعیَ بعدہ بجواب ولایُحیّرُ فیہ عن الصّواب وھومعصوم موئیّدموفّق مسدّدقدامن الخطایاوالزّلل والعشار وخصّہ اللہ بذالک لیکون حُجّتہ علیٰ عبادہ وشاھدہ علیٰ خلقہ"

ترجمہ: امام رضا علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: بیشک جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کی اصلاح چاہتا ہے تو اُسے شرح صدر عطا کرتا ہے اور اس کے دل میں حکمت کے چشمہ جوش مارنے لگتے ہیں اور اسے علوم الہام کرتا ہے کہ وہ ہر طرح کے سوالوں کے جوابات دینے میں حیران وسرگرداں نہیں ہوتا اور اللہ کی طرف سے اُسے تائید حاصل ہوتی ہے ہر طرح کی خطا ولغزش سے بچنے کے سلسلے میں تاکہ وہ امان میں رہئے اللہ تعالیٰ اسے یہ صفات عطا کرتا ہے تاکہ دوسرے بندوں کے لئے یہ حجت قرار پائے اور بقیہ مخلوق پر گواہ قرار پائے۔ (امالی صدوق ص ۶۸۰)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ماہ رمضان کا سولواں دن

سولویں شب کی مخصوص نماز: ۱۲ رکعت ہے دو دو رکعت کرکے جس کی ہر رکعت میں حمد کے بعد ۱۲ مرتبہ سورہ تکاثر پڑھنا ہے۔

سولویں روزہ کا ثواب:"قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ:اعطاکم اللہ یوم ستۃ عشر اذاخرجتم من القبر ستین حلۃ تلبسونھاوناقۃ ترکبونھاوبعث اللہ الیکم غمامۃ تظلکم من حر ذالک الیوم:(فضائل الاشھر الثلاثۃ(شیخ صدوق)ج ۲ص۸۱)

ترجمہ: نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا:اللہ تعالیٰ سولویں روزہ کے عوض تم لوگوں کو جواجر عطا کرتا ہے وہ یہ ہے کہ جب تم لوگ قبروں سے نکلوگے تو ساٹھ لباس پہننے کے لئے اور ایک اونٹ جس پر سوار ہو کر میدان محشر میں وارد ہوگے اور ایک بادل تم لوگوں کے سروں پر سایہ کئے ہوگا جو روزِ قیامت کی گرمی وحرارت سے تمہیں محفوظ رکھے گا۔(فضائل الاشھر الثلاثۃ(شیخ صدوق)ج ۲ص۸۱)

سولویں دن کی دعا:"اللھم وفقنی فیہ لموافقۃ الابراروجنبنی فیہ مرافقۃ الاشرار وآونی فیہ برحمتک الی دارالقرار بالٰھیتک یا الہ العالمین"

ترجمہ: اے اللہ اس دن مجھے نیک لوگوں کے ساتھ دوستی رکھنے کی توفیق عنایت فرما اور بُرے لوگوں کی دوستی سے دور رکھ اور اپنی رحمت کے ذریعہ آخرت میں پناہ دے اپنی اُلوہیت کے ذریعہ اے کائنات والوں کے معبود۔

دعا کی شرح و تفسیر: اس دعا میں اللہ تعالیٰ سے تین چیزیں طلب کی گئی ہیں ا۔نیک لوگوں کی دوستی ۲۔بُرے لوگوں سے دوری ۳۔سکون ذہنی۔

پہلا مطلب: نیکی اور نیک لوگوں کی دوستی کے بارے میں ہے: قرآن میں ارشاد ہوا:

ا۔لَيْسَ الْبِرَّأَنْ تُوَلُّواوُجُوهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلكِنَّ الْبِرَّمَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِوَالْمَلائِكَةِ وَالْكِتابِ وَالنَّبِيِّينَ وَآتَى الْمالَ عَلى حُبِّهِ ذَوِي الْقُرْبى وَالْيَتامى وَالْمَساكِينَ وَابْنَ السَّبيلِ وَالسَّائِلينَ وَفِي الرِّقابِ وَأَقامَ الصَّلَاةَوَآتَى الزَّكاةَوَالْمُوفُونَ بِعَهْدِهِمْ إِذاعاهَدُواوَالصَّابِرينَ فِي الْبَأْساءِ وَالضَّرَّاءِوَحينَ الْبَأْسِ أُولئِكَ الَّذينَ صَدَقُوا وَأُولٰئِكَ هُمُ الْمُتَّقُونَ(۱۷۷)

ترجمہ: نیکی یہ نہیں ہے کہ اپنے رُخ کو مشرق و مغرب کی طرف کرلو بلکہ نیکی یہ ہے کہ اللہ و روز قیامت و ملائکہ و انبیاپر ایمان رکھو اور اللہ کی محبت میں رشتہ داروں اور یتیموں اور مسکینوں اور مسافروں اور سوال کرنے والوں اور غربت زدہ مسافروں کی مدد کرو اور نماز قائم رکھو اور زکات ادا کرو اور اپنے کئے ہوئے عہدوں کو پورا کرو اور سختی اور تکلیف اور لڑائی کے وقت صبر کرو اور ایسے ہی لوگ سچے اور پرہیزگار ہوتے ہیں۔(بقرہ ۱۷۷)

۲۔اَلَّذِينَ اتَّقَوْارَبَّهُمْ لَهُمْ جَنَّاتٌ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَاالْأَنْهارُخالِدِينَ فيهانُزُلاًمِنْ عِنْدِاللَّهِ وَمَاعِنْدَاللَّهِ خَيْرٌلِلْأَبْرارِ(۱۹۸)

ترجمہ: جو لوگ اپنے پروردگار سے ڈرتے ہیں اُن کے لئے بہشت کے باغات ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہیں جہاں وہ ہمیشہ کے لئے رہنے والے ہیں یہ اللہ کی طرف سے میز بانی کا سامان ہے اور جو کچھ بھی اللہ کے پاس ہے وہ نیک لوگوں کے لئے زیادہ بہتر ہے۔(آل عمران ۱۹۸)

۳۔إِنَّ الْأَبْرَارَلَفِي نَعِيمٍ(۲۲) بیشک نیک لوگ نعمات میں ہوں گے۔
عَلَى الْأَرَائِكِ يَنْظُرُونَ(۲۳) تختوں پر بیٹھے نظارے کر رہے ہوں گے۔
تَعْرِفُ فِي وُجُوهِهِمْ نَضْرَةَ النَّعِيمِ(۲٤) تم اُن کے چہروں پر نعمتوں کی شادابی ملاحظہ کروگے۔
يُسْقَوْنَ مِنْ رَحِيقٍ مَخْتُومٍ(۲۵) اُنہیں خالص بہشتی شراب پلائی جائے گی۔
(مطففین ۲۳،۲۲)

روایات میں نیک لوگوں کی دوستی اور اس کے فوائد

۱-"قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ:ثلاث من ابواب البرّ:سخاء النفس وطیب الکلام والصبر علی الاذٰی" ترجمہ: نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: تین چیزیں نیکیوں کا دروازہ ہیں ا۔سخاوت ۲۔پاکیزہ کلام کرنا ۳۔اذیت پر صبر کرنا۔(منتخب میزان الحکمہ باب نیکوکاری ح۷۵۶)

۲-قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ:اِنّ البرّوالصلۃیستطیلان الاعماروعمران الدیار ویکثران الاموال ولوکان القوم فجّاراً"

ترجمہ: نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: بیشک نیکی اور صلہ رحمی عمروں کے طولانی ہونے اور علاقوں کے آباد ہونے اور مال کی زیادتی کا سبب بنتے ہیں چاہے وہ معصیت کار قوم ہی کیوں نہ ہو۔(نہج الفصاحہ ص۷۶۲)

۳-"قال الباقرعلیہ السّلام:البرّوصدقۃ السّرّینفیان الفقرویزیدان فی العمر ویدفعان عن سبعین میتۃ سوءٍ"

ترجمہ: امام باقر علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: نیکی اور چھپا کر صدقہ دینا فقر کو دور کرتے اور عمر کے طولانی ہونے کا سبب بنتے ہیں اور ستر قسم کی ناگہانی موت سے بچاتے ہیں۔(بحار ج۸۱ ص۱۷)

٤-قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ:علامۃالبارفعشرۃ:١-یُحب فی اللہ٢-یُبغض فی اللہ ٣-یُصاحب فی اللہ٤-یُفارق فی اللہ٥-یغضب فی اللہ٦-یرضی فی اللہ٧-یعمل للہ٨-یطلب الیہ ٩-یخشع خائفامخوفامستحییامُراقباً١٠-یُحسنُ فی اللہ) ترجمہ: نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: نیکوکار لوگوں کی دس علامات ہیں:١۔اللہ کے لئے دوستی٢۔اللہ کے لئے بغض رکھنا٣۔اللہ کے لئے ملنا٤۔اللہ کے لئے جدا ہونا٥۔اللہ کے لئے غضب ناک ہونا٦۔اللہ کے لئے راضی ہونا٧۔اللہ کے لئے عمل کرنا٨۔اللہ کے لئے طلب کرنا٩۔اللہ سے ڈرنا حیاء کرتے ہوئے مراقب رہنا١٠۔اللہ کے لئے نیک کام کرنا۔(منتخب میزان الحکمہ ح٧٥٩)

دوسرا مطلب: بُرے افراد کے بارے میں ہے:

وَقالُوامَالَنالانَرى رِجَالاً كُنَّانَعُدُّهُمْ مِنَ الْأَشْرارِ(٦٢)

ترجمہ:اور جہنّمی لوگ کہیں گے کہ ہمیں کیا ہو گیا ہے جو ہم اُن لوگوں کو نہیں دیکھ رہے ہیں جنہیں ہم شریر لوگوں میں شمار کرتے تھے۔(سورہ ص آیہ ٦٢)

روایات میں بُرے افراد کی خصوصیات

:۱۔"قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ:انّ شرّ الناس عنداللہ امام جائرضل وضلّ بہ فامات سنّۃ ماخوذۃ واحیابدعۃ متروکۃ"

ترجمہ: نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ کے نزدیک بدترین شخص وہ ظالم رہنما ہے جو خود بھی گمراہ ہوتا ہے اور دوسروں کو بھی گمراہ کرتا ہے لہٰذا اچھی سنت مر جاتی ہے اور بُری سنت زندہ ہو جاتی ہیں۔ (الحیاۃ ص ۵۱۲۶)

۲۔"قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ:یاعلی شرُّالناس من باع آخرتہ بدنیاہ وشرّ من ذالک من باع آخرتہ بدنیاغیرہ"

ترجمہ: نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: اے علی لوگوں میں بدترین انسان وہ ہے جو آخرت کو دنیا کے بدلے فروخت کر دیتا ہے اور اس سے بھی بُرا وہ ہے جو دوسروں کی دنیا کے لئے اپنی آخرت کو فروخت کر دیتا ہے۔ (بحار ج ۴۶ ص ۴۷)

۳۔"قال علی علیہ السّلام:شرُّالناس من لا یعتقدالامانۃولا یجتنبُ الخیانۃ"

ترجمہ: امام علی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: بدترین انسان وہ ہے جو امانت داری نہ کرے اور خیانت سے اجتناب نہ کرے۔ (درالکلم ص ۴۶)

۴۔"قال الباقرعلیہ السّلام:ثلاث لم یجعل اللہ لاحد فیھنّ رُخصۃ:۱-اداء الامانۃ الی البروالفاجر۲-والوفاء بالعھد للبروالفاجر۳-برالوالدین برین کانااوفاجرین "

ترجمہ: امام باقرعلیہ السلام نے ارشاد فرمایا: تین باتیں ایسی ہیں جن میں کسی کے لئے بھی چھوٹ نہیں ہے۱۔امانت کے ادا کرنے میں چاہے امانت نیک انسان کی ہو یابرے انسان کی ۲۔عہد کا پورا کرنا چاہے نیک افراد سے کیا ہو یا برے افراد سے ۳۔والدین کے ساتھ نیکی کرنا چاہے والدین نیک ہوں یا برے ہوں۔(ارشاد القلوب ج۱ص۷۷)

۵۔چھٹے امام سے روایت ہے کہ ایک دفعہ حضرتِ عیسیٰؑ نے اپنے حواریوں کو مخاطب کرکے فرمایا:یامعشرالحواریین تحببواالی اللہ ببُغض اھل المعاصی وتقربواالی اللہ بالبُعدعنھم والتمسوارضاہ فی غضبھم واذا جالستم فجالسوامن یزیدُفی عملکم منطقہ ویُذکرکم اللہ رویتہ ویُرغبکم فی الآخرۃ عملہ)

ترجمہ:اے جماعت حواریین اللہ سے دوستی کروگناہ گاروں سے بُغض رکھنے کے ذریعہ اور اللہ سے نزدیک ہو اُن سے دوری کے ذریعہ اور اللہ کی رضایت کو طلب کرو اُن کے غضب کے ذریعہ اور جب کسی کے پاس بیٹھنے کادل چاہے تو جن کی باتوں سے تمہارے عمل میں اضافہ ہو

اور اُنہیں دیکھنے سے تم میں اللہ کی یاد آئے اور وہ تمہیں آخرت کے لئے عمل کرانے کی طرف رغبت دلائیں تو اُن سے ملو۔(ارشاد القلوب ج ا ص ۷۷)

تیسرا مطلب: ذہنی سکون کے بارے میں ہے:

قرآن میں ذہنی سکون کے اسباب

ا۔یادِ الٰہی:أَلا بِذِكْرِ اللَّهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوبُ(۲۸)

ترجمہ: آگاہ رہو کہ اللہ کی یاد سے دلوں کو اطمینان حاصل ہوتا ہے۔(سورہ رعد آیہ ۲۸)

۲۔نماز و دعا: إِنَّ صَلاتَكَ سَكَنٌ لَهُمْ وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ (۱۰۳)

ترجمہ: (اے نبی) بیشک تمہاری دعا ان کے لئے تسکینِ قلب کا باعث ہوگی اور اللہ سب کی سننے والا و جاننے والا ہے۔(سورہ توبہ آیہ ۱۰۳)

۳۔رات کی تاریکی:هُوَالَّذي جَعَلَ لَكُمُ اللَّيْلَ لِتَسْكُنُوافيهِ وَالنَّهارَمُبْصِراًإِنَّ في ذلِكَ لَآياتٍ لِقَوْمٍ يَسْمَعُونَ(٦٧)

ترجمہ: وہ اللہ ہی ہے جس نے تم لوگوں کے لئے رات قرار دی تاکہ اس میں سکون حاصل کر سکو اور دن کو روشنی کا ذریعہ بنایا بیشک اس میں بھی سننے والی قوم کے لئے نشانیاں ہیں۔(سورہ یونس آیہ ۶۷)

۴۔نیک زوجہ:وَمِنْ آيَاتِهِ أَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِنْ أَنْفُسِكُمْ أَزْواجاًلِتَسْكُنُوا إِلَيْهاوَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَوَدَّةً وَرَحْمَةً إِنَّ في ذلِكَ لَآياتٍ لِقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ(۲۱)

ترجمہ: اور یہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہے کہ اس نے تمہاری ہی جنس سے تمہارے لئے تمہاری ازواج کو قرار دیا تاکہ تم ان سے سکون حاصل کرو اور تمہارے درمیان محبت و رحمت قرار دی بیشک ان چیزوں میں فکر کرنے والی قوم کے لئے نشانی ہے۔(سورہ روم آیہ ۲۱)

روایات میں سکون ذہنی کے اسباب

۱۔قال علی علیہ السلام:صاحبِ الحکماءَ وجالس الحُلماءَ واعرِض عن الجاھلین تسکن جنۃ الماوٰی)

ترجمہ:امام علی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:دانا لوگوں کا ساتھ رہا کرو اور حلیم (بُردبار) لوگوں کے ساتھ بیٹھا کرو اور دنیا سے دوری اختیار کرو تاکہ جنت میں سکونت پاؤ۔(غررالحکم ودررالکلم ص۴۲۹ح۹۷۸۹)

۲۔قال الصادق علیہ السلام:العدل احلیٰ من الماء یُصیبہ الظمئان مااوسع العدل اذاعدل فیہ وان قل) ترجمہ:امام صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:عدالت شیرین تر ہے اس پانی سے جو پیاسے کو پلایا جائے عدالت وسیع وآرام بخش ہوتی ہے چاہے کم ہی کیوں نہ ہو۔(اصول کافی ج۲ص۱۶۴)

۳۔ قال الصادق علیہ السلام:من نالتہ علۃ فلیقرا علیھا اُم الکتاب سبع مرات فاِن سکنت والافلیقراھا سبعین مرۃ فاِنھا تسکن)ترجمہ:امام صادق

علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: جسے بھی کہیں کوئی درد ہو تو اس مقام پر سات مرتبہ سورہ حمد پڑھے اگر آرام نہ ہو تو ستر مرتبہ پڑھے تو اسے آرام ملے گا۔ (مکارم الاخلاق ص ۳۶۳)

قرآن میں رحمتِ الٰہی کے اسباب

۱۔عذابِ الٰہی کا خوف: وَإِذاقِيلَ لَهُمُ اتَّقُوامَابَيْنَ أَيْدِيكُمْ وَمَاخَلْفَكُمْ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ(٤٥) ترجمہ: اور جب ان سے کہا گیا کہ اس عذاب سے ڈرو جو تمہارے سامنے یا پیچھے سے آسکتا ہے تاکہ تم لوگوں پر رحم کیا جائے۔ (یٰسین آیہ ۴۵)

۲۔برادرانِ ایمانی کے درمیان اصلاح کرنا: إِنَّمَاالْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ فَأَصْلِحُوابَيْنَ أَخَوَيْكُمْ وَاتَّقُوااللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ(١٠)

ترجمہ: بیشک مومنین آپس میں بھائی بھائی ہیں لہٰذا اپنے بھائیوں کے درمیان صلح کراؤ اور اللہ سے ڈرتے رہو تاکہ تم لوگوں پر رحم کیا جاسکے۔ (سورہ حجرات آیہ ۱۰)

۳۔قرآن کی پیروی کرنا: وَهٰذَاكِتَابٌ أَنْزَلْنَاهُ مُبَارَكٌ فَاتَّبِعُوهُ وَاتَّقُوالَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ(١٥٥) ترجمہ: اور یہ جو قرآن ہم نے نازل کیا یہ بڑی بابرکت کتاب ہے لہٰذا اس کی پیروی کرو اور پرہیزگاری اختیار کرو تاکہ تم لوگوں پر رحم کیا جاسکے۔ (سورہ انعام آیہ ۱۵۵)۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ماہ رمضان کا سترہواں دن

سترہویں شب کی مخصوص نماز: ۲رکعت ہے جس کی پہلی رکعت میں حمد کے بعد جو سا بھی سورہ پڑھیں مگر دوسری رکعت میں حمد کے بعد ۱۰۰ مرتبہ سورہ توحید اور سلام کے بعد ۱۰۰ مرتبہ ذکر ''لاالٰہ اِلّااللہ'' پڑھیں۔

سترویں روزہ کا ثواب:"قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ:یوم سبعةعشر یقول اللہ عزوجل إنني قد غفرت لهم ولآبائهم ودفعت عنهم شدائدهم يوم القيامة"

ترجمہ: نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: سترویں دن اللہ تعالیٰ فرماتا ہے بیشک میں نے روزہ داروں کو بخشا اور اُن کے آباؤاجداد کو اور اُن سے سختیوں کو دور کردوں گا قیامت کے دن۔ (فضائل الاشہر الثلاثۃ (شیخ صدوق) ج ۲ص ۸۱)

سترویں روزہ کی دعا:اَللّٰهُمَّ اهْدِنِي فِيهِ لِصَالِحِ الْأَعْمَالِ وَاقْضِ لِي فِيهِ الْحَوَائِجَ وَالْآمَالَ يَا مَنْ لَايَحْتَاجُ إِلَى التَّفْسِيرِوَ السُّؤَالِ يَاعَالِمًابِمَافِي صُدُورِالْعَالَمِينَ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍوَآلِهِ الطَّاهِرِينَ)

ترجمہ: اے اللہ اس دن میری رہنمائی فرما صالح اعمال کے جانب اور اس دن میری حاجات وآرزوؤں کو برآوردہ فرمااے وہ ذات جوان تمام باتوں کی تفسیر وسوال کی محتاج نہیں ہے اے وہ ذات جو دلوں کے بھیدوں کا علم رکھتی ہے درود بھیج محمد اوراُن کے آلِ اطہارپر۔

دعاکی شرح و تفسیر: اس دعامیں ہدایت واعمالِ صالح کی توفیق اور حاجات وآرزوؤں کو طلب کیا گیاہے۔

پہلا مطلب: ہدایت کے بارے میں ہے: ہدایت مصدر ہے مادہ (ھدی) سے جس کے معانی ومصادیق مختلف ہیں مثلاً: کتاب وشریعت وآشنائی وغیرہ

قرآن میں ہدایت

۱-قالَ اهْبِطامِنْهاجَميعاًبَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ فَإِمَّا يَأْتِيَنَّكُمْ مِنِّي هُدىً فَمَنِ اتَّبَعَ هُدايَ فَلا يَضِلُّ وَلايَشْقى(۱۲۳) ترجمہ: اللہ نے کہا تم دونوں یہاں سے نیچے اُتر جاؤتم سب ایک دوسرے کے دشمن ہو اگر میری طرف سے تم لوگوں کے پاس ہدایت آئے تو جو میری ہدایت کی پیروی کرے گاوہ نہ گمراہ ہوگااور نہ مشقت میں پڑے گا۔ (سورہ طہ آیہ ۱۲۳)

۲-وَكَذٰلِكَ أَوْحَيْنَاإِلَيْكَ رُوحاًمِنْ أَمْرِناماكُنْتَ تَدْري مَا الْكِتابُ وَلاَالْإِيمانُ وَلٰكِنْ جَعَلْنَاهُ نُوراًنَهْدِي بِهِ مَنْ نَشَاءُ مِنْ عِبَادِنَاوَإِنَّكَ لَتَهْدِي إِلٰى صِرَاطٍ مُسْتَقيمٍ(۵۲)

ترجمہ: اور اسی طرح ہم نے تمہاری طرف اپنے حکم سے روح (یعنی قرآن) کی وحی کی ورنہ تمہیں کیا معلوم کہ کتاب کیا ہے اور ایمان کیا ہے اور اللہ نے قرآن کو نور قرار دیا جس کے ذریعہ سے ہم اپنے بندوں میں سے جس کی چاہتے ہیں ہدایت کرتے ہیں اور بیشک تم سیدھے راستہ کی ہدایت کر رہے ہو۔ (سورہ شوریٰ آیہ ۵۲)

۳- إِنَّاهَدَيْناهُ السَّبيلَ إِمَّاشاكِراًوَإِمَّاكَفُوراً(۳)

ترجمہ: بیشک ہم نے انسان کی سیدھی راہ کی طرف ہدایت بھی کی اب چاہے وہ اس پر شکر ادا کرے یا انکار کر بیٹھے۔ (سورہ انسان آیہ ۳)

روایات میں ہدایت

۱-"قال علی علیہ السّلام:ولقد بُصرتم ان ابصرتم واسمعتم ان سمعتم وھدیتم اِنِ اھتدیتم)

ترجمہ: حضرت علی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: بیشک تم لوگ آگاہ ہو چکے ہو اگر سمجھنے والے ہو اور تمہیں سنایا جاچکا ہے اگر سننے والے ہو اور تمہیں ہدایت دی جاچکی ہے اگر ہدایت پانے والے ہو۔ (نہج البلاغہ خ ۱۲)

۲-"قال علی علیہ السّلام:واقتدوابھدی نبیکم فانہ افضل الھدی واستنوابسُنۃ فانھااھدیَ السُنن

ترجمہ: حضرت علی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: اپنے نبی کی راہ کی پیروی کرو کہ یہ افضل ترین راہ ہے اور نبی کی راہ وروش کی پیروی کرو کہ یہ بہترین راہ وروش ہے۔ (نہج البلاغہ خ ۱۱۰)

۳۔"قال علی علیہ السّلام:فاعلم ان افضل عباداللہ عنداللہ امام عادل ھدِیَ وھدیٰ فاقام سنۃ معلومۃ وامات بدعۃ مجھولۃ

ترجمہ: حضرت علی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: جان لو کہ اللہ کے نزدیک افضل ترین بندہ وہ ہے جو ہدایت پاکر دوسروں کی بھی ہدایت کرے لہٰذا اسطرح سنت نبوی کو زندہ کرے اور بدعتوں کو ختم کرے۔(نہج البلاغہ خ ۱۶۴)

دوسرا مطلب: عمل صالح کے بارے میں ہے: قرآن میں لفظِ عمل ۲۷ بار استعمال ہوا ہے جس میں سے ۱۸ بار لفظ صالح کے ساتھ استعمال ہوا ہے۔

قرآن میں عمل صالح کا تذکرہ

۱۔وَمَنْ يَأْتِهِ مُؤْمِناًقَدْعَمِلَ الصَّالِحاتِ فَأُولئِكَ لَهُمُ الدَّرَجاتُ الْعُلى(۷۵)

ترجمہ:اور جو اس پر ایمان لایااور عمل صالح بجا لایا ایسے لوگوں کے لئے بلند تریں درجات ہیں۔(سورہ طہ آیہ ۷۵)

۲۔وَمَنْ يَعْمَلْ مِنَ الصَّالِحاتِ مِنْ ذَكَرٍأَوْأُنْثى وَهُوَمُؤْمِنٌ فَأُولئِكَ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَوَلَايُظْلَمُونَ نَقيراً(۱۲٤)

ترجمہ: اور جو بھی نیک کام کرے گا مرد ہو یا عورت بشرطیکہ وہ مومن بھی ہو تو ان سب لوگوں کو جنت میں داخل کیا جائے گا اور ان پر ذرّہ برابر بھی ظلم نہیں کیا جائے گا (سورہ نساء آیہ ۱۲۴)

۳۔اَلْمالُ وَالْبَنُونَ زِينَةُالْحَيَاةِالدُّنْيَاوَالْبَاقِيَاتُ الصَّالِحَاتُ خَيْرٌعِنْدَرَبِّكَ ثَوَاباًوَخَيْرٌأَمَلًا(٤٦)

ترجمہ: مال اور اولاد دنیاوی زندگی کی زینت ہیں اور باقی رہ جانے والی نیکیاں تمہارے پروردگار کے نزدیک ثواب اور امید دونوں کے اعتبار سے بہتر ہیں۔(سورہ کہف آیہ ۴۶)

روایات میں عمل صالح کا تذکرہ

١-"قال علی علیہ السّلام:العمل رفیق الموقن،العمل اکمل خلف،الدین ذخروالعمل دلیل،ولاخیر فی عمل اِلامع الیقین والورع"

ترجمہ: حضرت علی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: عمل صاحبِ عمل کا دوست ہے، عمل کاملترین چیز ہے جوانسان انجام دیتاہے، دینداری گنج ہے عمل اس کی نشانی ہےاور کوئی بھی عمل خیر اس وقت تک کامل نہیں ہوسکتاجب تک اس میں یقین وپرہیزگاری نہ ہو۔(الحیاۃ ج١ص٤٦٨۔ شرح غررالحکم ج٧ص٢٧٧)

٢-"قال الباقرعلیہ السّلام:اِن ولایتنالاتدرک اِلابالعمل"

ترجمہ: امام باقرعلیہ السلام نے ارشاد فرمایا: بیشک ہماری ولایت بغیر عمل کے حاصل نہیں ہوسکتی ہے۔(الحیاۃ ج١ص٤٦٨)

٣۔"قال الصادق علیہ السّلام:ان العمل الدائم القلیل علی الیقین افضل عندالله من العمل الکثیر علیٰ غیر یقین

ترجمہ: امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: بیشک وہ دائمی طور پر بجالانے والا عمل جو یقین کے ساتھ ہووہ بغیر یقین کے بجالانے والے کثیر عمل سے زیادہ بہترہے۔(الحیاۃ ج١ص٢٠٣)

٤۔"قال علی علیہ السّلام:اِنک لن یُتقبل من عملک اِلا ما اخلصت فیہ ولم تشبہ بالھویٰ واسباب الدنیا"

ترجمہ: حضرت علی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: بیشک تم سے کوئی بھی عمل قبول نہیں کیا جائے گا مگر یہ کہ تم نے اُس میں اخلاص کو مد نظر رکھا ہو اور اُسے اپنی خواہشات اور دنیاوی امور سے آلودہ نہ کیا ہو۔ (غرر الحکم ص ۱۵۵)

تیسرا مطلب: انسان کے اللہ کی طرف محتاج ہونے کے بارے میں ہے

قرآن میں انسان کا اللہ کی طرف محتاج ہونے کا ذکر

۱۔ يا أَيُّهَاالنَّاسُ أَنْتُمُ الْفُقَراءُ إِلَى اللَّهِ وَاللَّهُ هُوَالْغَنِيُّ الْحَميدُ(۱۵)

ترجمہ: اے لوگوں تم سب اللہ کی طرف محتاج ہو اور اللہ بے نیاز و قابلِ تعریف ہے۔ (سورہ فاطر آیہ ۱۵)

۲۔ كَلَّاإِنَّ الْإِنْسَانَ لَيَطْغىٰ(٦) بیشک انسان سرکشی کرجاتا ہے۔

أَنْ رَآهُ اسْتَغْنىٰ(٧) جب اپنے آپ کو بے نیاز پاتا ہے۔ (سورہ علق آیہ ۶۔۷)

۳۔فَرِحَ الْمُخَلَّفُونَ بِمَقْعَدِهِمْ خِلافَ رَسُولِ اللَّهِ وَكَرِهُواأَنْ يُجاهِدُوا بِأَمْوالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ في سَبيلِ اللَّهِ وَقالُوا لاتَنْفِرُوافِي الْحَرِّ قُلْ نارُجَهَنَّمَ أَشَدُّ حَرًّالَوْكانُوايَفْقَهُونَ(۸۱)

ترجمہ: وہ لوگ رسول کی مخالفت کرتے ہوئے اپنی جگہ پر پیچھے بیٹھے رہنے پر خوش ہیں اور انہیں اپنے جان و مال سے اللہ کی راہ میں جہاد کرنا ناگوار گزرتا ہے اور وہ کہتے ہیں کہ تم لوگ بھی گرمی میں نہ نکلو تو (اے نبی) تم ان سے کہدو کہ آتشِ جہنم اس سے زیادہ گرم ہے اگر وہ لوگ اس بات کو سمجھ لیتے۔

فَلْيَضْحَكُواقَلِيلًاوَلْيَبْكُوا كَثيراً جَزاءً بِمَاكانُوايَكْسِبُونَ(۸۲)

ترجمہ: لہٰذا اُنہیں چاہیئے کہ ہنسیں کم اور روئیں زیادہ یہی ان کے کئے کی جزا ہے۔ (سورہ توبہ آیہ ۸۱و۸۲)

روایات میں انسان کے اللہ کی طرف محتاج ہونے کا ذکر

۱۔"قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ:من احب اَن یستجاب دعائہ فلیطیب مطعمہ ومکسبہ "

ترجمہ: نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: جو یہ چاہتا ہے کہ اس کی دعا مستجاب ہو اُسے چاہیئے کہ وہ اپنے کھانے وپینے اور درآمد کو پاک کرے۔ (بحارج ۹۳ ص ۲۷۳)

۲۔"قال علی علیہ السّلام:اذااحب اللہ عبداًبغض الیہ المال وقصرمنہ الآمال واذاارادالله بعد شراًحبب الیہ المال وبسط منہ الآمال"

ترجمہ: حضرت علی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: جب اللہ تعالیٰ کسی کو دوست رکھتا ہے تو مال کو اسکے لئے منفور بنادیتا ہے اوراس کی آرزوئیں کم کردیتا ہے اور جب اللہ تعالیٰ کسی سے نفرت کرتا ہے تو مال کو اسکے لئے محبوب بنادیتا ہے اوراس کی خواہشات کو بڑھادیتا ہے۔ (الحیاۃ ج ۳ ص ۳۷۵)

۳۔"قال علی علیہ السّلام:اِن الامل یُذھبن العقل ویکذب الوعد ویحث علی الغفلۃ ویورث الحسرۃ فاکذبوا العمل فاِنہ غروروان صاحبہ مازور"

ترجمہ: حضرت علی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: بے جاآرزوئیں عقل کو زائل کردیتی ہیں اور جھوٹے وعدے دیتی ہیں اور غفلت پر اُبھارتی ہیں اور حسرت ویاس کا موجب ہوتی ہیں لہٰذا بے جا

خواہشات کو جھٹلاؤ کیوں کہ وہ دھوکہ ہیں اور اُنہیں پورا کرنے والا انسان گناہگار ہے۔(منتخب میزان الحکمہ ح۳۰۸)

ماہ رمضان کا اٹھارہواں دن

اٹھارویں شب کی مخصوص نماز: ۴رکعت ہے دو دو رکعت کرکے جس کی ہر رکعت میں حمد کے بعد ۲۵مرتبہ سورہ کوثر پڑھنا ہے۔

اٹھارہویں روزہ کا ثواب:"قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ:إذاکان یوم ثمانیة عشرأمرالله عزوجل جبرئیل ومیکائیل وإسرافیل وحملة العرش والکروبیین أن یستغفروالأمةمحمد(ص)إلی السنةالقابلةوأعطاکم الله عزوجل ثواب البدریین "

ترجمہ: نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: جب اٹھارویں ماہ رمضان کا دن ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ جبرئیلؑ ومیکائیلؑ واسرافیلؑ وعرش کے اور دیگر ملائکہ کو حکم دیتا ہے کہ وہ اُمتِ محمد(ص) کے لئے طلب مغفرت کریں آئندہ سال تک اور روزہ داروں کو اہل بدر کا سا ثواب عطا کرتا ہے۔(فضائل الاشہر الثلاثۃ(شیخ صدوق) ج ۲ص۸۱)

اٹھارہویں روزہ کی دعا:اَللّٰهُمَّ نَبِّهْنِي فِيهِ لِبَرَكَاتِ أَسْحَارِهِ وَنَوِّرْفِيهِ قَلْبِي بِضِيَاءِ أَنْوَارِهِ وَخُذْبِكُلِّ أَعْضَائِي إِلَى اتِّبَاعِ آثَارِهِ بِنُورِكَ يَامُنَوِّرَقُلُوبِ الْعَارِفِينَ)

ترجمہ: اے اللہ مجھے اس دن سحری کی برکتوں سے آگاہی عطافرمااور میرے قلب کونورانی کردے اپنے نور کی روشنی سےاور میرے تمام اعضا وجوارح کواس ماہ کی برکات حاصل کرنے کااہل قراردے اپنے نورکے ذریعہ اے معرفت رکھنے والوں کے دلوں کو نورانی کرنے والے۔

دعاکی شرح و تفسیر: اس دعا میں بھی تین باتوں کو طلب کیا گیا ہےا۔ سحر میں بیداری کی توفیق ۲۔ دل کی نورانیت وآگاہی کو ۳۔ بصیرت وتوفیق عمل کو

پہلا مطلب: سحری کی برکات کے بارے میں ہے:

قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ:تسحرواولوعلیٰ شُربۃماءوافطرواولوعلیٰ شق تمرۃالسحوربرکۃواللہ ملائکۃیصلون علی المستغفرین بالاسحار

ترجمہ: نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: سحری کیا کرو چاہے صرف پانی پینے ہی کے ذریعہ ہو اور افطار کیا کرو چاہے کھجور کے ایک دانہ کے ذریعہ ہی ہو سحری کا وقت برکت کاوقت ہوتاہے اور اللہ کے کچھ مخصوص ملائکہ ہیں جو سحر کے وقت استغفار کرنے والوں پر درود بھیجتے ہیں۔ (مستدرک الوسائل ج۷ ص۳۵۶)

دوسرا مطلب: قلب کی نورانیت کے بارے میں ہے:

قرآن میں قلب کی اقسام

۱۔ قلبِ سلیم: وَلا تُخْزِنِي يَوْمَ يُبْعَثُونَ(۸۷)

اور مجھے اس دن رُسوانہ کرنا جب سب کو قبروں سے اُٹھایا جائے گا۔

يَوْمَ لَا يَنْفَعُ مالٌ وَلا بَنُونَ(۸۸)

جس دن مال اور اولاد کوئی فائدہ نہیں پہنچائے گا۔

إِلَّا مَنْ أَتَى اللَّهَ بِقَلْبٍ سَلِيمٍ(۸۹)

مگر جو صحیح عقیدے کے ساتھ اللہ کی طرف آئے۔ (سورہ شعراء آیات ۸۷تا۸۹)

۲۔ قلبِ مطمئنہ: اَلَّذِينَ آمَنُوا وَتَطْمَئِنُّ قُلُوبُهُمْ بِذِكْرِ اللَّهِ أَلَا بِذِكْرِ اللَّهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوبُ(۲۸)

ترجمہ: جو لوگ ایمان لائے اور اُن کے قلوب اللہ کی یاد سے مطمئن ہیں آگاہ رہو کہ اللہ کی یاد سے دلوں کو اطمینان حاصل ہوتا ہے۔ (سورہ رعد آیہ ۲۸)

جیسا کہ ایک اور مقام پر یوں ارشاد ہوا:

يَاأَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ(۲۷) اے اطمینان پانے والے نفس۔

اِرْجِعِي إِلىٰ رَبِّكِ راضِيَةً مَرْضِيَّةً(۲۸)اپنے پروردگار کی طرف پلٹ آ کامل رضایت کے ساتھ۔

فَادْخُلِي في عِبادي(۲۹)اور میرے بندوں میں داخل ہو جا۔

وَادْخُلِي جَنَّتِي(۳۰)اور میری جنّت میں داخل ہو جا۔(سورہ فجر آیات ۲۷تا۳۰)

۳۔ قلبِ نورانی:فَمَنْ يُرِدِاللَّهُ أَنْ يَهْدِيَهُ يَشْرَحْ صَدْرَهُ لِلْإِسْلامِ وَمَنْ يُرِدْأَنْ يُضِلَّهُ يَجْعَلْ صَدْرَهُ ضَيِّقاًحَرَجاًكَأَنَّما يَصَّعَّدُ فِي السَّماءِكَذلِكَ يَجْعَلُ اللَّهُ الرِّجْسَ عَلَى الَّذينَ لايُؤْمِنُونَ(۱۲۵)

ترجمہ: پھر اللہ جسے ہدایت دینے کا ارادہ کرتا ہے اس کے سینے کو کُشادہ کر دیتا ہے اسلام کے لئے اور جسے گمراہی میں چھوڑنا چاہتا ہے اس کے سینے کو ایسا تنگ اور دشوار کر دیتا ہے گویا (اس کے لئے اسلام کا قبول کرنا) آسمان پر چڑھنے کی مانند مشکل ہوتا ہے اسی طرح اللہ عذاب قرار دیتا ہے اُن لوگوں کے لئے جو ایمان نہیں رکھتے۔(سورہ انعام آیہ ۱۲۵)

۴۔ قلبِ مریض:فِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ فَزادَهُمُ اللَّهُ مَرَضاًوَلَهُمْ عَذابٌ أَليمٌ بِماكانُوا يَكْذِبُونَ (۱۰)ترجمہ: اُن کے قلوب میں مرض ہے اللہ نے اُن کے مرض کو اور زیادہ کر دیا اور اُن کے لئے دردناک عذاب ہے اُنکے جھوٹ بولنے کے سبب۔(سورہ بقرہ آیہ ۱۰)

۵۔ قلب پر مہر کا لگ جانا:خَتَمَ اللَّهُ عَلى قُلُوبِهِمْ وَعَلى سَمْعِهِمْ وَعَلى أَبْصارِهِمْ غِشاوَةٌ وَلَهُمْ عَذابٌ عَظيمٌ(۷)

ترجمہ: اللہ نے مہر لگادی اُن کے قلوب اور اُن کے کانوں پر اور اُن کی آنکھوں پر پردے پڑے ہوئے ہیں اور ایسے لوگوں کے لئے بہت بڑا عذاب ہے۔ (سورہ بقرہ آیہ ۷)

۶۔ قلب کا معرفت سے دور ہونا: وَلَقَدْ ذَرَأْنا لِجَهَنَّمَ كَثيراً مِنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ لَهُمْ قُلُوبٌ لايَفْقَهُونَ بِهاوَلَهُمْ أَعْيُنٌ لايُبْصِرُونَ بِهاوَلَهُمْ آذانٌ لايَسْمَعُونَ بِهاأُولئِكَ كَالْأَنْعامِ بَلْ هُمْ أَضَلُّ أُولئِكَ هُمُ الْغافِلُونَ(۱۷۹)

ترجمہ: اور بیشک ہم نے انسان اور جنّات کی کثیر تعداد کو جہنم کے لئے قرار دیا ان کے پاس دل تو ہیں مگر وہ سمجھتے نہیں اور ان کے پاس آنکھیں تو ہیں مگر وہ دیکھتے نہیں اور ان کے پاس کان تو ہیں مگر وہ سنتے نہیں یہ چوپایوں کی مانند ہیں بلکہ ان سے بھی زیادہ برے ہیں یہی لوگ اصل میں غافل ہیں۔ (سورہ اعراف آیہ ۱۷۹)

۷۔ قلب کا سخت ہوجانا: أَفَمَنْ شَرَحَ اللَّهُ صَدْرَهُ لِلْإِسْلامِ فَهُوَعَلى نُورٍ مِنْ رَبِّهِ فَوَيْلٌ لِلْقاسِيَةِ قُلُوبُهُمْ مِنْ ذِكْرِاللَّهِ أُولئِكَ في ضَلَالٍ مُبينٍ(۲۲)

ترجمہ: کیا وہ شخص جس کے سینہ کو اللہ نے اسلام کے لئے کشادہ کر دیا ہو (وہ گمراہوں جیسا ہو سکتا ہے) وہ اپنے پروردگار کی طرف سے نورانیت کا حامل ہے اور افسوس ان لوگوں کے حال پر جن کے دل اللہ کے ذکر سے سخت ہو گئے ایسے ہی لوگ واضح گمراہی میں ہیں۔ (سورہ زمر آیہ ۲۲)

روایات میں قلب کی خصوصیات

۱۔قال علی(علیہ السلام):القلب ینبوع الحکمۃ والأُذُن مغیبُھاوالقلبُ خازن اللسان اِن ھذہ القلوب اوعیۃ فخیرھااوعاھا)

ترجمہ: حضرت علی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: قلب سرچشمہ حکمت ہے اور کان قلب کے دروازے ہیں اور قلب زبان کا مخزن ہے، بیشک یہ قلوب ظرف ہیں اور بہترین ظرف وہ ہے جوزیادہ اچھی باتیں یکھتاہو۔(غررالحکم ص۶۶۔نہج البلاغہ ح۱۴۷)

۲۔قال الصادق(علیہ السلام):ان منزلۃ القلب من الجسد بمنزلۃ الامام من الناس والقلب حرم اللہ فلاتُسکن حرم اللہ غیراللہ)

ترجمہ:امام صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: بیشک قلب کا مقام بدن میں امام کی مانند ہے لوگوں میں اور قلب حرمِ الٰہی ہے لہٰذا حرمِ الٰہی میں اللہ کے غیر کو جگہ نہ دو۔(علل الشرایع ج۱ص۱۰۹۔جامع الاخبار ص۱۸۵)

۳۔قال الرضا(علیہ السلام):ان للہ فی عبادہ آنیۃًوھوالقلبُ فاحبھاالیہ اصفاھاواصلبھاوارقھااصلبھافی دین اللہ واصفاھا من الذنوب وارقھاعلی الاِخوان)

ترجمہ: امام رضاعلیہ السلام نے ارشاد فرمایا: بیشک لوگوں کے درمیان اللہ کے کچھ ظروف (برتن) ہیں جو کہ قلب ہے لہٰذا اللہ کے نزدیک محبوب ترین ظرف وہ ہے جس میں یہ صفات پائی جائیں ا۔شفاف ۲۔نرم ۳۔سخت یعنی گناہوں کے لحاظ سے صاف ہو اور برادران دینی کے لحاظ سے نرم ہو اور دینِ الٰہی کو محفوظ رکھنے کے لحاظ سے سخت ہو۔(بحارالانوار ج۶۷ص۵۶)

روایات میں قلب کے امراض

ا-قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ اربع یُمِتنَ القلب الذنبُ علی الذنب وکثرۃُ مناقشۃالنساءیعنی مُحادثتَھن ومُماراۃ الاحمق تقول ویقول ولایرجع الٰی خیر ابداً ومُجالسۃ الموتیٰ فقیل لہ یارسول اللہ(ص)ومالموتٰی قال کل غنی مُترف)ترجمہ: نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: چار چیزیں قلب کے مردہ ہونے کا سبب بنتی ہیں ا۔گناہ پر گناہ کرنا ۲۔خواتین کے ساتھ زیادہ گفتگو کرنا ۳۔احمق لوگوں سے جرو بحث کرنا ۴۔مردہ لوگوں کے ساتھ نشست و برخاست رکھنا، کسی نے پوچھا اے اللہ کے رسول مردوں کے ساتھ نشست و برخاست سے آپ کی کیا مراد ہے تو آپ نے فرمایا: عیش پرست غنی لوگوں کے ساتھ نشست و برخاست کرنا۔ (خصال ج ا ص ۶۵)

قال علی(علیہ السلام):من قل ورعہ مات قلبہ ومن مات قلبہ دخل النار)

ترجمہ: حضرت علی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: جس میں پرہیزگاری کم پائی جاتی ہے اس کا قلب مر جاتا ہے اور جس کا قلب مر جاتا ہے وہ جہنم میں داخل ہوتا ہے۔ (بحار ج٦٨ ص٢٨٦)

قلبی امراض کا علاج

١۔ یاد و خوفِ الٰہی: جیسا کہ حضرت علی (علیہ السلام) حضرت امام حسن (ع) کو وصیت کرتے ہوئے یوں ارشاد فرماتے ہیں: اوصیک بتقوی اللہ یابنی ولزوم امرہ وعمارۃقلبک بذکرہ والاعتصام بحبلہ،فإن تقویَ اللہ دواءداءقلوبکم ترجمہ: حضرت علی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: میں تمہیں وصیت کرتا ہوں خوفِ خدا رکھنے کی اور اس کے احکام کے بجالانے کی اور قلب کا علاج کرنے کی اللہ کی یاد کے ذریعہ اور اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لینے کی، بیشک خوفِ الٰہی تمہارے قلوب کے امراض کی دواء ہے۔(تنبیہ الخواطر ج٢ آ ١٢٢، بحار ج٦٧ ص ٢٨٤)

٢۔ تلاوتِ قرآن:قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ:جِلاء ھذہ القلوب ذکرُ اللہ وتلاوۃ القرآن)

ترجمہ: نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: قلوب کی جلا یادِ الٰہی اور تلاوتِ قرآن میں ہے۔ (تنبیہ الخواطر ج٢ ص ١٢٢)

۳۔نیک واہل معرفت لوگوں سے ملنا:

قال علی(علیہ السلام):لقاءاھل الخیرعمارۃالقلوب وقال ایضاً:لقاءاھل المعرفۃ عمارۃالقلوب ومستفادالحکمۃ)

ترجمہ: حضرت علی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:نیک لوگوں سے ملاقات کرنا دلوں کے زندہ ہونے کا سبب ہوتا ہے اور یہ بھی فرمایا کہ اہل معرفت لوگوں سے ملاقات کرنا دلوں کے زندہ ہونے اور حکمت کے حاصل ہونے کا سبب ہوتا ہے۔(غررالحکم ص ۴۳۰، نہج البلاغہ مکتوب ۳۱)

تیسرا مطلب: قرآن میں اعضاوجوارح کے اعمال کے بارے میں :

:۱۔یَوْمَ تَشْهَدُ عَلَيْهِمْ أَلْسِنَتُهُمْ وَأَيْديهِمْ وَأَرْجُلُهُمْ بِماكانُوايَعْمَلُونَ(۲٤)

ترجمہ: قیامت کے دن ان کے خلاف ان کی زبانیں اور ہاتھ اور پیر سب گواہی دیں گے جو کچھ انھوں نے کیا ہوگا۔(سورہ نور آیہ ۲۴)

۲۔مَنْ عَمِلَ صالِحاًمِنْ ذَكَرٍأَوْأُنْثى وَهُوَمُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهُ حَياةًطَيِّبَةً وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ أَجْرَهُمْ بِأَحْسَنِ ماكانُوا يَعْمَلُونَ(۹۷) ترجمہ:جو بھی نیک عمل کرے گا وہ مرد ہو یا عورت باایمان رہتے ہوئے تو ہم اُسے پاکیزہ حیات عطا کریں گے اور اُنہیں ان کے اعمال سے بہتر جزادیں گے جو وہ انجام دے رہے تھے۔(سورہ نحل آیہ ۹۷)

٣۔وَمَنْ يَأْتِهِ مُؤْمِناًقَدْعَمِلَ الصَّالِحاتِ فَأُولئِكَ لَهُمُ الدَّرَجاتُ الْعُلى(٧٥)

ترجمہ:اور جو اس پرایمان لایا اور عمل صالح بجا لایا ایسے لوگوں کے لئے بلند ترین درجات ہیں۔(سورہ طہ)

روایات میں عمل کی اہمیت

:١-قال علی (علیہ السلام):اعملوارحمکم اللہ علیٰ اعلام بینۃ فالطریق نھج یدعوالٰی دارالسلام وانتم فی دارمستعتب علیٰ مھل وفراغ والصحف منشورۃوالاقلام جاریۃوالابدان صحیحۃوالالسن مطلقۃوالتوبۃ مسموعۃوالاعمال مقبولۃ

ترجمہ:حضرت علی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:تم لوگوں پر اللہ کی رحمت ہو یادرکھو حق کی آشکارنشانیوں کے مطابق عمل کروکیوں کہ یہ ایسی راہ ہے جو تمہیں سلامتی (یعنی بہشت) کی طرف دعوت دیتی ہے اور تم لوگ ایسی جگہ پر ہو کہ تمہارے پاس فرصت وفراغت ہے کہ اللہ کی خوشنودی کو حاصل کر سکتے ہوایسی جگہ ہو کہ تمہارے نامۂ اعمال کھلے ہوئے ہیں اور قلم لکھنے کو تیار ہیں اور بدن سالم ہیں اور زبانیں آزاد ہیں اور توبہ سنی جاتی ہے اورکام قبول کئے جاتے ہیں۔(نہج البلاغہ خ ٩٤)

۲-"قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ:سبعۃاسباب یُکتب للعبدثوابھابعد وفاتہ رجل غرس نخلاًاوحفربئراًاواجریٰ نھراًاوبنیٰ مسجداًاوکتب مُصحفاًاوورث علماًاوخلف ولداًصالحاًیستغفرلہ بعدوفاتہ"

ترجمہ: نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: سات چیزیں ایسی ہیں جن کا ثواب انسان کے مرنے کے بعد بھی لکھاجاتا رہتا ہے۱۔خرمہ کا درخت لگانا۲۔کنواں کھودنا۳۔نہر جاری کرنا۴۔مسجد بنانا۵۔کتاب لکھنا۶۔علمی میراث چھوڑجانا۷۔نیک اولاد چھوڑجانا جو اس کے بعد اس کے لئے طلب مغفرت کرتی رہے۔(تنبیہ الخواطر ج۲ص۱۱۰)

۳-"قال علی علیہ السّلام:اعلم ان لکل عمل نباتاًوکل نبات لاغنیٰ بہ عن الماءوالمیاء مختلفۃ فماطاب سقیہ طاب غرشہ وحلت ثمرتہ وماخبث سقیہ خبثت غرشہوامرت ثمرتہ"

ترجمہ: حضرت علی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: یاد رکھوہر کردار کاایک سبزہ ہوتا ہے اور کوئی بھی سبزہ پانی سے بے نیاز نہیں ہے اور پانی مختلف قسم کے ہوتے ہیں اور ہر سبزہ صحیح وصاف پانی چاہتاہے جس سے میٹھے میوہ کی اُمید رکھی جاسکے اور جو بھی سبزہ آلودہ پانی سے آبیاری ہواہو اس کا درخت بھی براہو اور میوہ بھی تلخ ہوتاہے۔(نہج البلاغہ خ۱۵۴)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ماہ رمضان کا اُنیسواں دن

اُنیسویں شب کی مخصوص نماز: ۵۰ رکعت ہے دو دو رکعت کرکے جس کی ہر رکعت میں حمد کے بعد ایک مرتبہ سورہ زلزال پڑھنا ہے۔

اُنیسویں روزہ کا ثواب:"قال النبی **صلی اللہ علیہ وآلہ**:فإذاكان يوم التاسع عشر لم يبق ملك في السموات والأرض إلااستأذنواربهم في زيارةقبوركم في كل يوم ومع كل ملك هديةوشراب "

ترجمہ: نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: جب ماہ رمضان کی اُنیسویں کا دن ہوتا ہے تو اُس دن سے ہر روز آسمانوں وزمین کے تمام ملائک اللہ کے اذن سے زمین پر مومنین کی قبور کی زیارت کو آتے ہیں اور اُن میں سے ہر ایک کے ساتھ ہدایا اور وپلانے کے لئے بہشتی جام ہوتے ہیں۔ (فضائل الاشہر الثلاثۃ (شیخ صدوق) ج ۲ ص ۸۱)

اُنیسویں روز کی دعاء:اَللّٰهُمَّ وَفِّرْفِيهِ حَظِّي مِنْ بَرَكَاتِهِ وَسَهِّلْ سَبِيلِي إِلَى خَيْرَاتِهِ وَلاتَحْرِمْنِي قَبُولَ حَسَنَاتِهِ يَا هَادِيا إِلَى الْحَقِّ الْمُبِينِ)

ترجمہ:اے اللہ اس دن میرے حصہ کی برکات کو فراوان کردے اور میری راہ کو نیکیوں کی طرف آسان کردے اور مجھے محروم نہ فرمااس دن کی نیکیوں کے قبول کرنے سے اے واضح حق کی طرف رہنمائی کرنے والے۔

دعاکی شرح و تفسیر:اس دعامیں میں بھی تین باتوں کوطلب کیاگیاہے:ا۔برکت الٰہی کو۲۔خیر ونیکی کی توفیقات کو۳۔حق پر ثابت قدم رہنے کو۔

پہلا مطلب: قرآن میں برکت کے عوامل:

ا۔ تقویٰ وپرہیزگاری:وَلَوْأَنَّ أَهْلَ الْقُرى آمَنُواوَاتَّقَوْالَفَتَحْناعَلَيْهِمْ بَرَكاتٍ مِنَ السَّماءِوَالْأَرْضِ وَلكِنْ كَذَّبُوافَأَخَذْناهُمْ بِما كانُوايَكْسِبُونَ(٩٦)

ترجمہ:اور اگر آبادی والے ایمان لے آتے اور تقویٰ اختیار کرلیتےتوہم بھی ان پرزمین اور آسمان سے برکتوں کے دروازے کھول دیتے لیکن انھوں نے تکذیب کی توہم نے ان کوان کے اعمال کی گرفت میں لے لیا۔(سورہ اعراف آیہ ۹۶)

۲۔عدالت:قال علی(علیہ السلام):بالعدل تتضاعف البرکات)

ترجمہ: حضرت علی علیہ السلام نے اشاد فرمایا: عدالت کے ذریعہ برکات بڑھ جاتی ہیں۔(الحیاۃ ج۶ص۵۰۱)

۳۔ سالم تجارت:قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ:البرکۃ عشرۃ اجزاء:تسعۃ اعشارھافی التجارۃ والعشرالباقی فی الجلود)

ترجمہ: نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا:برکت کے دس اجزا ہیں جس کے نو حصہ تجارت میں ہیں باقی دسواں حصہ کھالوں میں ہے۔(منتخب میزان الحکمہ ح۷۶۶)

۴۔اولادِ صالح:قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ:بیت لاصبیان فیہ لا برکۃ فیہ)

ترجمہ: نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: جس گھر میں بچہ نہیں ہوتا اس میں برکت نہیں ہوتی۔ (نہج الفصاحہ ص۷۴۳ح۱۰۹۶)

۵۔سحری میں اُٹھناوسحری کرنا:قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ:تسحروا فاِن السحوربرکۃ)

ترجمہ: نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: سحری کیا کرو کیوں کہ سحری باعث برکت ہے۔ (بحارج۵۹ص۲۹۲)

۶۔قرض دینا اور جو گندم کو ملا کر استعمال کرنا:قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ:ثلاث فیھن البرکۃ:البیع الیٰ اجل والمُقارضۃ واخلاطُ البر بالشعیر للبیت لا للبیع)ترجمہ: نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: تین چیزوں میں برکت ہے۱۔معینہ مدت کی تجارت میں ۲۔قرض کے لین دین میں ۳۔گھروں کے استعمال صحیح میں ۔(نہج الفصاحہ ص۴۱۵ح۱۲۶۰)

روایات میں برکات میں موانع کام

۱۔۲۔۳۔۴۔خیانت،چوری،شراب نوشی،زنا:قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ:اربع لاتدخل بیتاًمنھن اِلاخرب ولم یعمربالبرکۃ:الخیانۃ، والسرقۃ،وشرب الخمروالزنا،

ترجمہ: نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: چار کام برکت کے اُٹھ جانے اور بربادی کا سبب بنتے ہیں:۱۔خیانت ۲۔چوری ۳۔شراب خواری ۴۔زنا۔(منتخب میزان الحکمہ ح۷۶۷)

۵۔گناہوں کا عام ہوجانا:قال علی(علیہ السلام):اذاظھرالجنایات ارتفعت البرکات)

ترجمہ:جب گناہ عام ہونے لگتے ہیں تو برکتیں ختم ہونے لگتی ہیں۔(منتخب میزان الحکمہ ح۷۶۹)

۶۔پرہیزگاری وامر بالمعروف ونہی عن المنکر کا ختم ہوجانا:قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ :لاأُمتی بخیرماامروابالمعروف ونھواعن المنکر وتعاونواعلی البروالتقویٰ فاذالم یفعلواذالک نُزِعت منھم البرکات وسلط بعضھم علیٰ بعض ولم یکن لھم ناصرفی الارض ولافی السماء)

ترجمہ: نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: میری اُمت نیکی کو نہیں پاسکتی ہے جب تک امر بالمعروف اور نہی عن المنکر نہیں کرے اور نیکی و تقویٰ میں ایک دوسرے کی مدد کیا کرو کیوں کہ اگر ایسا نہیں ہوگا تو لوگوں سے برکت اُٹھ جائے گی اور بعض لوگ بعضِ دیگر پر مسلط ہوجائیں گے اور کوئی ان کا مدد کرنے والا نہیں ہوگا نہ زمین میں اور نہ آسمان میں۔(وسائل الشیعہ ج۱۶ص ۱۲۳)

دوسرا مطلب: ہدایت کی اقسام کے بارے میں ہے:

۱۔ہدایت تکوینی:قالَ رَبُّنَاالَّذي أَعْطی کُلَّ شَيْءٍ خَلْقَهُ ثُمَّ هَدیٰ(۵۰)

ترجمہ: موسیٰ نے کہا کہ ہمارا رب وہ ہے جس نے ہر چیز کو خلق کیا اور پھر اس کی رہنمائی کی۔(سورہ طہٰ آیہ ۵۰)

۲۔ہدایتِ تشریعی:إِنَّاهَدَيْناهُ السَّبيلَ إِمَّاشاکِراًوَإِمَّاکَفُوراً(۳)

ترجمہ: بیشک ہم نے انسان کی سیدھی راہ کی طرف ہدایت بھی کی اب چاہے وہ اس پر شکر ادا کرے یاانکار کر بیٹھے۔(سورہ انسان آیہ ۳)

قرآن میں اُن صفات کا بیان جن کی بناپر لوگوں کو ہدایت ملتی ہے

۱۔اللہ پر ایمان رکھنے والوں کو: مَاأَصَابَ مِنْ مُصيبَةٍإِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ وَمَنْ يُؤْمِنْ بِاللَّهِ يَهْدِقَلْبَهُ وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍعَلِيمٌ(۱۱)

ترجمہ: کوئی مصیبت نہیں پہنچتی مگر اللہ کے اذن سے اور جو اللہ پر ایمان رکھتا ہے تو اللہ اُس کے قلب کو ہدایت بخشتا ہے اور اللہ ہر چیز سے آگاہ ہے۔(سورہ تغابن آیہ ۱۱)

۲۔توبہ کرنے والوں کو: قُلْ إِنَّ اللَّهَ يُضِلُّ مَنْ يَشاءُ وَيَهْدي إِلَيْهِ مَنْ أَنابَ (۲۷)

ترجمہ: کہدو کہ بیشک اللہ جسے چاہتا ہے گمراہی میں رہنے یا ہدایت دیتا ہے اسی کی طرف رجوع کرنے والے رجوع کرتے ہیں۔(سورہ رعد آیہ ۲۷)

۳۔اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والوں کو: وَالَّذينَ جاهَدُوافِينَالَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَاوَإِنَّ اللَّهَ لَمَعَ الْمُحْسِنينَ(٦٩)

ترجمہ: اور جن لوگوں نے ہماری راہ میں جہاد کیا ہم اُنہیں اپنے راستوں کی ہدایت کردیں گے اور بیشک اللہ نیکوکاروں کے ساتھ ہے۔(سورہ عنکبوت آیہ ٦٩)

جن لوگوں کو ہدایت نہیں مل سکتی

۱۔ظالم لوگوں کو: فَإِنْ لَمْ يَسْتَجيبُوالَكَ فَاعْلَمْ أَنَّمايَتَّبِعُونَ أَهْواءَهُمْ وَمَنْ أَضَلُّ مِمَّنِ اتَّبَعَ هَواهُ بِغَيْرِهُدىً مِنَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ لايَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمينَ(۵۰)

ترجمہ: اور اگر وہ لوگ تمہیں جواب نہ دے سکیں تو سمجھ لو کہ وہ لوگ اپنی خواہشات کی پیروی کر رہے ہیں اور اس شخص سے زیادہ ظالم کون ہوگا جو اللہ کی طرف سے ہدایت کو چھوڑ کر اپنی خواہشات کی پیروی کرے بیشک اللہ ظالم قوم کی ہدایت نہیں کرتا ہے۔(سورہ قصص آیہ ۵۰)

۲۔جھوٹے وناشکرے لوگوں کو: إِنَّ اللَّهَ لايَهْدي مَنْ هُوَكاذِبٌ كَفَّارٌ(۳)

ترجمہ: بیشک اللہ جھوٹے اور ناشکرے لوگوں کی ہدایت نہیں کرتا ہے۔(سورہ زمر آیہ ۳)

۳۔خواہشات کی پیروی کرنے والوں کو:قال علی(علیہ السلام):کیف یستطیع الھدیٰ من یغلبہ الھویٰ)

ترجمہ: حضرت علی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: وہ کس طرح ہدایت پاسکتا ہے جس پر اس کی خواہشات غالب ہوں۔(غرر الحکم ک ۴۲۸)

جو چیزیں بہترین وسیلۂ ہدایت ہیں

۱۔قرآن:إِنَّ هذَاالْقُرْآنَ يَهْدي لِلَّتي هِيَ أَقْوَمُ وَيُبَشِّرُالْمُؤْمِنينَ الَّذينَ يَعْمَلُونَ الصَّالِحاتِ أَنَّ لَهُمْ أَجْراً كَبيراً(۹)

ترجمہ: بیشک یہ قرآن اس راہ کی ہدایت کرتا ہے جو مستحکم راہ ہے اور اُن صاحبانِ ایمان کو بشارت دیتا ہے جو اعمالِ صالح بجالاتے ہیں کہ بیشک ان کے لئے بہت بڑا اجر ہے۔(اسراء آیہ ۹)

۲۔اہل بیت نبی (علیہم السلام):قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ:انی تارک فیکم الثقلین کتاب اللہ وعترتی ماان تمسکتم بھمالن تضلواومن تمسک بعترتی من بعدی کان من الفائزین ومن تخلف عنھم کان من الھالکین

ترجمہ: نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: میں تم لوگوں کے درمیان دو گراں قدر چیزیں چھوڑے جارہاہوں ایک کتابِ الٰہی دوسرے میری عترت جب تلک تم ان دونوں چیزوں سے تمسک رکھوگے گمراہ نہیں ہوگے اور جو بھی میرے بعد میری عترت سے تمسک رکھے گا وہ کامیاب ہونے والوں میں قرار پائے گا۔(امالی صدوق ص ۴۱۵)

تیسرا مطلب: قرآن میں خیر و نیکی کے مصادیق کے بارے میں ہے: جو کہ مندرجہ ذیل ہیں:

۱۔علم ودانش: يُؤْتِي الْحِكْمَةَمَنْ يَشاءُوَمَنْ يُؤْتَ الْحِكْمَةَفَقَدْأُوتِيَ خَيْراًكَثِيراً وَمَايَذَّكَّرُإِلَّاأُولُواالْأَلْبَابِ(۲۶۹)ترجمہ: اللہ جسے چاہتا ہے حکمت عطا کرتا ہے اور جسے حکمت عطا کردی گئی گویااُسے خیرِ کثیر عطا کردیاگیااور اس بات سے کوئی نصیحت حاصل نہیں کرتاسوائے صاحبانِ عقل کے۔(سورہ بقرہ آیہ ۲۶۹)

۲۔ہر طرح کے نیک کام: يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِوَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُسارِعُونَ فِي الْخَيْراتِ وَأُولئِكَ مِنَ الصَّالِحِينَ(۱۱٤)

ترجمہ: وہ اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے اور نیکیوں کا حکم دیتے اور برائیوں سے روکتے ہیں اور نیکیوں کی طرف سبقت کرتے ہیں اور یہی لوگ نیک کردار لوگوں میں سے ہیں۔(سورہ آل عمران آیہ ۱۱۴)

۳۔مال: كُتِبَ عَلَيْكُمْ إِذاحَضَرَأَحَدَكُمُ الْمَوْتُ إِنْ تَرَكَ خَيْراًالْوَصِيَّةُ لِلْوالِدَيْنِ وَالْأَقْرَبِينَ بِالْمَعْرُوفِ حَقًّاعَلَى الْمُتَّقِينَ(۱۸۰)

ترجمہ: لوگوں پر فرض کیاگیا ہے کہ جب تم میں سے کسی کی موت کا وقت آ پہنچے تو اگر وہ حلال مال چھوڑ کر جارہا ہو تو اُس کے بارے میں والدین اور رشتہ داروں کے لئے نیک طریقہ سے وصیت کرے یہ پرہیزگاروں پر حق ہے۔(سورہ بقرہ آیہ ۱۸۰)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ماہ رمضان کا بیسواں دن

بیسویں شب کی مخصوص نماز: ۸ رکعت ہے دو دو رکعت کرکے جس کی ہر رکعت میں حمد کے بعد جو سا بھی سورہ چاہیں پڑھ سکتے ہیں۔

بیسویں روزہ کا ثواب:"قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ:فإذاتم لكم عشرون يومابعث الله عزوجل إليكم سبعين ألف ملك يحفظونكم من كل شيطان رجيم وكتب الله عز و جل لكم بكل يوم صمتم صوم مائة سنة وجعل بينكم و بين النارخندقاوأعطاكم ثواب من في التوراةوالإنجيل والزبوروالفرقان وكتب الله عزوجل لكم بكل ريشة على جبرئيل ع عبادة سنةوأعطاكم ثواب تسبيح العرش والكرسي وزوجكم بكل آيةفي القرآن ألف حوراء

ترجمہ: نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: جب بیسواں دن پورا ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ ستر ہزار ملائکہ کو تم لوگوں پر بھیجتا ہے ہر قسم کے شیطان سے محفوظ رکھنے کے لئے اور ہر روزہ کے عوض سو سال کے روزوں کا ثواب عطا کرتا ہے اور تمہارے اور جہنم کی آگ کے درمیان حائل قرار دیتا ہے اور اس شخص کا سا ثواب دیتا ہے جس نے تورات۔انجیل،زبور،قرآن

کی تلاوت کی ہو اور جبرئیلؑ کے ہر پر کے برابر ایک سال کی عبادت لکھی جاتی ہے اور عرش و کرسی کا سا ثواب عطا کیا جاتا ہے اور قرآن کی ہر آیت کے عوض ہزار حوریں اس کے لئے قرار دیدی جاتی ہیں۔ (فضائل الاشہر الثلاثۃ (شیخ صدوق) ج ۲ ص ۸۱)

بیسویں دن کی دعا: اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِي فِيهِ أَبْوَابَ الْجِنَانِ وَأَغْلِقْ عَنِّي فِيهِ أَبْوَابَ النِّيرَانِ وَوَفِّقْنِي فِيهِ لِتِلاوَةِالْقُرْآنِ يَامُنْزِلَ السَّكِينَةِ فِي قُلُوبِ الْمُؤْمِنِينَ)

ترجمہ: اے اللہ اس دن میرے لئے بہشت کے دروازے کھول دے اور جہنم کے دروازے بند کردے اور اس دن مجھے تلاوتِ قرآن کی توفیق عطا فرما اے مومنین کے قلوب پر اطمینان کو نازل کرنے والے۔

دعا کی شرح و تفسیر: اس دعا میں بھی تین چیزوں کو طلب کیا گیا ہے: ۱۔ بہشت کے حصول کو ۲۔ جہنم سے بچنے کو ۳۔ تلاوتِ قرآن کی توفیقات کو۔

پہلا مطلب: بہشت اور اس کے حاصل کرنے کے بارے میں ہے:

آیات:

۱۔ وَأَمَّامَنْ خَافَ مَقامَ رَبِّهِ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوَىٰ(٤٠)

ترجمہ: اور جو اپنے پروردگار کا خوف رکھتا ہوگا اور اپنے نفس کو خواہشات سے بچانے والا ہوگا۔

فَإِنَّ الْجَنَّةَهِيَ الْمَأْوَىٰ(٤١)

ترجمہ: تو بیشک بہشت ایسے کا ٹھکانہ ہو گی۔ (سورہ نازعات آیہ ۴۰و۴۱)

۲۔لايَسْتَوي أَصْحابُ النَّارِوَأَصْحابُ الْجَنَّةِ أَصْحابُ الْجَنَّةِ هُمُ الْفائِزُونَ (۲۰)ترجمہ: اہلِ جہنم اور اہلِ بہشت برابر نہیں ہیں اہلِ بہشت کامیاب ہونے والے ہیں۔ (سورہ حشر آیہ ۲۰)

۳۔وَبَشِّرِالَّذينَ آمَنُواوَعَمِلُواالصَّالِحاتِ أَنَّ لَهُمْ جَنَّاتٍ تَجْري مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهارُ كُلَّمارُزِقُوامِنْهامِنْ ثَمَرَةٍ رِزْقاًقالُواهذَا الَّذي رُزِقْنامِنْ قَبْلُ وَأُتُوابِهِ مُتَشابِهاً وَلَهُمْ فيهاأَزْواجٌ مُطَهَّرَةٌ وَهُمْ فيهاخالِدُونَ(۲۵)

ترجمہ: اور خوشخبری دو ایمان لانے والے اور عمل صالح انجام دینے والوں کو کہ اُن کے لئے بہشتی باغات ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہیں جب بھی اُس سے اُنہیں کوئی پھل دیا جائے گا کھانے کو تو وہ کہیں گے کہ یہ تو وہی ہے جو ہمیں اس سے پہلے دیا گیا تھا جبکہ اُنہیں اس کا مشابہ دیا گیا تھا اور اُن کے لئے بہشت میں پاکیزہ بیویاں ہوں گی اور وہ بہشت میں ہمیشہ کے لئے رہنے والے ہیں۔ (سورہ بقرہ آیہ ۲۵)

روایات:

۱-قال رسول الله صلى الله عليه واله أيمامسلمين تهاجرافمكثاثلاثا لايصطلحان إلاكانا خارجين من الإسلام ولم يكن بينهما ولاية فأيهماسبق إلى كلام أخيه كان السابق إلى الجنةيوم الحساب

ترجمہ: نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: جب بھی دو مسلمان آپس میں جھگڑا کرتے ہیں اور تین دن تک آپس میں گفتگو نہیں کرتے تو وہ دائرہ اسلام سے خارج ہو جاتے ہیں اور اُن کے درمیان کوئی بھی دوستی باقی نہیں رہتی ہے پھر جب بھی کوئی گفتگو کرنے میں آغاز کرتا ہے تو وہ روزِ قیامت سب سے پہلے بہشت میں جانے والوں میں سے قرار پاتا ہے۔ (مصادقۃ الاِخوان ص: ۴۸)

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ والہ:أَرْبَعٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ كَتَبَهُ اللَّهُ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِمَنْ كَانَ عِصْمَتُهُ شَهَادَةَ أَنْ لَاإِلَهَ إِلَّااللَّهُ وَأَنِّي مُحَمَّدٌرَسُولُ اللَّهِ وَمَنْ إِذَاأَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِ بِنِعْمَةٍ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ وَمَنْ إِذَاأَصَابَ ذَنْباًقَالَ أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ وَ مَنْ إِذَاأَصَابَتْهُ مُصِيبَةٌ قَالَ إِنَّالِلَّهِ وَإِنَّاإِلَيْهِ راجِعُون

ترجمہ: نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: چار باتیں جن میں پائی جائیں وہ اہل بہشت سے ہیں ا۔ عقیدے کی پاکیزگی کے ساتھ اللہ کی وحدانیت اور میری رسالت کی گواہی دے، ۲۔اللہ کی طرف سے نعمت ملنے پر الحمد للہ کہئے ۳۔گناہ کے سرزد ہو جانے پر اللہ سے طلبِ مغفرت کرے، ۳۔مصیبت پہنچنے پر کلمۂ استرجاع کو جاری کرنے والا۔ (اِمالی المفید، ص: ۷۶)

۳۔قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ والہ الْمُؤْمِنُ إِذَامَاتَ وَتَرَكَ وَرَقَةًوَاحِدَةً عَلَيْهَاعِلْمٌ تَكُونُ تِلْكَ الْوَرَقَةُيَوْمَ الْقِيَامَةِسِتْراًفِيمَابَيْنَهُ وَ بَيْنَ النَّارِوَأَعْطَاهُ

اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى بِكُلِّ حَرْفٍ مَكْتُوبٍ عَلَيْهَامَدِينَةًأَوْسَعَ مِنَ الدُّنْيَاسَبْعَ مَرَّاتٍ وَمَامِنْ مُؤْمِنٍ يَقْعُدُسَاعَةًعِنْدَالْعَالِمِ إِلَّانَادَاهُ رَبُّهُ عَزَّوَجَلَّ جَلَسْتَ إِلَى حَبِيبِي وَعِزَّتِي وَجَلَالِي لَأَسْكَنْتُكَ الْجَنَّةَمَعَهُ وَلَاأُبَالِي)

ترجمہ: نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: مومن جب مرتا ہے اور اگر ایک بھی ایسا ورقہ چھوڑتا ہے جس میں کوئی علمی بات تحریر ہو تو وہ ورقہ روزِ قیامت اُس کے اور جہنم کے درمیان پردہ قرار پاتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس پر لکھے ہوئے ہر حرف کے عوض اُسے (بہشت میں) ایک شہر عطا کرے گا جو دنیا کے سات برابر ہوگا اور جو بھی مومن ایک گھنٹہ عالم کے پاس بیٹھتا ہے تو اُسے اُس کا پروردگار ندا دیتا ہے کہ تم میرے محبوب کے پاس بیٹھے ہو لہٰذا مجھے اپنی عزت وجلالت کی قسم کہ میں بہشت میں تمہیں اُسی کے ساتھ قرار دوں گا اور اس کام میں کوئی چیز میرے لئے مانع بھی نہیں ہے۔ (روضۃالواعظین ج: ا ص: ۹ (اِمالی الصدوق، ص: ۳۸)

دوسرا مطلب: جہنم اور اس سے دوری کے بارے میں ہے:

آیات:

ا۔ وَسِيقَ الَّذِينَ كَفَرُواإِلَى جَهَنَّمَ زُمَراًحَتَّى إِذاجَاؤُهَافُتِحَتْ أَبْوابُهاوَقالَ لَهُمْ خَزَنَتُهاأَلَمْ يَأْتِكُمْ رُسُلٌ مِنْكُمْ يَتْلُونَ عَلَيْكُمْ آياتِ رَبِّكُمْ وَيُنْذِرُونَكُمْ لِقاءَ يَوْمِكُمْ هذاقالُوابَلى وَلكِنْ حَقَّتْ كَلِمَةُ الْعَذابِ عَلَى

الْكافِرِينَ (٧١) کفار کو جہنم کی طرف گروہ گروہ روانہ کیا جائے گا یہاں تک کہ جب وہ جہنم کے پاس پہنچ جائیں گے تو اس کے دروازے کھول دیئے جائیں گے اور جہنم کے نگہبان ان سے کہیں گے کہ کیا تمہارے درمیان تمہیں میں سے رسول نہیں آئے جو تم پر تمہارے رب کی آیات کی تلاوت کیا کرتے ہوں اور تم لوگوں کو اس دن کی ملاقات سے ڈرایا کرتے ہوں تو وہ کہیں گے کہ ہاں آئے لیکن وعدہ عذاب پورا ہو چکا ہے کافروں پر۔ (سورہ زمر آیہ ۷۱)

٢۔إِنَّ الَّذينَ فَتَنُواالْمُؤْمِنينَ وَالْمُؤْمِناتِ ثُمَّ لَمْ يَتُوبُوافَلَهُمْ عَذابُ جَهَنَّمَ وَلَهُمْ عَذابُ الْحَريقِ(١٠)

ترجمہ: بیشک اُن لوگوں نے مومن مردوں اور مومنہ عورتوں کو ستایا پھر توبہ بھی نہیں کی تو ایسے لوگوں کے لئے جہنم کا عذاب ہے اور ان کے لئے جلادینے والا عذاب ہے۔ (سورہ بروج آیہ ۱۰)

٣۔وَيُعَذِّبَ الْمُنافِقينَ وَالْمُنافِقاتِ وَالْمُشْرِكينَ وَالْمُشْرِكاتِ الظَّانِّينَ بِاللَّهِ ظَنَّ السَّوْءِ عَلَيْهِمْ دائِرَةُالسَّوْءِ وَغَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ وَلَعَنَهُمْ وَأَعَدَّ لَهُمْ جَهَنَّمَ وَساءَتْ مَصِيراً(٦)

ترجمہ: اور اللہ عذاب دے گا منافق مرد و عورتوں اور مشرک مرد و عورتوں کو جو اللہ کے بارے میں بدگمانیاں کرتے ہیں ایسوں پر اُن کی برائی کے اثرات مترتب ہوتے ہیں اور اللہ بھی ان پر

غضب ناک ہوتا ہے اوران پر لعنت کرتا ہے اور اللہ نے ان کے لئے جہنم کو تیار کیا ہے جو کہ برا ٹھکانہ ہے۔(سورہ فتح آیہ ٦)

روایات:

١-قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه واله:مَامِنْ عَبْدٍاهْتَمَّ بِمَوَاقِيتِ الصَّلَاةِ وَمَوَاضِعِ الشَّمْسِ إِلَّاضَمِنْتُ لَهُ الرَّوْحَ عِنْدَالْمَوْتِوَ انْقِطَاعَ الْهُمُومِ وَ الْأَحْزَانِ وَ النَّجَاةَ مِنَ النَّارِ كُنَّا مَرَّةً رُعَاةَ الْإِبِلِ فَصِرْنَا الْيَوْمَ رُعَاةَ الشَّمْسِ

ترجمہ: نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: جو بھی بندہ نماز کے وقت کو اہمیت دیتا ہے اور سورج کے اوقات کی بھی رعایت کرتا ہے تو میں اس کی موت کے وقت خوشخبری کی ضمانت دیتا ہوں اس کے دُکھ درد کے دور ہونے اور آتشِ جہنم سے نجات کی۔(اِمالی المفید، ص: ١٣٧)

٢-قال رسول الله صلى الله عليه واله:من كف عن شيئين وقاه الله شيئين من كف لسانه عن أعراض المسلمين وقاه الله عثرته ومن كف غضبه وقاه الله عذابه

ترجمہ: نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: جو اپنے آپ کو دو چیزوں سے بچائے تو اللہ بھی اُسے دو چیزوں سے بچاتا ہے جو اپنی زبان کو لوگوں کی توہین کرنے سے بچاتا ہے تو اللہ

اس کی عزت بچاتا ہے اور جو اپنے غضب کو روک کر رکھتا ہے تو اللہ اُسے اپنے عذاب سے دور رکھتا ہے۔ (معدن الجواہر ص: ٢٦)

٣-"قال النبی صلی اللہ علیہ والہ:اِنَّ اَبْوابَ الْجَنانِ فِی ھذاالشَّھرِمُفَتَّحَة فَاسْئَلُوارَبَّکُمْ اَنْ لایُغَلِّقَھاعَلَیْکُمْ وَاَبْوابَ النِّیرانِ مُغَلَّقَة فَاسْئَلُوارَبَّکُمْ اَنْ لایُفَتَّحَھاعَلَیْکُمْ-"

ترجمہ: نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: اس ماہ میں بہشت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں ،خداوند عالم سے دعا کرو کہ وہ دروازے تم پر بند نہ کئے جائیں اور دوزخ کے دروازے اس ماہ میں بند کر دیئے جاتے ہیں لہٰذا دعا کرو کہ وہ دروازے تم پر نہ کھولے جائیں ۔(عیوان الخبار الرضاج اص ٢٩٦)

تیسرا مطلب: قرآن کے بارے میں آیات:

قرآن قرآن کی روشنی میں

ا۔وَقالَ الرَّسُولُ یارَبِّ إِنَّ قَوْمِي اتَّخَذُواھذَاالْقُرْآنَ مَھْجُوراً (٣٠)

ترجمہ:اور رسول نے کہا اے میرے پروردگار میری قوم نے اس قرآن کو نظر انداز کر دیا۔(سورہ فرقان آیہ ٣٠)

٢۔بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمنِ الرَّحيمِ ابتدااللہ کے نام سے جو بڑا مہربان و نہایت رحم والا ہے۔
يا أَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ(١)اے (چادر) لپیٹنے والے۔
قُمِ اللَّيْلَ إِلاَّقَليلاً(٢)رات کو قیام کرو مگر تھوڑا۔
نِصْفَهُ أَوِانْقُصْ مِنْهُ قَليلاً(٣)آدھی رات یا اس سے کچھ کم۔
أَوْزِدْعَلَيْهِ وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتيلاً(٤) یا کچھ زیادہ اور قرآن کو آرام آرام سے پڑھو۔
إِنَّاسَنُلْقي عَلَيْكَ قَوْلاًثَقيلاً(٥) بیشک ہم عنقریب تم پر سخت حکم نازل کرنے والے ہیں۔(سورہ مزمل آیہ ١تا٥)
٣۔الَّذينَ آمَنُواوَتَطْمَئِنُّ قُلُوبُهُمْ بِذِكْرِاللَّهِ أَلابِذِكْرِاللَّهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوبُ(٢٨)
جو لوگ ایمان لائے اور اُن کے قلوب اللہ کی یاد سے مطمئن ہیں آگاہ رہو کہ اللہ کی یاد سے دلوں کو اطمینان حاصل ہوتا ہے۔(سورہ رعد آیہ ٢٨)

قرآن روایات کی روشنی میں

١- قال النبی صلی اللہ علیہ والہ:"ان اردتم عیش السعداءوموت الشھداءوالنجاۃیوم الحشروالظل یوم الحروروالھدیٰ یوم الضلالۃفادرسوا القران فانہ کلام الرحمن وحرزمن الشیطان ورجحان فی المیزان"

ترجمہ: نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا:اگر سعادت مند زندگی چاہتے ہو اور شہادت کی موت چاہتے ہو اور روز محشر کی نجات چاہتے ہو اور گرمی سے تپتے ہوئے دن میں سایہ چاہتے ہو اور ضلالت والے دن ہدایت چاہتے ہو تو قرآن کی تعلیم حاصل کرو کیونکہ یہ

اللہ کا کلام ہے ، شیطان کے مقابل میں سپر ہے ، میزانِ عدالت میں عمل کے سنگین ہونے کا سبب ہے . (جامع احادیث الشیعہ ج١٥ص٩)

٢۔ قال النبی صلی اللہ علیہ والہ:"من قرءالقران ولم یعمل بہ حشرہ اللہ یوم القیامۃ اعمیٰ"

ترجمہ: نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: جو قرآن تو پڑھتا ہے مگر اس پر عمل نہیں کرتا تو اللہ تعالیٰ اسے بروز قیامت اندھا محشور کرے گا۔ (ثواب الاعمال ص٢٣٧)

٣۔قال النبی صلی اللہ علیہ والہ:"اِنَّ القرآن ھوالدّواءوانّ فیہ شفاءمن کلّ داءوان من لم یستنشف بہ فلاشفاہ اللہ ومن قرء مأۃ آیۃ من ای اٰی القران شاءثم قال سبع مرات یااللہ فلودعاالصخورقلعھا "

ترجمہ: نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: بیشک قرآن وہ دوا ہے جس میں ہر مرض کی شفا موجود ہے اور جس نے قرآن کے ذریعہ سے شفا کو طلب نہ کیا تو اللہ بھی ایسے شخص کو شفا نہیں دیتا اور جو بھی قرآن کے کسی بھی حصہ سے سو آیات کی تلاوت کرے اور پھر سات مرتبہ یا اللہ کہے تو وہ اگر پہاڑ کو بھی اپنی جگہ سے ہٹانے کی دعا کرے گا تو وہ اپنی جگہ سے ہٹ جائے گا۔ (سفینۃ البحار ج٢ص٤١٥)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ماہ رمضان کا اکیسواں دن

اکیسویں شب کی مخصوص نماز: ۸ رکعت ہے دو دو رکعت کرکے جس کی ہر رکعت میں حمد کے بعد جو سا بھی سورہ چاہیں پڑھ سکتے ہیں۔

اکیسویں روزہ کا ثواب:"قال النبی صلی اللہ علیہ والہ:یوم أحدوعشرین وسع اللہ علیکم القبرألف فرسخ ویرفع عنکم الظلمة والوحشةویجعل قبورکم کقبورالشھداءویجعل وجوھکم کوجه یوسف بن یعقوب ع

ترجمہ: نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا:اکیسویں روز اللہ تعالیٰ تم لوگوں کی قبروں کو ہزار فرسخ وسیع کردیتا ہے اور تاریکی وخوف کو دور کردیتا ہے اور تم لوگوں کی قبور کو شہدا کی قبور کی مانند قرار دیتا ہے اور تم لوگوں کے چہروں کو حضرت یوسفؑ بن یعقوبؑ کے چہرے کی مانند قرار دیتا ہے۔(فضائل الاشھر الثلاثة (شیخ صدوق) ج ۲ ص ۸۱)

اکیسویں دن کی دعاء:اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ لِي فِيهِ إِلَى مَرْضَاتِكَ دَلِيلاوَلا تَجْعَلْ لِلشَّيْطَانِ فِيهِ عَلَيَّ سَبِيلاوَاجْعَلِ الْجَنَّةَ لِي مَنْزِلاوَ مَقِيلايَاقَاضِيَ حَوَائِجِ الطَّالِبِينَ)

ترجمہ: اے اللہ اس دن میری رہنمائی فرما اپنی خوشنودی کی طرف اور شیطان کو مجھ پر مسلط ہونے سے دور رکھ اور بہشت کو میری منزل قرار دے اے طلبِ حوائج کرنے والوں کی حاجات کو پورا کرنے والے۔

دعا کی شرح و تفسیر: اس دعا میں بھی اللہ تعالیٰ سے تین باتوں کو طلب گیا ہے ا۔ اللہ کی مرضی کو ۲۔ شیطان سے دوری کو ۳۔ بہشت میں جگہ و مقام کو۔

پہلا مطلب: رضائے الٰہی حاصل کرنے کے اسباب کے بارے میں ہے:

روایات:

١-"قال النبی صلی اللہ علیہ والہ:علامۃ رضی اللہ فی خلقہ عدل سُلطانھم ورخص اسعارھم وعلامۃغضب اللہ علیٰ خلقہ جورسلطانھم وغلاءُاسعارھم"

ترجمہ: نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: اللہ کے اپنی مخلوق سے راضی رہنے کی علامت حاکمِ وقت کا عادل ہونا ہے اور قیمتوں کا سستا ہونا ہے اور اللہ کے مخلوق پر غضب ناک ہونے کی علامت حاکمِ وقت کا ظالم ہونا اور قیمتوں کا مہنگا ہونا ہے۔ (پیام پیامبر ص ۷۹۲)

٢-"قال علی علیہ السّلام:ثلاث یبلُغن بالعبد رضوان اللہ:کثرۃ الاستغفار وخفض الجانب وکثرۃ الصدقۃ"

ترجمہ: حضرت علی (علیہ السلام) نے ارشاد فرمایا: تین چیزیں بندے سے اللہ کے راضی ہونے کا سبب قرار پاتی ہیں: ا۔ زیادہ استغفار کرنا ۲۔ حلم و بردباری سے کام لینا ۳۔ زیادہ صدقہ دینا۔ (بحار الانوار ج ۷۸ ص ۸۱)

۳۔"قال زين العابدين عليه السّلام:ان ارضاكم عندالله اسبغكم علىٰ عياله"

ترجمہ: حضرت امام زین العابدین علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تم لوگوں میں سب سے زیادہ اس سے راضی ہوتا ہے جو اپنے بیوی بچوں کے لئے آسائش فراہم کرتا ہے۔ (صبح رضوان ج ۴ ص ۵۵)

دوسرا مطلب: شیطان سے دوری اختیار کرنے کے اسباب کے بارے میں ہے:

جیساکہ ارشاد ہوا: يَاأَيُّهَاالَّذِينَ آمَنُوالاتَتَّبِعُواخُطُواتِ الشَّيْطانِ وَمَنْ يَتَّبِعْ خُطُواتِ الشَّيْطانِ فَإِنَّهُ يَأْمُرُ بِالْفَحْشاءِ وَالْمُنْكَرِوَلَولافَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُ مَازَكىٰ مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍأَبَداًوَلٰكِنَّ اللَّهَ يُزَكِّي مَنْ يَشَاءُوَ اللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ (۲۱) ترجمہ: اے صاحبانِ ایمان شیطان کے نقشِ قدم پر نہ چلو اور جو بھی شیطان کے نقشِ قدم پر چلتا ہے تو شیطان اُسے بُرے اور ناپسند کاموں کی طرف دعوت دیتا ہے اور اگر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی تو تم میں سے کوئی ایک بھی ہر گز پاکیزہ نہیں رہ سکتا تھا اور بیشک اللہ جسے چاہتا ہے پاکیزہ رکھتا ہے اور اللہ سننے و جاننے والا ہے۔ (سورہ نور آیہ ۲۱)

۱.اللہ پر ایمان اور اس پر توکل رکھنا ہے: جیسا کہ ارشاد ہوا: إِنَّهُ لَيْسَ لَهُ سُلْطانٌ عَلَى الَّذينَ آمَنُواوَعَلى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ(۹۹)

ترجمہ: بیشک شیطان کا صاحبانِ ایمان پر کوئی تسلط نہیں ہے اور اسی طرح جو اپنے پروردگار پر بھروسہ کرتے ہیں۔(سورہ نحل آیہ ۹۹)

۲. عمل میں اخلاص رکھنا ہے: قَالَ فَبِعِزَّتِكَ لَأُغْوِيَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ(۸۲) شیطان نے کہا مجھے تیری عزّت کی قسم میں تمام لوگوں کو بہکاؤں گا۔

إِلاَّعِبادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِينَ(۸۳) سوائے تیرے اُن بندوں کے جنہیں مخلص بنادیا گیا ہو۔(سورہ ص آیات ۸۲و۸۳)

۳. رحمت و فضلِ الٰہی ہے: وَلَوْلافَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُ لاَتَّبَعْتُمُ الشَّيْطانَ إِلاَّ قَليلاً(۸۳)

ترجمہ: اور اگر تم لوگوں پر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی تو سوائے چند افراد کے تم سب شیطان کے پیروکار ہو جاتے۔(سورہ نساء آیہ ۸۳)

۴. کثرت سے دعا کرنا ہے: جیسا کہ حضرت علی علیہ السلام کا ارشاد ہے: اکثرالدعاء تسلم من سورة الشيطان

یعنی: زیادہ دعا کیا کرو تاکہ شیطان سے محفوظ رہ سکو۔(بحارالانوار ۷۸ ص۹)

شیطان سے بچنے کے اسباب خود شیطان کی زبانی

عن الامام الصادق(علیہ السلام)قال:قال ابلیس خمسۃ اشیاءلیس لی فیھم حیلۃوسائرالناس فی قبضتی:۱-من اعتصم باللہ عن نیۃصادقۃ واتکل علیہ فی جمیع امورہ۲-من کثر تسبیحہ فی لیلہ ونھارہ ۳-من رضی لاخیہ المومن مایرضاہ لنفسہ٤-من لم یجزع علی المُصیبۃ حین تُصیبہ٥-من رضی بماقسم اللہ لہ ولم یھتم لرزقہ)

ترجمہ:امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل ہے کہ شیطان نے کہا کہ پانچ قسم کے افرادپر میرا تسلط نہیں چلتا ہے ان کے علاوہ تمام لوگ میرے قبضہ میں ہوتے ہیں۔:۱۔وہ لوگ جو اللہ سے مدد طلب کرتے ہیں سچی نیت کے ساتھ اور تمام امور میں اللہ پر توکل کرتے ہیں ۲۔وہ لوگ جو دن ورات میں کثرت سے اللہ کی تسبیح کیا کرتے ہیں ۳۔وہ لوگ جو برادر دینی کے لئے وہی پسند کرتے ہیں جو اپنے لئے پسند کرتے ہیں۔۴۔وہ لوگ جو کسی مصیبت کے نازل ہونے پر شکوہ نہیں کرتے ہیں۵۔وہ لوگ جو اللہ کی جانب سے تقسیم شدہ روزی پر راضی رہتے ہیں اور رزق کے سلسلے میں پریشان نہیں ہوتے۔(بحارالانوارج۶۰ص۲۴۸)

شیطان کے انسانوں میں نفوذ کرنے کے اسباب

۱۔اللہ کی یاد سے غافل رہنا: وَمَنْ يَعْشُ عَنْ ذِكْرِالرَّحْمنِ نُقَيِّضْ لَهُ شَيْطاناًفَهُوَلَهُ قَرِينٌ(۳۶)ترجمہ: اور جو بھی اللہ کے ذکر سے رُخ موڑلیتا ہے تو ہم شیطان کو اس کے لئے آزاد کردیتے ہیں لہٰذا وہ اس کے ساتھ رہتا ہے۔(سورہ زخرف آیہ ۳۶)

۲۔جھوٹ بولنا: هَلْ أُنَبِّئُكُمْ عَلى مَنْ تَنَزَّلُ الشَّياطينُ(۲۲۱) کیا میں تم لوگوں کو بتاؤں کہ کس پر شیاطین نازل ہوتے ہیں۔
تَنَزَّلُ عَلى كُلِّ أَفَّاكٍ أَثيمٍ(۲۲۲) وہ ہر جھوٹے و بدکردار پر نازل ہوتے ہیں۔ (سورہ شعراء آیہ ۲۲۲)

۳۔اپنے عمل کو بڑااورگناہ کو چھوٹا سمجھنا: روی عن الصادق(علیہ السلام):قال موسیٰ ؑ:للشیطان فاخبرنی بالذنب الذی اذااذنبہ ابن آدم ؑ استحوذتَ علیہ قال اذااعجبتہ نفسہ واستکثر عملہ وصغر فی عینہ ذنبہ)

ترجمہ: امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل ہے کہ ایک دفعہ حضرتِ موسیٰؑ نے شیطان سے پوچھا مجھے ذرااُس گناہ کے بارے میں بتاجس کے ذریعہ سے توانسان پر مسلط ہوجاتاہے؟تواس نے جواب دیا:جب انسان اپنی آپ پر فخر کرنے لگتاہے اور اپنے عمل کوزیادہ اورگناہ کو چھوٹا سمجھنے لگتاہے۔(مشکاُالانوار ص ۳۱۳)

۴۔اہل معصیت کی ہمنشینی:قال علی (علیہ السلام):مجالسۃ اھل الھویٰ منساۃ للایمان ومحضرۃللشیطان)

ترجمہ: حضرت علی (علیہ السلام) نے ارشاد فرمایا: اہل معصیت کی ہمنشینی ایمان کو مٹا کر شیطان کے حضور پہنچادیتی ہے۔ (نہج البلاغہ خ۸۶)

۵۔۶۔۷۔غضب وقضاوت میں غفلت اورنامحرم سے تنہائی میں ملنا:روی عن الباقر(علیہ السلام):قال نوحؑ:للشیطان مالذی ترید تکافئنی بہ قال اذکرنی فی ثلاث مواطن فاِنی اقرب مااکون الی العبداذاکان فی احداھن: ۱-اذکرنی اذاغضب ۲-اذکرنی اذاحکمت بین اثنین۳-اذکرنی اذاکنت مع امراۃخالیاًلیس معکمااحداً)

ترجمہ: امام باقرعلیہ السلام سے روایت ہے کہ شیطان نے نوحؑ سے کہاکہ میں تین اوقات میں انسان کے سب سے زیادہ نزدیک ہوتاہوں ا۔جب انسان غضب میں ہوتاہے ۲۔جب دوافراد کے درمیان میں فیصلہ کررہاہوتاہے۳۔جب کسی نامحرم عورت کے ساتھ تنہائی میں ہوتاہے۔(بحارج۶۰ ص۲۲۳خصال ج۱ص۱۳۲)

تیسرا مطلب: قرآن وروایات میں بہشت اور اس کے اوصاف کے بارے میں ہے:

آیات:

۱-مَثَلُ الْجَنَّةِالَّتي وُعِدَالْمُتَّقُونَ تَجْري مِنْ تَحْتِهَاالْأَنْهارُأُكُلُهادائِمٌ وَظِلُّهاتِلْكَ عُقْبَى الَّذينَ اتَّقَوْاوَعُقْبَى الْكافِرينَ النَّارُ(۳۵)

ترجمہ: اس جنت کی مثال جس کا پرہیزگار لوگوں سے وعدہ کیا گیا ہے ایسی ہے جس کے نیچے نہریں جاری ہیں اس کے پھل اور سائے دائمی ہیں جو کہ پرہیزگار لوگوں کا ٹھکانہ ہے اور کفار کا ٹھکانا جہنم ہے۔ (سورہ رعد آیہ ۳۵)

۲-مَثَلُ الْجَنَّةِالَّتي وُعِدَالْمُتَّقُونَ فيهاأَنْهارٌمِنْ ماءٍغَيْرِ آسِنٍ وَأَنْهارٌمِنْ لَبَنٍ لَمْ يَتَغَيَّرْطَعْمُهُ وَأَنْهارٌمِنْ خَمْرٍلَذَّةٍ لِلشَّارِبينَ وَأَنْهارٌمِنْ عَسَلٍ مُصَفًّى وَلَهُمْ فِيهَامِنْ كُلِّ الثَّمَراتِ وَمَغْفِرَةٌمِنْ رَبِّهِمْ كَمَنْ هُوَخالِدٌفِي النَّارِوَسُقُوامَاءً حَمِيماً فَقَطَّعَ أَمْعاءَهُمْ(۱۵)

ترجمہ: اس جنت کی مثال جس کا وعدہ پرہیزگار لوگوں سے کیا گیا ہے اس میں ایسے پانی کی نہریں ہیں جو متغیر ہونے والی نہیں ہیں اور ایسی دودھ کی نہریں ہیں جن کا ذائقہ متغیر نہیں ہوتا اور ایسی شراب کی نہریں ہیں جو پینے والوں کے لئے لذیذ ہیں اور صاف شفّاف شہد کی نہریں ہیں اُن کے لئے وہاں ہر طرح کے پھل ہوں گے اور ان کے پروردگار کی جانب سے مغفرت ہوگی کیا یہ افراد اس شخص کی مانند ہو سکتے ہیں جو جہنم میں ہمیشہ کے لئے رہنے والا ہو اور اسے پلایا جائے کھولتا ہوا پانی جس سے اس کی آنتیں ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں۔ (سورہ محمد آیہ ۱۵)

٣۔فِيهِنَّ خَيْرَاتٌ حِسَانٌ(٧٠) ان باغات میں نیک سیرت وصورت حوریں ہوں گی۔(سورہ رحمٰن آیہ ٧٠)

لَمْ يَطْمِثْهُنَّ إِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلاجَانٌّ(٧٤) جنہیں اس سے پہلے کسی انسان و جن نے چھوا تک نہیں ہوگا۔(سورہ رحمٰن آیہ ٧٤)

مُتَّكِئِينَ عَلىٰ رَفْرَفٍ خُضْرٍوَعَبْقَرِيٍّ حِسانٍ(٧٦) وہ سبز تکیوں اور بہترین مسندوں پر ٹیک لگائے بیٹھے ہوں گے (سورہ رحمٰن آیہ ٧٦)

روایات:

١-قال رسول الله صلى الله عليه واله:من أطعم مؤمنامن جوع أطعمه الله من ثمارالجنة ومن سقاه من ظمإسقاه الله من الرحيق المختوم ومن كساه ثوبالم يزل في ضمان الله مادام على ذلك المؤمن من ذلك الثوب هدبة أوسلك والله لقضاءحاجةالمؤمن أفضل من صيام شهرواعتكافه

ترجمہ: نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: جو کسی بھوکے مومن کو کھانا کھلائے گا اللہ تعالیٰ اُسے بہشتی پھل کھلائے گا اور کسی پیاسے کو پانی پلائے گا اللہ تعالیٰ اُسے بہشتی اعلیٰ شراب پلائے گا اور جو کسی کو کپڑے پہنائے گا تو جب تلک وہ لباس اُس کے استعمال میں رہے گا

پہنانے والااللہ کی ضمانت میں رہے گااور اللہ کی قسم مومن کی حاجت کا پورا کرنا ایک مہینے کے روزے رکھنے اور اعتکاف میں بیٹھنے سے افضل ہے۔(مصادقۃ الاخوان ص: ۴۲)

۲-قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه والہ:قَالَ اللَّهُ جَلَّ جَلَالُهُ يَاعِبَادِيَ الصِّدِّيقِينَ تَنَعَّمُوا بِعِبَادَتِي فِي الدُّنْيَافَإِنَّكُمْ بِهَاتَنَعَّمُونَ فِي الْجَنَّة

ترجمہ: نبی اکرم(ص) نے ارشاد فرمایا:اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے کہ اے میرے صادق بندوں میری عبادت کے ذریعہ دنیا میں نعمتوں سے سرافراز ہو جاؤبیشک تم ہی لوگ میری عبادت کے ذریعہ جنت میں بھی نعمتوں سے سرافراز ہوگے۔(امالی الصدوق، ص:۳۰۱)

۳-قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه والہ:مَنْ عَالَ ثَلَاثَ بَنَاتٍ أَوْثَلَاثَ أَخَوَاتٍ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُفَقِيلَ يَارَسُولَ اللَّهِ ص وَاثْنَتَيْنِ فَقَالَ وَاثْنَتَيْنِ فَقِيلَ يَارَسُولَ اللَّهِ وَوَاحِدَةًفَقَالَ وَوَاحِدَةً

ترجمہ: نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: جو تین بیٹیوں یا تین بہنوں کی کفالت کرتا ہے بہشت اُس کے لئے واجب ہے پوچھا گیااور جو دو بیٹیوں یا ایک کی کفالت کرے؟توآپ نے فرمایا:اُس کے لئے بھی جنت واجب ہے۔(اُصول کافی ج:۶ ص:۶)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ماہ رمضان کا بائیسواں دن

بائیسویں شب کی مخصوص نماز: ۸ رکعت ہے دو دو رکعت کرکے جس کی ہر رکعت میں حمد کے بعد جو سا بھی سورہ چاہیں پڑھ سکتے ہیں۔

بائیسویں روزہ کا ثواب:"قال النبی صلی اللہ علیہ والہ:یوم اثنین وعشرین یبعث اللہ عزوجل إلیکم ملك الموت کمایبعث إلی الأنبیاء ع ویرفع عنکم ھول منکرونکیرویرفع عنکم ھم الدنیاوالآخرة"

ترجمہ: نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: بائیسویں روزے کے عوض اللہ تعالیٰ ملک الموت کو تم لوگوں کی طرف جب بھیجتا تو اس طرح سے بھیجتا ہے جس طرح انبیا کی طرف بھیجتا ہے جو تم لوگوں سے منکر و نکیر کے خوف کو ختم کر دیتا ہے اور دنیاوی واُخروی پریشانیوں کو تم لوگوں سے دور کر دیتا ہے۔ (فضائل الاشہر الثلاثۃ (شیخ صدوق) ج ۲ ص ۸۱)

بائیسویں دن کی دعا:اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِي فِيهِ أَبْوَابَ فَضْلِكَ وَ أَنْزِلْ عَلَيَّ فِيهِ بَرَكَاتِكَ وَوَفِّقْنِي فِيهِ لِمُوجِبَاتِ مَرْضَاتِكَ وَ أَسْكِنِّي فِيهِ بُحْبُوحَاتِ جَنَّاتِكَ يَامُجِيبَ دَعْوَةِ الْمُضْطَرِّينَ)

ترجمہ: اے اللہ اس دن مجھ پر اپنے فضل و کرم کے دروازے کھول دے اور مجھ پر اپنی برکات نازل فرما اور مجھے توفیق عنایت فرما اپنی خوشنودی حاصل کرنے کے اسباب کے سلسلے میں اور مجھے بہشت کے درمیان میں جگہ عنایت فرما اے مضطر لوگوں کی دعاؤں کو قبول کرنے والے۔

دعا کی شرح و تفسیر: اس دعا میں اللہ تعالیٰ سے چار چیزوں کو طلب کیا گیا ہے: ا۔ اللہ کے فضل و کرم کو ۲۔ اللہ کی برکات کو ۳۔ توفیق الٰہی کو۔ ۴۔ بہشت میں داخل ہونے کو۔

پہلا مطلب: قرآن و روایات میں اللہ کے فضل و کرم کے بارے میں ہے:

آیات:

ا۔ وَلَوْلادَفْعُ اللَّهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَفَسَدَتِ الْأَرْضُ وَلكِنَّ اللَّهَ ذُو فَضْلٍ عَلَى الْعالَمِينَ(۲۵۱)

ترجمہ: اور اگر اس طرح سے اللہ بعض لوگوں کو بعض سے نہ روکتا تو ساری زمین میں فساد پھیل جاتا بیشک اللہ صاحب فضل ہے کائنات والوں پر۔ (سورہ بقرہ آیہ ۲۵۱)

۲-وَاللَّهُ فَضَّلَ بَعْضَكُمْ عَلى بَعْضٍ فِي الرِّزْقِ(۷۱)

ترجمہ: اور اللہ نے تم میں سے بعض کو بعض پر رزق میں فضیلت دی ہے۔ (سورہ نحل آیہ ۷۱)

۳-انْظُرْ كَيْفَ فَضَّلْنابَعْضَهُمْ عَلى بَعْضٍ وَلَلْآخِرَةُأَكْبَرُدَرَجاتٍ وَأَكْبَرُتَفْضيلًا

ترجمہ: ذرا دیکھو کہ ہم نے کس طرح بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے اور آخرت کے درجات تو زیادہ فضیلت والے ہیں۔ (سورہ نحل آیہ ۲۱)

روایات:

۱۔قال النبی صلی اللہ علیہ والہ:اذاجمع الخلائق یوم القیامۃ نادٰی مناد:این اھل االفضل؟فیقوم اُناس وھم یسیرفینطلقون سراعاًالی الجنۃ فتلقاھم الملائکۃفیقولون:انانراکم سراعاًالی الجنۃ فیقولون:نحن اھل الفضل فیقولون:ماکان فضلکم؟فیقولون: کنااذاظُلمناغفرنا واذااُسیءَالیناعفونا واذاجھل علیناحلمنافیقال لھم ادخلوالجنۃفنعم اجرالعاملین)

ترجمہ: نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: روز قیامت جب تمام مخلوق کو جمع کیا جائے گا تو منادی ندادے گا کہ اہل فضیلت کہاں ہیں جائیں بہشت کی طرف تو کچھ لوگ اُٹھیں گے اور تیزی سے بہشت کی طرف جانے لگیں گے فرشتے آگے بڑھ کر پوچھیں گے کہ تمہارے اہل فضل ہونے کا سبب کیا چیز بنی تو وہ لوگ کہیں گے کہ جب ہم پر ستم کیا جاتا تھا تو ہم در گزر کر دیا کرتے تھے اور جب بھی ہم سے جاہلانہ روش اختیار کی جاتی تھی تو ہم بُردباری سے اس کا جواب دیا کرتے تھے تو اُن سے کہا جائے گا کہ بیشک داخل ہو جاؤ اچھا ونیک اجر ہے نیک عمل کرنے والوں کے لئے۔ (تنبیہ الخواطر ج ا ص ۱۲۴)

۲۔قال علی علیہ السلام:الفضیلۃ بحُسن الکمال ومکارم الافعال لابکثرۃالمال وجلالۃ الاعمال)

ترجمہ: حضرت علی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: فضیلتِ انسان اچھے کمالات اوراچھے کردار میں ہے نہ کثرتِ مال وبڑے کاموں میں۔ (غررالحکم ک۱۹۲۵)

۳۔قال الجوادعلیہ السلام:الفضائل اربعۃاجناس:احدھا:الحکمۃ وقوامھا فی الفکرۃ،والثانی:العفۃُوقوامھافی الشھوۃ،والثالث:القوۃ وقوامھافی الغضب،والرابع:العدل:وقوامہ فی اعتدال قوی النفس)

ترجمہ: امام جواد علیہ السلام نے ارشادفرمایا: چار چیزیں فضیلت کا باعث ہوتی ہیں ا۔دانائی: جوکہ صحیح فکر کے ذریعہ حاصل ہوتی ہے ۲۔عفت وپاکدامنی :جوکہ شہوت پر کنٹرول کرنے سے حاصل ہوتی ہے ۳۔قوت وطاقت:جوکہ غضب پر کنٹرول کرنے سے حاصل ہوتی ہے، ۴۔عدالت :جوکہ نفس کو اعتدال میں رکھنے سے حاصل ہوتی ہے۔(کشف الغمۃ ج ۳ص۱۳۸)

قرآن وروایات میں محترم افراد کا ذکر

آیت: وَالَّذِينَ لَايَشْهَدُونَ الزُّورَوَإِذَامَرُّوابِاللَّغْوِمَرُّو اكِراماً(٧٢)

ترجمہ: اور جو لوگ جھوٹ وفریب کے قریب بھی نہیں جاتے ہیں اور جب لغو باتوں یا کاموں کے قریب سے گذر ہوتا ہے تو بزرگوارانہ انداز میں گزر جاتے ہیں۔ (سورہ فرقان آیہ ۷۲)

روایت:۱۔ "قال علی علیہ السّلام:الکریم یعفومع القدرۃویعدل فی الامرویکف اسائتہ ویبذل احسانہ"

ترجمہ: حضرت علی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: بزرگوار انسان وہ ہے جو بدلہ لینے کی قدرت رکھتے ہوئے درگزر سے کام لے اور فیصلہ کرتے وقت عدالت سے کام لے اور بُرائی کرنے سے رُکا رہے اور اپنی نیکیوں کو دوسروں پر نثار کردے۔ (غررالحکم ک ۲۰۷۱)

۲۔"قال علی علیہ السّلام:ان مکرمۃ صنعتھاالیٰ احدمن الناس انمااکرمت بھانفسک وزینت بھاعرضک فلا تطلب من غیرک شکرماصنعت الیٰ نفسک"

ترجمہ: حضرت علی علیہ السلام نےارشادفرمایا: بیشک لوگوں میں سے کسی کا احترام کرنا گویا تمہارا اپنا احترام کرانا ہے لہٰذا دوسرے کا احترام نہ کرتے ہوئے دوسرے سے اپنے احترام کا انتظار نہ رکھنا۔ (غرر الحکم ک ۳۵۴۲)

دوسرا مطلب: برکت اور اس کے اسباب کے بارے میں ہے:

آیات:

۱۔وَلَوْأَنَّ أَهْلَ الْقُرى آمَنُواوَاتَّقَوْالَفَتَحْناعَلَيْهِمْ بَرَكاتٍ مِنَ السَّماءِوَالْأَرْضِ وَلٰكِنْ كَذَّبُوافَأَخَذْناهُمْ بِماكانُوا يَكْسِبُونَ(٩٦)

ترجمہ: اور اگر اہلِ قریہ ایمان لے آتے اور تقویٰ اختیار کر لیتے تو ہم بھی ان پر زمین اور آسمان سے برکتوں کے دروازے کھول دیتے لیکن انھوں نے تکذیب کی تو ہم نے ان کو ان کے اعمال کی گرفت میں لے لیا۔ (سورہ اعراف آیہ ۹۶)

۲۔ وَهذا كِتابٌ أَنْزَلْناهُ مُبارَكٌ فَاتَّبِعُوهُ وَاتَّقُوا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ(١٥٥)

ترجمہ: اور یہ جو قرآن ہم نے نازل کیا یہ بڑی بابرکت کتاب ہے لہٰذا اس کی پیروی کرو اور پرہیز گاری اختیار کرو تاکہ تم لوگوں پر رحم کیا جاسکے۔ (سورہ انعام آیہ ۱۵۵)

۳۔ كِتابٌ أَنْزَلْناهُ إِلَيْكَ مُبارَكٌ لِيَدَّبَّرُوا آياتِهِ وَلِيَتَذَكَّرَأُولُواالْأَلْبابِ(٢٩)

ترجمہ: یہ وہ بابرکت کتاب ہے جسے ہم نے تمہاری طرف نازل کیا تاکہ لوگ اس کی آیات میں غور و فکر سے کام لیں اور صاحبانِ عقل ہی نصیحت حاصل کرتے ہیں۔ (سورہ ص آیہ ۲۹)

روایات:

۱۔"قال الرضاعلیہ السّلام:اوحی اللہ عزوجل الیٰ نبی من الانبیاء:اذااُطِعتُ واذارَضیتُ بارکتُ ولیس لبرکتی نھایۃ"

ترجمہ:امام رضاعلیہ السلام نے ارشاد فرمایا:اللہ تعالیٰ نے کسی نبی کو وحی کرتے ہوئے فرمایا:جب بھی میری اطاعت ہوتی ہے تو میں خوش ہوتاہوں اور جب میں خوش ہوتاہوں تو برکت کو نازل کرتاہوں اور میری برکت کی کوئی انتہانہیں ہے۔(اصول کافی ج۲ص۷۵ ۲ ح۲۶)

۲۔"قال علی علیہ السّلام:بالعدل تتضاعف البرکات"

ترجمہ:حضرت علی علیہ السلام نےارشادفرمایا:عدالت کی بناءپربرکت میں اضافہ ہوتاہے۔ (غررالحکم ک۴۲ ۱۱)

۲۔"قال علی علیہ السّلام:اذاظھر ت الجنایات ارتفعت البرکات"

ترجمہ: حضرت علی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: جب گناہ عام ہونے لگتے ہیں تو برکتیں اُٹھ جاتی ہیں۔ (غرر الحکم ک ۴۰۳۰)

تیسرا مطلب: توفیق الٰہی اور اس کے اسباب کے بارے میں ہے:

روایات: حضرت علی علیہ السلام: نے توفیق کے مختلف معنٰی کئے ہیں جو کہ مندرجہ ذیل ہیں:

۱۔"قال علی علیہ السّلام:التوفیق:عنایۃ،التوفیق:اول النعمۃ، التوفیق: رحمۃ،التوفیق:مفتاح الرفق،التوفیق:قائد الصلاح،التوفیق :من جذبات الرب،التوفیق:ممدالعقل"

یعنی: توفیق: عنایتِ پروردگار ہے، توفیق: سب سے پہلی نعمت ہے، توفیق: رحمتِ الٰہی ہے، توفیق: رفاقت کی کنجی ہے، توفیق: اصلاح کی طرف رہنما ہے، توفیق: رضایت پروردگار حاصل کرنے کا نام ہے، توفیق: عقل کی مددگار ہے۔ (غرر الحکم ک ۲۰۳)

۲۔"قال الصادق علیہ السّلام:فی قولہ عزوجل:وماتوفیقی اِلابالله وقولہ عزوجل:ان ینصرکم الله فلاغالب لکم وان یخذلکم فمن ذاالذی ینصرکم من بعدہ فقال ؑ:اذافعل العبدماامرالله عزوجل بہ من الطاعۃ کان فعلہ وفقاًلامرالله عزوجل وسُمی العبدبہ موفقاًواذاارادالعبدان یدخل فی

شی من معاصی اللہ فحال اللہُ تبارک وتعالٰی بینہ وبین تلک المعصیۃ فلم یحُل بینہ وبینھاحتٰی یرتکبھافقدخذلہ ولم ینصرہ ولم یوفقہ"

ترجمہ: امام صادق علیہ السلام نے مذکورہ دونوں آیات کے ذیل میں ارشادفرمایا: جب بھی بندہ اللہ کے امر کے مطابق کوئی نیک کام کرتا ہے تو اگر اس کا فعل امر الٰہی کے مطابق ہوتا ہے تو اس بندے کا نام موفق رکھا جاتا ہے اور جب بندہ کسی گناہ کا ارادہ کرتا ہے تو اللہ تعالٰی اس کے اور اس گناہ کے درمیان فاصلہ ڈال دیتا ہے پھر بھی اگر وہ اس گناہ کا مرتکب ہوتا ہے تو وہ گناہ اسے رُسوا کر دیتا ہے اور اللہ تعالٰی اس کی مدد نہیں کرتا ہے اور اسے موفق نہیں کرتا۔ (توحید صدوق ص ۲۴۲)

چوتھا مطلب: بہشت اور اس کے اسباب کے بارے میں ہے:

قرآن مجید میں بہشت کو حاصل کرنے کے کئی اسباب ذکر ہوئے ہیں جن پر عمل کرنے کی صورت میں اللہ کی جانب سے بہشت دیئے جانے کا وعدہ کیا گیا ہے جو کہ مندرجہ ذیل ہیں:

۱۔ایمان اور عمل صالح: وَالَّذينَ آمَنُواوَعَمِلُواالصَّالِحاتِ أُولئِكَ أَصْحابُ الْجَنَّةِ هُمْ فيهاخالِدُونَ (۸۲)

ترجمہ: اور جو لوگ ایمان لائے اور عمل صالح بجا لائے ایسے ہی لوگ اہل بہشت ہیں جہاں وہ ہمیشہ رہنے والے ہیں۔ (سورۂ بقرہ آیت ۸۲)

٢۔ تقویٰ وپرہیزگاری: تِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِي نُورِثُ مِنْ عِبادِنا مَنْ كانَ تَقِيًّا(٦٣)

ترجمہ: یہی وہ بہشت ہے جس کا وارث ہم نے اپنے متقی بندوں کو قرار دیا ہے۔(سورۂ مریم آیت ٦٣)

٣۔دوسروں کے ساتھ نیکی کرنا: فَأَثابَهُمُ اللَّهُ بِماقالُواجَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَاالْأَنْهارُخالِدِينَ فيها وَذلِكَ جَزاءُ الْمُحْسِنِينَ)

لہٰذااللہ نے ان کی اس بات کی جزامیں انہیں باغات دیئے جن کے نیچے نہریں جاری ہیں جن میں وہ ہمیشہ رہنے والے ہیں اور یہی نیک لوگوں کی جزاہے۔(سورۂ مائدہ آیت ٨٥)

٤۔جہادوشہادت: فَإِنْ تابُواوَأَقامُواالصَّلاةَوَآتَوُاالزَّكاةَفَإِخْوانُكُمْ فِي الدِّينِ وَنُفَصِّلُ الْآياتِ لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ(١١)

ترجمہ: پھر اگر وہ توبہ کرلیں اور نماز قائم کریں اور زکات دیں تو وہ دین میں تمہارے بھائی ہیں اور ہم جاننے والی قوم کے لئے اپنی آیات کو تفصیل کے ساتھ بیان کرتے ہیں۔(سورۂ توبہ آیہ ١١)

٥۔خواہشات نفسانی سے دوری اختیار کرنا: وَأَمَّامَنْ خَافَ مَقامَ رَبِّهِ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوَىٰ(٤٠)

اور جو اپنے پروردگار کا خوف رکھتا ہوگااور اپنے نفس کو خواہشات سے بچانے والا ہوگا۔

فَإِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَأْوَىٰ(٤١) تو بیشک بہشت ایسے کا ٹھکانہ ہوگی۔(سورۂ نازعات آیت ٤٠و٤١)

٦۔ایمان میں پیش قدمی کرنا: وَالسَّابِقُونَ السَّابِقُونَ(١٠) اور سبقت لینے والوں کا کیا کہنا وہ سبقت ہی لینے والے تھے۔

أُولئِكَ الْمُقَرَّبُونَ(١١) ایسے ہی لوگ اللہ کے مقرّب ہوتے ہیں۔ (سورۂ واقعہ آیہ ١٠ا١١)

٧۔اللہ کی راہ میں ہجرت کرنا: الَّذينَ آمَنُواوَهاجَرُواوَجاهَدُوافي سَبيلِ اللَّهِ بِأَمْوالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ أَعْظَمُ دَرَجَةً عِنْدَ اللَّهِ وَأُولئِكَ هُمُ الْفائِزُونَ(٢٠)

جو لوگ ایمان لائے اور اللہ کی راہ میں ہجرت کی اور اللہ کی راہ میں اپنے مال و جان سے جہاد کیا اللہ کے نزدیک اُن کا بہت بڑا مرتبہ ہے اور وہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں۔

يُبَشِّرُهُمْ رَبُّهُمْ بِرَحْمَةٍ مِنْهُ وَرِضْوانٍ وَجَنَّاتٍ لَهُمْ فيهانَعيمٌ مُقيمٌ(٢١)

اُن کا رب اُنہیں اپنی رحمت ور ضامندی و بہشت کی بشارت دیتا ہے جہاں ان کے لئے دائمی نعمتیں ہوں گی۔

خالِدينَ فيهاأَبَداًإِنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ أَجْرٌعَظيمٌ(٢٢)

جس میں وہ ہمیشہ کے لئے رہیں گے بیشک اللہ کے پاس عظیم ترین اجر ہے (سورۂ توبہ آیت ٢٠تا٢٢)

٨۔سختیوں کے مقابلے میں صبر و تحمل کرنا: وَالَّذينَ يَصِلُونَ ماأَمَرَاللَّهُ بِهِ أَنْ يُوصَلَ وَيَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ وَيَخافُونَ سُوءَ الْحِسابِ(٢١)

اور جو ان تعلقات کو قائم رکھتے ہیں جنہیں اللہ نے قائم رکھنے کا حکم دیا ہے اور اپنے پروردگار سے ڈرتے رہتے اور بدترین حساب سے خوفزدہ رہتے ہیں۔

وَالَّذينَ صَبَرُواابْتِغاءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ وَأَقامُواالصَّلاةَ وَأَنْفَقُوامِمَّارَزَقْناهُمْ سِرًّا وَعَلانِيَةً وَيَدْرَؤُنَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ أُولئِكَ لَهُمْ عُقْبَى الدَّارِ(٢٢)

اور جنھوں نے صبر کیا اپنے پروردگار کی خوشنودی کو چاہتے ہوئے اور نماز قائم کی اور ہمارے دیئے ہوئے رزق میں سے انفاق کیا خفیہ اور اعلانیہ دونوں طریقوں سے اور جو نیکی کے ذریعہ برائی کو دور کرتے رہتے ہیں آخرت کا گھر اُنہیں کے لئے ہے۔

جَنَّاتُ عَدْنٍ يَدْخُلُونَها وَمَنْ صَلَحَ مِنْ آبائِهِمْ وَأَزْواجِهِمْ وَذُرِّيَّاتِهِمْ وَالْمَلائِكَةُ يَدْخُلُونَ عَلَيْهِمْ مِنْ كُلِّ بابٍ(٢٣)

ہمیشہ کے باغات میں یہ لوگ داخل ہونے والے ہیں اور انکے ساتھ انکے صالح باپ دادا اور ازواج و اولاد بھی داخل کئے جائیں گے اور ملائکہ ان کے پاس ہر دروازے سے داخل ہوں گے۔

سَلامٌ عَلَيْكُمْ بِما صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ(٢٤)

اور کہیں گے کہ تم لوگوں پر سلام ہو تمہارے صبر کے نتیجہ میں اور آخرت کا گھر کتنا اچھا ہے۔ (سورۂ رعد آیت ۲۱ سے ۲۴)

۹۔اپنے ایمان پر ثابت قدم رہنا: إِنَّ الَّذينَ قالُوا رَبُّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقامُوا فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ(١٣)

بیشک وہ لوگ جنہوں نے کہا کہ اللہ ہمارا پروردگار ہے پھر اس پر ثابت قدم رہے تو اُن پر نہ خوف ہوگا اور نہ وہ رنجیدہ خاطر ہوں گے۔

أُولٰئِكَ أَصْحابُ الْجَنَّةِ خالِدينَ فِيها جَزاءً بِما كانُوا يَعْمَلُونَ(١٤) ایسے ہی لوگ اہلِ بہشت ہیں جہاں وہ ہمیشہ کے لئے رہنے والے ہیں یہ اُن کے اُن اعمال کی جزا ہوگی جو وہ انجام دیتے تھے۔ (سورۂ احقاف آیت ۱۳ و ۱۴)

۱۰۔اللہ ورسول کی اطاعت:تِلْكَ حُدُودُاللَّهِ وَمَنْ يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ يُدْخِلْهُ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَاالْأَنْهارُخالِدينَ فيها وَذٰلِكَ الْفَوْزُالْعَظيمُ(۱۳)

ترجمہ: یہ حدودِ الٰہی ہیں اور جو اطاعت کرے گااللہ و رسول کی اللہ اسے اُن بہشتی باغات میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں جاری ہیں جن میں وہ ہمیشہ کے لئے رہیں گے اور یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔ (سورۂ نساء آیت ۱۳)

۱۱۔اخلاص:وَمَاتُجْزَوْنَ إِلَّامَاكُنْتُمْ تَعْمَلُونَ(۳۹)اور تم لوگوں کو صرف تمہارے اعمال کی سزاء دی جائے گی۔
إِلَّاعِبادَاللَّهِ الْمُخْلَصينَ(٤٠) سوائے اللہ کے خالص بندوں کے۔
أُولٰئِكَ لَهُمْ رِزْقٌ مَعْلُومٌ(٤١) جن کے لئے معین رزق ہے۔
فَواكِهُ وَهُمْ مُكْرَمُونَ(٤٢) میوے ہیں اور وہ محترم ہوں گے۔
فِي جَنَّاتِ النَّعيمِ (٤٣) نعمتوں والی جنت میں۔ (سورۂ صافات آیت ۳۹ سے ۴۳)

۱۲۔ صداقت:ياأَهْلَ الْكِتابِ قَدْ جاءَكُمْ رَسُولُنايُبَيِّنُ لَكُمْ عَلى فَتْرَةٍ مِنَ الرُّسُلِ أَنْ تَقُولُواماجاءَنامِنْ بَشيرٍوَلانَذيرٍ فَقَدْجاءَكُمْ بَشيرٌوَنَذيرٌوَاللَّهُ عَلى كُلِّ شَيْءٍ قَديرٌ (۱۹)

ترجمہ: اے اہل کتاب بیشک تمہارے پاس ہمارے بیان کرنے والے رسول فاصلے سے آتے رہئے تاکہ تم لوگ یہ نہ کہہ سکو کہ ہمارے پاس کوئی بشارت دینے والا اور ڈرانے والا نہیں آیا لہٰذا

بیشک تم لوگوں کے پاس بشارت دینے والا اور ڈرانے والا آ چکا اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔ (سورۂ مائدہ آیت ۱۹)

۱۳۔ تزکیہ نفس: وَمَنْ يَأْتِهِ مُؤْمِناًقَدْعَمِلَ الصَّالِحاتِ فَأُولئِكَ لَهُمُ الدَّرَجاتُ الْعُلى (٧٥)

اور جو اللہ پر ایمان لایا اور عمل صالح بجالایا ایسے لوگوں کے لئے بلند تریں درجات ہیں۔

جَنَّاتُ عَدْنٍ تَجْري مِنْ تَحْتِهَاالْأَنْهارُخَالِدِينَ فيهاوَذلِكَ جَزاءُ مَنْ تَزَكَّى(٧٦)

ابدی بہشت ہے جس کے نیچے نہریں جاری ہیں اور وہ اس میں ہمیشہ رہنے والے ہیں اور یہی پاکیزہ کردار لوگوں کی جزا ہے۔ (سورۂ طٰہٰ آیت ۷۶،۷۵)

۱۴۔ طلبِ استغفار: وَسارِعُواإِلى مَغْفِرَةٍ مِنْ رَبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَاالسَّماواتُ وَالْأَرْضُ أُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِينَ(١٣٣)

اور تم لوگ سبقت کرو اپنے پروردگار کی مغفرت اور جنّت کی طرف جس کی وسعت آسمانوں و زمینوں کے برابر ہے جسے مہیّا کیا گیا ہے پرہیزگار لوگوں کیلئے۔

۱۵۔ انفاق: الَّذينَ يُنْفِقُونَ فِي السَّرَّاءِ وَالضَّرَّاءِ وَالْكاظِمينَ الْغَيْظَ وَالْعافينَ عَنِ النَّاسِ وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنينَ(١٣٤)

جو لوگ انفاق کرتے ہیں آسایش و سختی ہر حال میں اور پی جاتے ہیں غصہ کو اور درگزر سے کام لیتے ہیں لوگوں سے اور اللہ دوست رکھتا ہے نیکوکاروں کو۔

وَالَّذينَ إِذافَعَلُوافَاحِشَةًأَوْظَلَمُواأَنْفُسَهُمْ ذَكَرُواالله فَاسْتَغْفَرُوالِذُنُوبِهِمْ وَمَنْ يَغْفِرُالذُّنُوبَ إِلَّاالله وَلَمْ يُصِرُّواعَلى مافَعَلُواوَهُمْ يَعْلَمُونَ(١٣٥)

اور ان لوگوں سے جب کوئی گناہ سرزد ہوتا ہے یا اپنے اوپر ظلم کر بیٹھتے ہیں تو وہ اللہ کو یاد کرکے اپنے گناہوں پر استغفار کرتے ہیں اور کون گناہوں کو معاف کرنے والا ہے سوائے اللہ کے اور وہ لوگ اپنے کئے پر اصرار نہیں کرتے ہیں جان بوجھتے ہوئے۔

أُولئِكَ جَزَاؤُهُمْ مَغْفِرَةٌ مِنْ رَبِّهِمْ وَجَنَّاتٌ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَاالْأَنْهَارُخَالِدِينَ فِيهَا وَنِعْمَ أَجْرُالْعَامِلِينَ(١٣٦)

یہی وہ لوگ ہیں جن کی جزا مغفرت اور جنّت ہے ان کے پروردگار کی طرف سے جس کے نیچے نہریں جاری ہیں جہاں وہ ہمیشہ کے لئے رہنے والے ہیں جو عمل کرنے والوں کی بہترین جزا ہے ۔(سورہ آل عمران آیت ۱۳۳ سے آیت ۱۳۶تک)

۱۶۔خوفِ الٰہی: وَلِمَنْ خافَ مَقامَ رَبِّهِ جَنَّتانِ(٤٦)ترجمہ: اور جو اپنے پروردگار کے مقام سے ڈرتا ہے اُسکے لئے دو باغات ہیں۔ (سورۂ رحمٰن آیت ۴۶)

۱۷۔تولیٰ و تبرّیٰ: لاتَجِدُقَوْمايُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِيُوادُّونَ مَنْ حَادَّاللَّهَ وَرَسُولَهُ وَلَوْكانُوا آباءَهُمْ أَوْأَبْناءَهُمْ أَوْإِخْوانَهُمْ أَوْعَشيرَتَهُمْ أُولئِكَ كَتَبَ في قُلُوبِهِمُ الْإيمانَ وَأَيَّدَهُمْ بِرُوحٍ مِنْهُ وَ يُدْخِلُهُمْ جَنَّاتٍ تَجْري مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهارُخالِدينَ فِيهَارَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُواعَنْهُ أُولئِكَ حِزْبُ اللَّهِ أَلاإِنَّ حِزْبَ اللَّهِ هُمُ الْمُفْلِحُونَ(۲۲) ترجمہ: تم ایسی قوم کو نہیں پاؤگے جو اللہ اور روزِ جزا پر ایمان رکھتے ہوئے اللہ و رسول کے دشمنوں سے بھی دوستی رکھتی ہو چاہے وہ (اللہ و رسول سے دشمنی رکھنے والے) اُن کے باپ دادا، اولاد، بھائی یا رشتہ دار ہی کیوں نہ ہوں ایسے ہی لوگوں کے قلوب

میں اللہ نے ایمان قرار دیا گیا ہے اور اللہ نے اپنی طرف سے اُنکی خاص طریقہ سے تائید کی ہے اور اُنہیں ایسے بہشتی باغات میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں جاری ہیں یہی لوگ اللہ کا گروہ ہیں آگاہ رہو کہ بیشک اللہ ہی کا گروہ فلاح پانے والا ہے۔ (سورۂ مجادلہ آیت ۲۲)

۱۸۔ نماز کو اہمیت دینا: إِلاَّ الْمُصَلِّينَ (۲۲) سوائے نمازی لوگوں کے. (سورۂ معارج آیت ۲۲)

۱۹۔ فقرا کی مدد کرنا: وَالَّذينَ في أَمْوالِهِمْ حَقٌّ مَعْلُومٌ (۲٤)

ترجمہ: اور جو اپنے مال سے (دوسروں کے) حقوق ادا کرتے ہیں۔ (سورۂ معارج آیت ۲۴)

۲۰۔ قیامت پر یقین رکھنا: وَالَّذينَ يُصَدِّقُونَ بِيَوْمِ الدِّينِ (۲٦)

ترجمہ: اور جو روزِ قیامت کی تصدیق کرنے والے ہیں۔ (سورۂ معارج آیت ۲٦)

۲۱۔ جہنم کی آگ سے ڈرنا: وَالَّذينَ هُمْ مِنْ عَذابِ رَبِّهِمْ مُشْفِقُونَ (۲۷)

ترجمہ: اور جو اپنے پروردگار کے عذاب سے ڈرنے والے ہیں۔ (سورۂ معارج آیت ۲۷)

۲۲۔ عفت و پاک دامنی: وَالَّذينَ هُمْ لِفُرُوجِهِمْ حَافِظُونَ (۲۹)

ترجمہ: اور جو اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرنے والے ہیں۔ (سورۂ معارج آیت ۲۹)

۲۳۔۲۴۔امانت داری اوروعدے کو پورا کرنا: وَالَّذِينَ هُمْ لِأَمَانَاتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رَاعُونَ(۳۲) ترجمہ: اور جو لوگوں کی امانات اور اُن سے کئے ہوئے عہدوں کی رعایت کرنے والے ہیں۔ (سورہ معارج آیت ۳۲)

۲۵۔حق پر مبنی گواہی دینا: وَالَّذِينَ هُمْ بِشَهاداتِهِمْ قائِمُونَ(۳۳)

ترجمہ: اور جو اپنی گواہیوں پر باقی رہنے والے ہیں۔ (سورۂ معارج آیت ۳۳)

۲۶۔شرائط نماز کا خیال رکھنا: وَالَّذِينَ هُمْ عَلىٰ صَلاتِهِمْ يُحَافِظُونَ(۳٤)

ترجمہ: اور جو اپنی نمازوں کی حفاظت کرنے والے ہیں۔ (سورۂ معارج آیت ۳۴)

بہشتی دروازوں کے کتیبوں کی تحریر

پیغمبر اکرم (صلی اللہ علیہ وآلہ) سے روایت ہے کہ آپ (ص) نے ارشاد فرمایا: ''بہشت کے آٹھ دروازوں میں سے ہرایک پر ایک خاص عبارت لکھی ہوگی مثلاً: (بحار الانوار ج۸ ص۱۳۱، لسان المیزان ابن حجر ج۴ ص۸۱، احقاق الحق ج۴ ص۹۹)

بہشت کے پہلے دروازے پر لکھا ہوگا:

"لااِلٰہَ اِلّااللّٰہ مُحَمَّدرَسولُ اللّٰہ عَلِیّ وَلیَّ اللّٰہ لِکُلِّ شَیئٍ حِیلَة وَحِیلَةُالْعَیْشِ اَرْبَعَ خِصالٍ:الْقَناعَةُوَنَبْذُالْحِقْدِوَ تَرْکُ الْحَسَدِ وَمُجالِسَةُاَهلِ الْخَیْرِ-"

یعنی: کوئی معبود نہیں سوائے اللہ کے، محمد (ص) اللہ کے رسول ہیں، علی (ع) اللہ کے ولی ہیں ہر چیز کا ایک حل ہوتا ہے صحیح وسالم زندگی کا حل چار چیزوں میں ہے، ا۔ قناعت، ۲۔ کینہ سے دوری ، ۳۔ حسد سے دوری، ۴۔ نیک لوگوں کی ہمنشینی۔

بہشت کے دوسرے دروازے پر پہلی تینوں گواہوں کے بعد یوں لکھا ہوگا:

"لِكُلِّ شَيْئٍ حِيلَةوَحِيلَة السُّرورِفِي الْآخِرَةِاَرْبَعَ خِصالٍ:مَسْحُ رُؤوسِ الْيَتامىٰ، وَالتَّعَطُّفُ عَلىٰ الْاَرامِلِ،وَالسَّعْىُ فِي حَوائِجِ الْمُسْلِمينَ وَ تَفَقُّدُ الْفُقَرائِ وَالْمَساكِينَ-"

یعنی ہر چیز کا ایک راہ حل ہے اور آخرت کی خوشی کا راہ حل چار چیزوں میں ہے ،ا۔ یتیموں کے سروں پر دست شفقت پھیرنا، ۲۔ بیوہ عورتوں کی مدد کرنا، ۳۔ مسلمین کی حوائج کو پورا کرنے کی کوشش کرنا، ۴۔ غریبوں کی مدد کرنا۔''

بہشت کے تیسرے دروازے پر پہلی تینوں گواہوں کے بعد یوں لکھا ہوگا:

"لِكُلِّ شَيْئٍ حِيلَةوَحِيلَةالصِّحَّةِفِي الدُّنْياارْبَعَةَخِصالٍ:قِلَّةُ الْكَلامِ ،وَقِلَّةُ الْمَنامِ ، وَقِلَّهُ الطَّعامِ وَقِلَّةُ الصِّيامِ-"

یعنی ہر چیز کا ایک راہ حل ہے دنیا میں سلامتی وعافیت کا حل چار چیزوں میں ہے ،ا۔ کم بولنے میں ، ۲۔ کم سونے میں ، ۳۔ کم کھانے میں ، ۴۔ کم روزہ رکھنے میں۔''

بہشت کے چوتھے دروازے پر پہلی تینوں گواہوں کے بعد یوں لکھا ہوگا:

"مَنْ كانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخَرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ ،مَنْ كانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخَرِفَلْيُكْرِمْ جارَهُ،مَنْ كانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخَرِ فَلْيُكْرِمُ وٰالدَيْهِ وَمَنْ كانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخَرِ فَلْيَقُلْ خَيْراً أَوْ يَسْكُتُ)

یعنی جو خدااور روز قیامت پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہیئے کہ مہمان کا احترام کرے اور جو خدا اور روز قیامت پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہیئے کہ ہمسایہ کا خیال رکھے جو خدا و روز قیامت پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہیئے کہ ماں باپ کا احترام کرے جو خدا و روز قیامت پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہیئے کہ اچھی بات کرے یا پھر خاموش رہے۔''

بہشت کے پانچویں دروازے پر تینوں گواہیوں کے بعد یوں لکھا ہوگا:

"مَنْ اَرادَ اَنْ يُشْتَمَ فَلا يَشْتُمُ ،مَنْ اَرادَ اَنْ لايُذَلَّ فَلا يَذِلُّ مَنْ اَرادَ اَنْ لايُظْلَمَ فَلا يَظْلِمُ، مَنْ اَرادَ اَنْ يَسْتَمْسِکَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقیٰ فِی الدُّنیا فَلْيَقُلْ لااِلٰهَ اِلّا اللّٰه مُحَمَّد رَسولُ اللّٰه عَلِیّ وَلیَّ اللّٰه-"

یعنی جو یہ چاہتا ہے کہ کوئی اسے بُرا نہ کہے تو وہ دوسروں کو بُرا نہ کہے جو چاہتا ہے کہ ذلیل و رسوا نہ ہو تو اسے چاہیئے کہ دوسروں کو ذلیل و رسوا نہ کرے، جو چاہتا ہے کہ اس پر ظلم نہ ہو تو اسے چاہیئے کہ وہ دوسروں پر ظلم نہ کرے اور جو چاہتا ہے کہ دنیا میں مضبوط رسّی کو تھام لے اسے چاہیئے کہ یہ ذکر پڑھے۔"لاالٰہَ اِلّا اللّٰہ مُحَمَّد رَسولُ اللّٰہ عَلِیّ وَلیَّ اللّٰہ-"

بہشت کے چھٹے دروازے پر پہلی تینوں گواہیوں کے بعد یوں لکھا ہوگا:

"مَنْ اَحَبَّ اَنْ یَکُونَ قَبْرُہُ واسِعاًفَسِیحاً فَلْیَبْنِ الْمَساجِدَ ،مَنْ اَرادَ اَنْ لا یَأکُلُہُ الدَیْد اَنْ تَحْتَ الْاَرْضِ فَلْیَسْکُنِ الْمَساجِدَ ،مَنْ اَحَبَّ اَنْ یَکونَ طَرِیًّا مَطَرًا فَلْیَکْسُواالْمَساجِدَ بِالْبَسْطِ ،مَنْ اَحَبَّ اَنْ یَرٰی مَوْضِعَہُ مِنَ الْجَنَّۃِ فَلْیَأنُسِ الْمَساجِدَ؛"

ترجمہ: جو یہ چاہتا ہے کہ اس کی قبر وسیع وکشادہ ہو تو اسے چاہیئے کہ مساجد بنوائے ،جو یہ چاہتا ہے کہ قبر میں اس کے جسم کو کیڑے نہ کھائیں اسے چاہیئے کہ مسجدوں میں رفت وآمد رکھے اور دن رات کا کچھ حصہ مساجد میں گزارے جو یہ چاہتا ہے کہ بہشت میں اس کا بدن صحیح وسالم رہے وہ مساجد میں فرش کا بندوبست کرے اور جو چاہتا ہے کہ قبر میں اپنے مقام کو دیکھے تو اسے چاہیئے کہ مساجد سے انس والفت رکھے۔''

بہشت کے ساتویں دروازے پر پہلی تینوں گواہوں کے بعد یوں لکھا ہوگا:

"بَیاضُ الْقَلْبِ فِی اَرْبَعٍ خِصالٍ:عِیادَۃُ الْمَرْضیٰ ،وَالتِّباعُ الْجَنائِز وَ شَرْیُ الْاَکْفانِ وَ رَدُّ الْقُروضِ-'

یعنی نورانیت قلب چار چیزوں میں ہے ،ا۔مریضوں کی عیادت میں، ۲۔تشییع جنازہ میں، ۳۔کفن خرید کر رکھنے میں، ۴۔قرض داروں کے قرض لوٹادینے میں۔

بہشت کے آٹھویں دروازے پر پہلی تینوں گواہیوں کے بعد یوں لکھا ہوگا:

"مَنْ اَرادَالدُّخولَ فِی ھذہ الْاَبْوابِ الثَّمانیَۃِ،فَلْیَتَمَسَّک بِاَرْبَعَ خِصالٍ: بِالصَّدَقَۃِ ،وَالسِّخی وَحُسْنِ الْخُلْقِ والْکَفُّ عَنْ اَذی عِبادِ اللّٰہِ تَعالیٰ-"

یعنی جو یہ چاہتا ہے کہ بہشت کہ تمام دروازے اس کے لئے کھول دیئے جائیں اسے چاہیئے کہ چار چیزوں کی عادت رکھے،ا۔صدقہ دینا،۲۔سخاوت، ۳۔حسن اخلاق، ۴۔بندگان خدا کو اذیت وآزار دینے سے دوری اختیار کرنا۔''(احقاق الحق ج ۴ص ۱۲۸)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ماہ رمضان کا تیئیسواں دن

تیئیسویں شب کی مخصوص نماز: ۸ رکعت ہے دو دو رکعت کرکے جس کی ہر رکعت میں حمد کے بعد جو سا بھی سورہ چاہیں پڑھ سکتے ہیں۔

تیئیسویں روزہ کا ثواب:"قال النبی(ص):یوم ثلاث وعشرین تمرون علی الصراط مع النبیین والصدیقین والشهداء فکأنماأشبعتم کل یتیم في أمتي وکسوتم کل عریان من أمتي "

ترجمہ: نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: تیئیسویں ماہ رمضان کا روزہ رکھنے والے کو اللہ تعالیٰ پُلِ صراط سے پیغمبروں وصدیقین وشہدا کے ساتھ عبور کرائے گا اور یتیموں کو سیراب کرنے کا سا اُسے ثواب عطا کرے گا اور عُریاں اُٹھائے جانے والے دن لباس کے ساتھ اُٹھائے گا۔ (فضائل الاشہر الثلاثۃ (شیخ صدوق) ج ۲ ص ۸۱)

تیئیسویں روز کی مخصوص دعاء:اَللّٰهُمَّ اغْسِلْنِي فِيهِ مِنَ الذُّنُوبِ وَطَهِّرْنِي فِيهِ مِنَ الْعُيُوبِ وَامْتَحِنْ قَلْبِي فِيهِ بِتَقْوَى الْقُلُوبِ يَا مُقِيلَ عَثَرَاتِ الْمُذْنِبِينَ)

ترجمہ: اے اللہ اس دن میرے گناہوں کو دھودے اور مجھے عیب و نقص سے پاک کردے اور میرے قلب کو تقویٰ کے ذریعہ امتحان کرائے گناہ گاروں کے گناہ کی توبہ کو قبول کرنے والے۔

دعا کی شرح و تفسیر: اس دعا میں ظاہری و باطنی گناہوں سے بچنے کو طلب کیا گیا ہے لہٰذا اس دعا میں دو مطلب قابل ذکر ہیں ایک گناہ اور اس کے نتائج دوسرا قلب و جسم کے مختلف امتحانات کے بارے میں ہے۔

پہلا مطلب: گناہ کے نتائج کے بارے میں ہے:

آیات میں گناہ کے نتائج

۱۔ یاأَیُّهَاالَّذینَ آمَنُوالاتَتَّبِعُواخُطُوَاتِ الشَّیْطانِ وَمَنْ یَتَّبِعْ خُطُواتِ الشَّیْطانِ فَإِنَّهُ یَأْمُرُ بِالْفَحْشَاءِوَالْمُنْکَرِوَلَوْلَا فَضْلُ اللَّهِ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَتُهُ مَازَکیٰ مِنْکُمْ مِنْ أَحَدٍأَبَداًوَلٰکِنَّ اللَّهَ یُزَکِّي مَنْ یَشاءُ وَاللَّهُ سَمیعٌ عَلِیمٌ(۲۱)

ترجمہ: اے صاحبانِ ایمان شیطان کے نقشِ قدم پر نہ چلنا اور جو بھی شیطان کے نقشِ قدم پر چلتا ہے تو شیطان اُسے بُرے اور ناپسند کاموں کی طرف دعوت دیتا ہے اور اگر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی تو تم میں سے کوئی ایک بھی ہر گز پاکیزہ نہیں رہ سکتا تھا اور بیشک اللہ جسے چاہتا ہے پاکیزہ رکھتا ہے اور اللہ سننے و جاننے والا ہے۔ (سورہ نور آیہ ۲۱)

۲۔وَلَوْأَنَّ أَهْلَ الْقُرى آمَنُواوَاتَّقَوْالَفَتَحْناعَلَيْهِمْ بَرَكاتٍ مِنَ السَّماءِوَالْأَرْضِ وَلٰكِنْ كَذَّبُوافَأَخَذْناهُمْ بِماكانُوا يَكْسِبُونَ

ترجمہ: اوراگرآبادی والے ایمان لے آتے اور تقویٰ اختیار کرلیتے توہم بھی ان پرزمین اورآسمان سے برکتوں کے دروازے کھول دیتے لیکن انھوں نے تکذیب کی توہم نے ان کوان کے اعمال کی گرفت میں لے لیا۔(سورہ اعراف آیہ ۹۶)

۳۔وَإِذْتَأَذَّنَ رَبُّكُمْ لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ إِنَّ عَذابي لَشَديدٌ(۷)

ترجمہ: اور(یاد کرو)جب تمہارے پروردگار نے اعلان کیاکہ اگر تم میرا شکر کروگے تومیں تمہاری نعمتوں میں اضافہ کردوں گا اور اگر کفرانِ نعمت کروگے توبیشک میراعذاب بھی سخت ہے۔(سورہ ابراہیم آیہ ۷)

روایات میں گناہ کے نتائج

۱۔**سلبِ توفیق**:"قال الصادق علیہ السّلام:اِن الرجل یُذنب الذنب فیحرم صلاۃ اللیل وان العمل السیئ اسرع فی صاحبہ من السکین فی اللحم"(اصول کافی ج۲ص ۲۷۲)

ترجمہ: امام صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: بیشک گناہ کے سبب انسان نمازِ شب سے محروم ہوجاتاہےاور بُرا عمل انسان میں چاقوسے زیادہ تیزاثر کرتاہے۔

۲۔معیشت کی کمی اور مہنگائی:"قال النبی صلی اللہ علیہ والہ:اذاغضب اللہ عزوجل علی اُمۃ ولم یُنزل بھا العذاب غلت اسعارھا وقصرت اعمارھاولم تربح تُجارھاولم تزکۂ ثمارھاولم تغزز انھارھاوحُبِس عنھا امطارھا وسلط علیھا اشرارھا"

ترجمہ: نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشادفرمایا:جب اللہ تعالیٰ کسی اُمت پر غضب ناک ہوتاہے اوراس پر عذاب کو نازل نہیں کرنا چاہتاہے تواُن کے میوہ جات اوراُن کی عمروں کو کم کردیتاہے اور اُن کی تجارت اُنہیں کوئی فائدہ نہیں پہچاتی ہے اُن کے میوہ جات میں کمی آجاتی ہےاور اُن کے یہاں پانی کی کمی ہوجاتی ہےاور بارشیں اُن سے روک لی جاتی ہیں اوراُن پر بُرے افراد مسلط کردیئے جاتے ہیں۔(خصال ج۲ص۳۶۰)

۳۔دعاؤں کامستجاب نہ ہونا:"قال الباقرعلیہ السّلام:اِن العبدیسئل اللہ الحاجۃ فیکون من شانہ قضاؤھاالی اجل قریب اوالیٰ وقت بطیءفیذنب العبدذنباًفیقول اللہ تبارک وتعالیٰ للملک لاتقض حاجتہ واحرمہ ایاھافاِنہ تعرض لسخطی واستوجب الحرمان منی"

ترجمہ:امام باقرعلیہ السلام نے ارشادفرمایا: بیشک جب بندہ اللہ سے حاجت طلب کرتاہےتواللہ کی شان یہ ہے کہ وہ اس کی دعاکو قبول کرے جلد یاکچھ دیربعد مگرپھراگربندہ گناہ کامرتکب

ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے کہتا ہے کہ اب اس کی حاجت کو پورا نہیں کرنا کیوں کہ اس گناہ کے سبب یہ بندہ مجھے غضب میں لانے اور اپنی دعا کے مستجاب نہ ہونے کا سبب بنا ہے۔(اصول کافی ج۲ص۲۷۱)

دوسرا مطلب: قلب و جسم کے امتحان کے بارے میں ہے:

آیات میں قلب و جسم کے امتحان کے بارے میں

۱- وَ لِيَبْتَلِيَ اللَّهُ مافي صُدُورِكُمْ وَ لِيُمَحِّصَ مافي قُلُوبِكُمْ وَاللَّهُ عَليمٌ بِذاتِ الصُّدُورِ(۱۵٤)

اور اللہ تمہارے دلوں میں جو کچھ ہے اسے آزمانا اور تمہارے ضمیروں کو خالص کرنا چاہتا ہے اور اللہ دلوں کے رازوں سے آگاہ ہے۔(سورہ بقرہ آیہ ۱۵۴)

۲-أَمْ حَسِبْتُمْ أَنْ تَدْخُلُواالْجَنَّةَ وَلَمَّايَأْتِكُمْ مَثَلُ الَّذينَ خَلَوْامِنْ قَبْلِكُمْ مَسَّتْهُمُ الْبَأْساءُوَالضَّرَّاءُ وَزُلْزِلُواحَتَّى يَقُولَ الرَّسُولُ وَالَّذينَ آمَنُوامَعَهُ مَتى نَصْرُاللَّهِ أَلاإِنَّ نَصْرَاللَّهِ قَريبٌ(۲۱٤)

ترجمہ: کیا تم لوگوں کا یہ گمان ہے کہ جنت میں داخل ہو جاؤ گے قبل اس کے کہ تمہارے سامنے سابق اُمتوں کی مثال پیش نہ آئے جنہیں فقر وفاقہ اور پریشانیوں نے گھیر لیا تھا اور اُنہیں اتنے جھٹکے دیئے گئے تھے کہ اس زمانے کے رسول اور اُن کے ساتھیوں نے بھی یہ کہنا شروع کر دیا تھا کہ آخر اللہ کی نصرت کب آئے گی آگاہ ہو جاؤ کہ اللہ کی نصرت بہت ہی نزدیک ہے(سورہ بقرہ آیہ ۲۱۴)

۳۔وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍمِنَ الْخَوْفِ وَالْجُوعِ وَنَقْصٍ مِنَ الْأَمْوالِ وَالْأَنْفُسِ وَالثَّمَراتِ وَبَشِّرِالصَّابِرِينَ (۱۵۵)

ترجمہ: اور ہم ضرور تم لوگوں کوآزمائیں گے کچھ خوف اور بھوک اور مال و نفسوں اور پھلوں کی کمی کے ذریعہ اور تم بشارت دیدو صبر کرنے والوں کو۔(سورہ بقرہ آیہ ۱۵۵)

روایات میں قلب و جسم کے امتحان کے بارے میں

۱۔ قال النبی صلی اللہ علیہ والہ:اربع یُمِتنَ القلب الذنبُ علی الذنب وکثرۃ مناقشۃ النساء یعنی مُحادثتَھن ومُماراۃ الاحمق تقول ویقول ولایرجع الٰی خیر ابداًومُجالسۃ الموتیٰ فقیل لہ یارسول اللہ(ص)ومالموتیٰ قال کل غنی مُترف)

ترجمہ: نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشادفرمایا: چار چیزیں قلب کے مردہ ہونے کا سبب بنتی ہیں ۱۔گناہ پرگناہ کرنا۲۔خواتین کے ساتھ زیادہ گفتگو کرنا۳۔احمق لوگوں سے جروبحث کرنا۴۔مردہ لوگوں کے ساتھ نشست وبرخاست رکھنا،کسی نے پوچھا اے اللہ کے رسول مردوں کے ساتھ نشست وبرخاست سے آپ کی کیامراد ہےتوآپ نے فرمایا: عیش پرست غنی لوگوں کے ساتھ نشست وبرخاست کرنا۔(خصال ج۱ص۶۵)

۲۔قال النبی صلی اللہ علیہ والہ:قال اللہ جل جلالہ أناالله لاإلٰہ إلاأنا خلقت الملوك و قلوبهم بيدي فأيماقوم أطاعوني جعلت قلوب الملوك عليهم رحمة و أيما قوم عصوني جعلت قلوب الملوك عليهم سخطة ألا لا تشغلوا أنفسكم بسب الملوك توبوا إلي أعطف بقلوبهم عليكم

ترجمہ: نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشادفرمایا: اللہ جل جلالہ فرماتا ہے میں اللہ ہوں کوئی معبود نہیں ہے سوائے میرے میں نے ہی بادشاہوں کو خلق کیا ہے اُن کے قلوب میرے ہی دستِ قدرت میں ہیں لہٰذا جو قوم میری اطاعت کرتی ہے تو میں بادشاہوں کے قلوب کو اُن کے لئے مہربان کردیتا ہوں اور جو قوم میری معصیت کرتی ہے تو میں بادشاہوں کے قلوب کو اُن پر غضب ناک کردیتا ہوں لہٰذا اے لوگوں خبردار بادشاہوں (وعیش پرست لوگوں) کی خاطر اپنے نفسوں کو ادہر اُدہر مشغول نہ کرنا مجھ سے متوسل رہنا تو میں اُن کے قلوب کو تمہارے لئے مہربان کردوں گا۔ (روضۃ الواعظین ج: ۲ ص: ۴۷۸)

۳۔قال النبی صلی اللہ علیہ والہ:أنه قال إذاحدث في الناس تسعة أشياء كانت معهاتسعةأشياء إذكثرالرباكثرموت الفجاءو إذا طففواالمكيال أخذهم الله تعالى بالسنين والنقص وإذامنعواالزكاةمنعتهم الأرض بركاتهاوإذاارتكبواالمحارم طرقتهم الآفات وإذاجاروافي الحكم شملهم

الله تعالى بالظلم والعدوان وإذانقضواالعهدسلط عليهم عدوهم و إذاقطعواالأرحام جعلت الأموال بأيدي الأشراروإذالم يأمروا بالمعروف اضطرب عليهم أمورهم وإذالم ينهوا عن المنكر ملكتهم أشرارهم فحينئذ يدعوخيارهم فلايستجاب لهم

ترجمہ: نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشادفرمایا: جب لوگوں میں یہ نو چیزیں وجود میں آجائیں گی تواُن سے نودیگر چیزیں وجود میں آجائیں گی ا۔جب سود کھانا زیادہ ہوجائے گا تو ناگہانی موتیں بھی واقع ہونا زیادہ ہوجائیں گی ۲۔جب ناپ تول میں کمی آجائے گی تومال میں کمی اور سختیاں بھی زیادہ ہوجائیں گی ۳۔جب لوگ زکات دینا چھوڑ دیں گے تو زمین بھی اپنی برکتیں نازل کرنا چھوڑ دے گی ۴۔جب لوگ حرام کام انجام دینا شروع کردیں گے توآفات وبلائیں نازل ہوا کریں گی ۵۔جب لوگ قضاوت میں ظلم وجور شروع کردیں گے تواللہ اُنہیں ظالموں ودشمنوں کے سپرد کردے گا ۶۔جب لوگ عہدوں کو توڑنا شروع کردیں گے تواللہ ان پراُن کے دشمنوں کو مسلط کردے گا ۷۔جب لوگ قطع رحمی کرنا شروع کردیں گے تواللہ اُن کے اموال کوبدترین افراد کے سپرد کردے گا ۸۔جب لوگ نیکی کاامر کرنا چھوڑ دیں گے تواُن کے امور ان پر سخت ہوجائیں گے ۹۔جب لوگ برائی سے رکنااورروکنا چھوڑ دیں گے توبدترین افراد ان پر مسلط ہوجائیں گے ایسی صورت میں نیک لوگ جو بھی دعا کریں گے تواُن کی دعا قبول نہیں کی جائے گی۔(معدن الجواہر ص: ٦٧)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ماہ رمضان کا چوبیسواں دن

چوبیسویں شب کی مخصوص نماز: ۸ رکعت ہے دو دو رکعت کرکے جس کی ہر رکعت میں حمد کے بعد جو سا بھی سورہ چاہیں پڑھ سکتے ہیں۔

چوبیسویں روزہ کا ثواب: قال النبی صلی اللہ علیہ والہ:یوم أربعةوعشرین لاتخرجون من الدنیا حتی یری کل واحدمنکم مکانه من الجنةویعطی کل واحدثواب ألف مریض وألف غریب خرجوافي طاعة اللہ عزوجل وأعطاکم ثواب ألف رقبة من ولد إسماعیل

ترجمہ: نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: جو بھی چوبیسویں ماہ رمضان کا روزہ رکھتا ہے وہ اس وقت تک دُنیا سے نہیں جاتا جبتک جنت میں اپنی جگہ نہ دیکھ لے اور ہر روزہ دار کو ہزار مریض کا ساثواب اور ہزار اطاعت گزار غریب کا ساثواب دیا جاتا ہے اور اولادِ اسماعیلؑ کے ہزار غلام آزاد کرنے کا ساثواب ملتا ہے۔ (فضائل الاشہر الثلاثۃ (شیخ صدوق) ج ۲ ص ۸۱)

چوبیسویں روزہ کی دعا: اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ فِيهِ مَايُرْضِيكَ وَ أَعُوذُ بِكَ مِمَّايُؤْذِيكَ وَأَسْأَلُكَ التَّوْفِيقَ فِيهِ لِأَنْ أُطِيعَكَ وَلا أَعْصِيَكَ يَاجَوَادَالسَّائِلِينَ "

ترجمہ: اے اللہ آج کے دن میں تجھ سے ایسے کاموں کے انجام دینے کی توفیق چاہتا ہوں جو تیری رضا کا سبب بنیں اور ایسے کاموں سے دوری کی توفیق کا طالب ہوں جو تیری ناراضگی کا باعث ہوں کیوں کہ میں تیری اطاعت کرنا چاہتا ہوں تیری معصیت نہیں کرنا چاہتا ہوں اے سوال کرنے والوں کو عطا کرنے والے۔

دعا کی شرح و تفسیر: اس دعا میں اللہ تعالیٰ سے دو چیزوں کو طلب کیا گیا ہے ا۔ رضایتِ الٰہی کو ۲۔ توفیقِ الٰہی کو تاکہ صحیح طریقے سے اطاعت انجام دی جاسکے اور معصیتِ الٰہی سے بچا جاسکے۔

پہلا مطلب: رضایتِ الٰہی اور اس کے اسباب کے بارے میں ہے:

إِنَّ الَّذينَ آمَنُواوَعَمِلُواالصَّالِحَاتِ أُولئِكَ هُمْ خَيْرُالْبَرِيَّةِ(٧)

بیشک جو لوگ ایمان لائے اور عمل صالح بجالائے ایسے ہی لوگ بہترین افراد ہیں۔

جَزاؤُهُمْ عِنْدَرَبِّهِمْ جَنَّاتُ عَدْنٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَاالْأَنْهارُخَالِدِينَ فِيهَاأَبَداً رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُواعَنْهُ ذلِكَ لِمَنْ خَشِيَ رَبَّهُ(٨)

جن کی جزا اُن کے پروردگار کے پاس ہمیشہ کے باغات ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہیں جہاں وہ ہمیشہ رہنے والے ہیں اللہ اُن سے راضی ہوا اور وہ اللہ سے راضی ہوئے یہ ان لوگوں کے لئے ہے کہ جو اپنے پروردگار سے ڈرنے والے ہیں۔ (سورہ بینہ آیہ ۷ و ۸)

روایات میں مندرجہ ذیل چیزوں کو اسبابِ رضایتِ الٰہی ذکر کیا گیا ہے:

۱۔استغفار، تواضع، صدقہ دینا:"قال علی علیہ السّلام:ثلاث یُبلغن بالعبدرضوان اللہ۱-کثرۃ الاستغفار۲- خفض الجانب۳-کثرۃ الصدقۃ"

ترجمہ: حضرت علی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: بندوں کی تین باتیں اللہ کی رضایت کا سبب بنتی ہیں ۱۔ کثرت سے استغفار کرنا۲۔ تواضع کا رکھنا۳۔ کثرت سے استغفار کرنا۔ (بحارج۷۵ ص۸۱)

۲۔احکام الٰہی کی اطاعت:قال علي(علیہ السلام):إن الله تبارك و تعالى أخفى أربعة في أربعة أخفى رضاه في طاعته فلا تستصغرن شيئا من طاعته فربما وافق رضاه و أنت لا تعلم و أخفى سخطه في معصيته فلا تستصغرن شيئا من معصيته فربما وافق سخطه و أنت لا تعلم و أخفى إجابته في دعوته فلا تستصغرن شيئا من دعائه فربماوافق إجابته و أنت لا تعلم و أخفى وليه في عباده فلا تستصغرن عبدامن عباد الله فربمايكون وليه وأنت لاتعلم

ترجمہ: حضرت علی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ نے چار چیزوں کو چار چیزوں میں مخفی رکھا ہے ۱۔اپنی رضا کو اپنی اطاعت میں مخفی رکھا ہے لہٰذا اللہ کی اطاعت کو معمولی نہ سمجھنا ممکن ہے کوئی عمل موافق رضایتِ الٰہی ہو اور تمہیں خبر نہ ہو۲۔اپنے غضب کو اپنی

معصیت میں مخفی رکھا ہے لہٰذا اللہ کی معصیت میں کسی بھی چیز کو معمولی نہ سمجھنا ممکن ہے کوئی عمل اسکے غضب کا موجب ہو اور تمہیں علم ہی نہ ہو ۳۔اس نے اجابت کو دعا میں مخفی رکھا ہے لہٰذا اس سے دعا مانگنے کو معمولی نہ سمجھنا ممکن ہے کوئی دعا اجابت کے موافق ہو اور تمہیں علم ہی نہ ہو، ۴۔اپنے دوست کو اپنے بندوں میں مخفی رکھا ہے لہٰذا اللہ کے بندوں میں سے کسی کو بھی حقیر نہ سمجھنا ممکن ہے وہی اللہ کا دوست ہو جس کے بارے میں تمہیں معلوم ہی نہ ہو۔ (معانی الأخبار ص : ۱۱۲)

۳۔ تقویٰ الٰہی:"قال علی علیہ السّلام:اِن التقویٰ مُنتھی رضی اللہ من عبادہ وحاجتہ من خلقہ")

ترجمہ: حضرت علی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: بیشک پرہیزگاری اللہ کی خوشنودی کا آخری درجہ ہے جو اللہ نے اپنے بندوں سے چاہا ہے ۔ (غرر الحکم ص۲۶۹)

۴۔ جسم کو اذیت دینا:"قال علی علیہ السّلام:من اسخط بدنہ ارضیٰ ربہ ومن لم یسخط بدنہ عصیٰ ربہ"

ترجمہ: حضرت علی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: جس نے اپنے بدن کو اذیت میں رکھا اس نے اپنے رب کو راضی کیا اور جس نے ایسا نہیں کیا اس نے اپنے رب کو ناراض کیا۔ (غرر الحکم ص۲۶۹)

۵۔شکروذکرومحبتِ الٰہی:"قال علی علیہ السّلام:من عمل برضای الزمہ ثلاث خصال:۱-اُعرفہ شکراً لا یخالطہ الجھل ۲-ذکراًلا یخالطہ النسیان۳-محبتہ لہ یوءثرعلیٰ محبتی محبۃ المخلوقین)

ترجمہ: حضرت علی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: جو شخص بھی اللہ کی رضایت چاہتاہے اُسے تین باتیں اپنانی پڑیں گی۱۔اللہ تعالیٰ کاایساشکر جو نادانی پر مشتمل نہ ہو۲۔ایسی یادالٰہی جس میں فراموشی نہ ہو۳۔اللہ کی ایسی محبت جس پر مخلوق کی محبت اثرانداز نہ ہو۔(غررالحکم ص۲۶۹)

دوسرامطلب: توفیقِ الٰہی اوراس کے اسباب کے بارے میں ہے:

اس سلسلے میں اہم ترین سوال جو ہمارے ذہنوں میں آسکتاہے وہ یہ کہ ہم انسانوں کی تخلیق اور اس کائنات کی تخلیق کا مقصد کیاہے؟

جواب: قرآن مجید کی آیات میں مندرجہ ذیل مقاصدِ خلقت ذکر ہوئے ہیں:

۱۔عبادت: بمعنٰی مفہوم عام:وَمَاخَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلاَّلِيَعْبُدُونِ(۵۶)

ترجمہ:اور ہم نے جن وانس کو خلق نہیں کیامگر اپنی عبادت کے لئے(سورہ ذاریات آیہ۵۶)۔

۲۔امتحانِ الٰہی:الَّذي خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَياةَلِيَبْلُوَكُمْ أَيُّكُمْ أَحْسَنُ عَمَلاً وَهُوَالْعَزيزُ الْغَفُورُ (۲)

ترجمہ: جس نے موت اور زندگی کو خلق کیا تاکہ تم لوگوں کو آزمائے کہ تم میں سے کون زیادہ اچھے عمل انجام دیتا ہے اور اللہ غالب اور بخشنے والا ہے (سورہ ملک آیہ ۲)۔

۳۔ علم وقدرتِ الٰہی کے بارے میں آگاہ ہونا: اللَّهُ الَّذي خَلَقَ سَبْعَ سَماواتٍ وَ مِنَ الْأَرْضِ مِثْلَهُنَّ يَتَنَزَّلُ الْأَمْرُ بَيْنَهُنَّ لِتَعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ عَلىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَديرٌ وَأَنَّ اللَّهَ قَدْ أَحاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْماً (۱۲)

ترجمہ: اللہ نے سات آسمان خلق کئے اور زمین کے بھی آسمانوں کی مانند طبقات ہیں ان سب کے درمیاں حکمِ الٰہی نازل ہوتا ہے تاکہ تم لوگ جان لو کہ بیشک اللہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے اور بیشک اللہ کا علم تمام چیزوں کا احاطہ کئے ہوئے ہے۔ (سورہ طلاق آیہ ۱۲)

۴۔ رحمتِ الٰہی کا حاصل ہونا: وَلَوْ شاءَ رَبُّكَ لَجَعَلَ النَّاسَ أُمَّةً واحِدَةً وَلا يَزالُونَ مُخْتَلِفينَ (۱۱۸) اور اگر تمہارا پروردگار چاہتا تو تمام انسانوں کو ایک ہی قوم قرار دیتا جبکہ وہ لوگ ہمیشہ مختلف رہنے والے ہیں۔
إِلاَّ مَنْ رَحِمَ رَبُّكَ وَلِذلِكَ خَلَقَهُمْ (۱۱۹) مگر جن پر تمہارا پروردگار رحم کرے اور رحمت کے سبب اُنہیں خلق کیا ہے (سورہ ہود آیہ ۱۱۸و۱۱۹)

روایات میں بھی مختلف توفیقِ الٰہی کے اسباب ذکر ہوئے ہیں

"قال علی علیہ السّلام:اِن قوماًعبدوالله رغبۃ فتلک عبادۃالتُجاروان قوماً عبدوالله رھبۃٍ فتلک عبادۃ العبید وان قوماً عبدوالله شکراً فتلک عبادۃ الاحرار"

ترجمہ: حضرت علی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: بیشک ایک قوم اللہ کی عبادت ثواب کے لالچ میں انجام دیتی ہے یہ تجار کی سی عبادت ہے اور ایک قوم اللہ کی عبادت جہنم کے خوف سے انجام دیتی ہے جو کہ غلاموں کی سی عبادت ہے اور ایک قوم اللہ کی عبادت اس کی نعمتوں پر شکر کے عنوان سے کرتی ہے یہ ہے آزاد افراد کی سی عبادت۔ (بحارج ۶۷ص ۲۱۲ نہج البلاغہ حکمت ۲۳۷)

تیسرا مطلب: اطاعت الٰہی کے نتائج کے بارے میں ہے:

آیات میں اطاعتِ الٰہی کے فوائد

۱۔ تقویٰ کا حاصل ہونا: یاأَیُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوارَبَّکُمُ الَّذي خَلَقَکُمْ وَالَّذینَ مِنْ قَبْلِکُمْ لَعَلَّکُمْ تَتَّقُونَ(۲۱)

ترجمہ: اے لوگوں عبادت کرو اپنے پروردگار کی جس نے تمہیں اور تم سے پہلے کے لوگوں کو خلق کیا تاکہ تم لوگ پرہیزگار بن سکو(سورہ بقرہ آیہ ۲۱)۔

۲۔صراط مستقیم کی راہ پر گامزن ہونا: أَلَمْ أَعْهَدْإِلَيْكُمْ يابَنِي آدَمَ أَنْ لاتَعْبُدُوا الشَّيْطانَ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّمُبِينٌ(٦٠)

کیا تم لوگوں سے یہ عہد نہیں لیا گیا تھا کہ اے اولادِ آدم تم شیطان کی عبادت نہ کرنا بیشک شیطان تم لوگوں کا کھلم کھلا دشمن ہے۔

وَأَنِ اعْبُدُونِي هٰذاصِرَاطٌ مُسْتَقِيمٌ(٦١) اور صرف میری عبادت کرنا جو کہ سیدھا راستہ ہے (سورہ یٰسین آیہ ۶۰و۶۱)۔

۳۔قرب الٰہی کا حاصل ہونا: وَإِذاسَأَلَكَ عِبادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذادَعانِ فَلْيَسْتَجِيبُوالِي وَلْيُؤْمِنُوابِي لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُونَ (١٨٦)

ترجمہ: اور (اے نبی) جب کوئی میرا بندہ میرے بارے میں سوال کرے تو (اُس سے کہدو کہ) میں قریب ہوں میں پکارنے والے کو جواب دیتا ہوں جب وہ مجھے پکارتا ہے لہٰذا بندوں کو چاہیّ کہ میری بات کو قبول کریں اور مجھ ہی پر ایمان رکھیں تاکہ وہ ہدایت پا سکیں (سورہ بقرہ آیہ ۱۸۶)۔

۴۔یقین کا حاصل ہونا: وَاعْبُدْرَبَّكَ حَتَّى يَأْتِيَكَ الْيَقِينُ(٩٩)

ترجمہ: اور موت آنے تک اپنے پروردگار کی عبادت کرتے رہو (سورہ حجر آیہ ۹۹)۔

۴۔انسان کا اللہ کی طرف محتاج ہونا: يا أَيُّهَاالنَّاسُ أَنْتُمُ الْفُقَراءُإِلَى اللَّهِ وَاللَّهُ هُوَالْغَنِيُّ الْحَمِيدُ(١٥)

ترجمہ: اے لوگوں تم سب اللہ کی طرف محتاج ہو اور اللہ بے نیاز و قابلِ تعریف ہے (سورہ فاطر آیہ ۱۵)۔

روایات میں اطاعتِ الٰہی کے فوائد

۱۔"قال علی علیہ السلام:من جُمِعَ فیہ ستّ خصالٍ مایدع للجنّۃمطلباً ولاعن النارمھرباً:من عرف اللّٰہَ فاطاعہ وعرف الشیطان فعصاہ وعرف الحقّ فاتبعہ وعرف الباطل فاتّقاہ وعرف الدّنیافرفضھاوعرف الآخرۃ فطلبھا"

ترجمہ: حضرت علی علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں: جس میں چھ باتیں جمع ہو جائیں اسے جنت میں جانے اور جہنم سے نجات کے لئے کوئی مسئلہ پیش نہیں آتا ہے ۱۔ جس نے اللہ کو پہچانا اور اس کی اطاعت کی ۲۔ جس نے شیطان کو پہچانا اور اس کی نافرمانی کی ۳۔ جس نے حق کو پہچانا اور اس کی پیروی کی ۴۔ جس نے باطل کو پہچانا اور اس سے اجتناب کیا ۵۔ جس نے دنیا کو پہچانا اور اس سے دور رہا ۶۔ جس نے آخرت کو پہچانا اور اسے طلب کیا۔ (تنبیہ الخواطر ج ا ص ۳۵۱)

۲۔قال علی علیہ السلام :"فَارْفُضِ الدُّنْیَا فَاِنَّ حُبَّ الدُّنْیَا یُعْمِی وَیُصِّمُ وَیُبْکِمُ وَیُذِلُّ الرِّقَابُ فَتَدَارَکَ مَابَقِیَ مِنْ عُمْرِکَ وَلَاتَقُلْ غَداًاَوْبَعْدَغَدٍ فَاِنَّمَاھلکَ مَنْ کَانَ قَبْلَکَ بِاِقَامَتِھِمْ عَلَی الْاَمَانَتِی وَالتَّسْوِیْفِ"

ترجمہ: حضرت علی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: دنیا سے بچو کہ یہ تمہاری آنکھوں کو اندھا، کانوں کو بہرا، زبان کو گونگا، اور گردن کو جھکا دینے والی ہے اپنی بقیہ عمر میں گذشتہ اعمال کا جبران کرو

اورآج کل نہ کرو کیوں کہ تم سے پہلے کے لوگ اسی طرح آرزوؤں پر تکیہ کرتے ہوئے آج کل کرتے کرتے ہلاک ہو گئے ہیں۔ (بحارالانوار ج ۷ ص ۵۷۰، اصول کافی ج ۲ ص ۳۲)

۳۔"قال علی(علیہ السلام):مسکین ابن آدم مکتومُ الاجل مکنون العلل محفوظ العمل تُولِمُهُ البقّةُوتقتُلُهُ الشرقَةُوتُنتِنُهُ العرقةُ"

ترجمہ: حضرت علی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:اولاد آدم اتنا مسکین ہے کہ اس کی موت بھی پوشیدہ ہےاس کی بیماریاں بھی اس سے پوشیدہ ہیں اس کا عمل بھی محوظ ہورہا ہے مچھر تک اسے اذیت پہنچاتا ہے اور لقمہ بھی گلوگیر ہو کر اسے مارڈال دیتا ہے اور اس کا پسینہ بھی خود اس کے لئے نفرت آور ہو جاتا ہے۔ (شرح ابن ابی الحدید ج ٦ ص ۲۲۰)

ماہ رمضان کا پچیسواں دن

پچیسویں شب کی مخصوص نماز: ۸ رکعت ہے دو دو رکعت کرکے جس کی ہر رکعت میں حمد کے بعد ۱۰ مرتبہ سورہ توحید پڑھنا ہے۔

پچیسویں روزہ کا ثواب:"قال النبی صلی اللہ علیہ والہ:یوم خمس وعشرین منه بنی اللہ عزوجل لکم تحت العرش ألف قبةخضراء علی رأس کل قبةخیمةمن نوریقول اللہ تبارك وتعالی یاأمةمحمدأناربکم وأنتم عبیدي وإمائي استظلوابظل عرشي في هذه القباب وکلواواشربواهنیئافلاخوف

عليكم ولاأنتم تحزنون ياأمةمحمدوعزتي وجلالي لأبعثنكم إلى الجنةيتعجب منكم الأولون والآخرون ولأتوجن كل واحدمنكم بألف تاج من نورولأركبن كل واحد منكم على ناقةخلقت من نورزمامهامن نوروفي ذلك الزمام ألف حلقة من ذهب في كل حلقة ملك قائم عليها من الملائكة بيد كل ملك عمود من نورحتى يدخل الجنة بغير حساب)

ترجمہ: نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشادفرمایا: جو بھی ماہ رمضان کا پچیسواں روزہ رکھتاہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے عرش تلے ہزار سبز گنبد بناتاہے جن کے اوپر نورانی سایہ قرار دیتاہے اور پھر اپنے بندوں سے خطاب کرتاہے کہ اے اُمت محمد (ص) تم میرے بندے اور میری کنیزیں ہو تم لوگ میرے عرش کے سائے تلے آجاؤاور کھاؤپیواب تم لوگوں پر کسی قسم کا غم وحزن نہیں ہوگا،اے اُمت محمد (ص) مجھے اپنی عزت وجلالت کی قسم میں تمہیں اس طرح بہشت میں داخل کروں گا کہ دوسرے لوگ تعجب کریں گے کیوں کہ تم میں سے ہرایک ہزار ہزار تاج پہنے کوہانِ شتر پر سوار ہوگا جس کی لگام نورانی ہوگی اور اُن تاجوں کے ہزار ہزار سونے کے حلقے ہوں گے اور اُتنی ہی مقدار میں فرشتہ اسے اپنی حفاظت میں لیکر بہشت تک پہنچائیں گے۔
(فضائل الاشہر الثلاثہ (شیخ صدوق) ج ۲ ص ۸۱)

پچیسویں روز کی مخصوص دُعاء:اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي فِيهِ مُحِبّاًلِأَوْلِيَائِكَ وَمُعَادِلِأَعْدَائِكَ مُسْتَنّابِسُنَّةِخَاتَمِ أَنْبِيَائِكَ يَاعَاصِمَ قُلُوبِ النَّبِيِّينَ)

ترجمہ: اے اللہ آج کے دن مجھے اپنے دوستوں کا مُحِب اور اپنے دشمنوں کا دشمن اور اپنے آخری نبی کی سنت پر عمل کرنے والا قرار دے اے قلوب کو بچانے والے۔

دعا کی شرح و تفسیر: اس دعا میں اولیاءِ الٰہی سے محبت اور دشمنانِ الٰہی سے دشمنی کو سنتِ نبوی کے مطابق طلب کیا گیا ہے۔

پہلا مطلب: اولیاءِ الٰہی اور اُن کی صفات کے بارے میں ہے:

قرآن میں اولیاء الٰہی کی خصوصیات

۱۔ایمان و تقویٰ: أَلا إِنَّ أَوْلِياءَ اللَّهِ لاخَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلاهُمْ يَحْزَنُونَ (٦٢)

آگاہ ہو جاؤ کہ اولیاء الٰہی پر نہ خوف طاری ہوتا ہے اور نہ وہ محزون ہوتے ہیں۔

الَّذينَ آمَنُواوَكانُوايَتَّقُونَ(٦٣) وہی لوگ ایمان لانے والے اور اللہ سے ڈرنے والے ہیں۔(سورہ یونس آیہ ۶۲و۶۳)

۲۔عہد کو پورا کرنا: لِكَيْلا تَأْسَوْاعَلىٰ مَافَاتَكُمْ وَلَاتَفْرَحُوابِمَاآتاكُمْ وَاللَّهُ لَايُحِبُّ كُلَّ مُخْتالٍ فَخُورٍ(٢٣)

ترجمہ: تاکہ تم لوگ ہاتھ سے چلی جانے والی چیزوں پر افسوس نہ کرو اور ملنے والی چیزوں پر خوش نہ ہو جاؤ اور اللہ ہر اکڑنے والے مغرور افراد کو دوست نہیں رکھتا ہے۔(سورہ احزاب آیہ ۲۳)

۳۔سجدہ میں گریہ: إِذاتُتْلى عَلَيْهِمْ آياتُ الرَّحْمنِ خَرُّواسُجَّداًوَبُكِيًّا(٥٨)

ترجمہ: جب رحمٰن (پروردگار) کی آیات کی تلاوت کی جاتی ہے تو وہ سجدہ میں گر پڑتے ہیں روتے ہوئے۔(سورہ مریم آیہ ۵۸)

۴۔ **موت کی آرزو کرنا**: قُلْ يا أَيُّهَاالَّذينَ هادُوا إِنْ زَعَمْتُمْ أَنَّكُمْ أَوْلِياءُ لِلَّهِ مِنْ دُونِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ إِنْ كُنْتُمْ صادِقينَ(٦)

ترجمہ: کہدو کہ اے یہودیوں اگر تمہارا گمان یہ ہے کہ صرف تم ہی اللہ کے دوست ہو اور دوسرے لوگ نہیں ہیں تو ذرا موت کی آرزو کرو اگر تم لوگ اپنے اس ادّعیٰ میں سچے ہو (سورہ جمعہ آیہ ٦)۔

نتیجہ دیتے ہوئے ارشاد ہوا: اللَّهُ وَلِيُّ الَّذينَ آمَنُوا يُخْرِجُهُمْ مِنَ الظُّلُماتِ إِلَى النُّورِ وَالَّذينَ كَفَرُوا أَوْلِياؤُهُمُ الطَّاغُوتُ يُخْرِجُونَهُمْ مِنَ النُّورِ إِلَى الظُّلُماتِ أُولئِكَ أَصْحابُ النَّارِ هُمْ فيها خالِدُونَ(٢٥٧)

ترجمہ: اللہ سرپرست ہے صاحبانِ ایمان کا جو اُنہیں تاریکیوں سے نکال کر روشنی کی طرف لیجاتا ہے اور کفار کے سرپرست شیاطین ہیں جو اُنہیں روشنی سے نکال کر اندھیروں میں لے جاتے ہیں یہی لوگ جہنمی ہیں جہاں وہ ہمیشہ رہنے والے ہیں (سورہ یٰسین آیہ ۲۵۷)۔

روایات میں اولیاء الٰہی کی خصوصیات

۱۔ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه واله قَالَ اللَّهُ مَا تَحَبَّبَ إِلَيَّ عَبْدِي بِشَيْءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ مِمَّا افْتَرَضْتُهُ عَلَيْهِ وَ إِنَّهُ لَيَتَحَبَّبُ إِلَيَّ بِالنَّافِلَةِ حَتَّى أُحِبَّهُ فَإِذَا أَحْبَبْتُهُ كُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِي يَسْمَعُ بِهِ وَبَصَرَهُ الَّذِي يُبْصِرُ بِهِ وَ لِسَانَهُ الَّذِي يَنْطِقُ بِهِ وَ يَدَهُ الَّتِي يَبْطِشُ بِهَا وَرِجْلَهُ الَّتِي يَمْشِي بِهَا إِذَا دَعَانِي أَجَبْتُهُ

وَإِذَاسَأَلَنِي أَعْطَيْتُهُ وَمَاتَرَدَّدْتُ فِي شَيْءٍأَنَافَاعِلُهُ كَتَرَدُّدِي فِي مَوْتِ الْمُؤْمِنِ يَكْرَهُ الْمَوْتَ وَأَنَاأَكْرَهُ مَسَاءَتَهُ

ترجمہ: نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشادفرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتاہے کہ میرے بندے واجبات کی ادائگی کے ذریعہ اور اسی طرح مستحب کاموں کی ادائگی کے ذریعہ سے میرے محبوب بندے قرار پاسکتے ہیں اور جب میں اپنے بندے کو اپنا محبوب بنالیتاہوں تو میں اس کے کان ہو جاتاہوں جس سے وہ سنتاہے اور میں اس کی آنکھ ہو جاتاہوں جس سے وہ دیکھتاہےاور میں اس کی زبان ہو جاتاہوں جس سے وہ کلام کرتاہے اور میں اس کے ہاتھ ہو جاتاہوں جس سے وہ کام لیتاہےاور میں اس کے پیر ہو جاتاہوں جس سے وہ راستہ چلتاہے لہٰذااگر وہ مجھ سے کچھ مانگتاہے تو میں اُسے دیتاہوں اور میں مومن کی روح قبض کرنے میں مُردد ہوتاہوں اور اس کی موت میرے نزدیک ناپسند ہوتی ہے کیوں کہ میں مومن کو پریشان نہیں کرنا چاہتاہوں۔ (بحارالانوارج: ۶۷ص: ۲۲)

۲۔"قال النبی صلی اللہ علیہ والہ:قَالَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ لِدَاوُدَع أَحْبِبْنِي وَحَبِّبْنِي إِلَى خَلْقِي قَالَ يَارَبِّ نَعَمْ أَنَاأُحِبُّكَ فَكَيْفَ أُحَبِّبُكَ إِلَى خَلْقِكَ قَالَ اذْكُرْ أَيَادِيَّ عِنْدَهُمْ فَإِنَّكَ إِذَاذَكَرْتَ ذَلِكَ لَهُمْ أَحَبُّونِي

ترجمہ: نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشادفرمایا: اللہ تعالیٰ نے داؤدنبی سے کہا کہ مجھے دوست رکھواور میری مخلوق کے سامنے میرا ذکر کیا کرو، داؤدؑ نے کہا اے میرے پروردگار ہاں میں خودتو تجھے دوست رکھتاہولہٰذا کس طرح تیری مخلوق کے سامنے تیری محبوبیت ظاہر کرو ں؟اللہ نے کہا میری عطا کردہ نعمات کالوگوں کے سامنے ذکر کرو کیوں کہ جب تم ایسا کروگے تواس طرح تم اُن کے سامنے میری محبوبیت پیدا کروگے۔ (بحارالانوارج: ۶۷ص: ۲۲)

۳۔عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ(علیہ السلام):قَالَ أَوْحَى اللَّهُ تَعَالَى إِلَى مُوسَى ع أَحْبِبْنِي وَحَبِّبْنِي إِلَى خَلْقِي قَالَ مُوسَى يَارَبِّ إِنَّكَ لَتَعْلَمُ أَنَّهُ لَيْسَ أَحَدٌأَحَبَّ إِلَيَّ مِنْكَ فَكَيْفَ لِي بِقُلُوبِ الْعِبَادِفَأَوْحَى اللَّهُ إِلَيْهِ فَذَكِّرْهُمْ نِعْمَتِي وَآلَائِي فَإِنَّهُمْ لَايَذْكُرُونَ مِنِّي إِلَّاخَيْراً

ترجمہ: حضرت امام باقر علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے موسیٰؑ کی طرف وحی کی کہ مجھے دوست رکھو اور مجھے میری مخلوق کے سامنے میری محبوبیت کو ثابت کرو تو موسیٰؑ نے کہا کہ اے میرے رب تو جانتا ہے کہ میرے نزدیک تو سب سے زیادہ محبوب ہے لہٰذا میں کس طرح بندوں میں تیری محبوبیت پیدا کر سکتا ہوں؟ تو اللہ تعالیٰ نے اُن کی طرف وحی کی کہ اُن کے سامنے میری نعمات واحسانات کا ذکر کیا کرو کیوں کہ اس طرح وہ مجھے زیادہ یاد رکھیں گے۔ (بحارالانوار ج: ۶۷ ص: ۲۲)

دوسرا مطلب: محبوب الٰہی قرار پانے کے اسباب:

آیاتِ الٰہی میں محبوب الٰہی قرار پانے کے اسباب

۱۔عدالت:وَإِنْ حَكَمْتَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ (٤٢)ترجمہ:اور اگر تم فیصلہ کرو تو انصاف کے ساتھ کرنا بیشک اللہ انصاف کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے (سورہ مائدہ آیہ ۴۲)۔

۲۔تقویٰ:وَاتَّقِى فَإِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِينَ(٧٦)ترجمہ:اور اللہ سے ڈرتا ہے تو بیشک اللہ پرہیزگاروں کو دوست رکھتا ہے۔(سورہ آل عمران آیہ ۷۶)

۳۔توکل: فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ(١٦٠)ترجمہ:تو اللہ پر بھروسہ کرو بیشک اللہ بھروسہ کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے (سورہ آل عمران ۱۵۹)۔

۴۔توبہ وطہارت:إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ التَّوَّابِينَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِينَ(۲۲۲)

ترجمہ: بیشک اللہ توبہ کرنے والوں اور پاکیزہ افراد کو دوست رکھتا ہے (سورہ بقرہ آیہ ۲۲۲)۔

۵۔صبر:واللَّهُ يُحِبُّ الصَّابِرِينَ(١٤٦)

ترجمہ: اور اللہ صبر کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے (سورہ آل عمران آیہ ۱۴۶)۔

روایات میں محبوب الٰہی قرار پانے کے اسباب

۱۔"قال النبی صلی اللہ علیہ والہ:احب عباداللہ الی اللہ انفعھم لعبادہ واقومھم بحقہ الذین یُحبب الیھم المعروف وفعالہ"

ترجمہ: نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: اللہ کے نزدیک محبوب ترین بندہ وہ ہے جو دوسرے بندوں کو نفع پہنچائے اور حقوقِ الٰہی کے ادا کرنے میں پابند ہو اور تمام نیک کام اس کے نزدیک پسندیدہ ہوں۔(تحف العقول ص۴۹)

۲۔"قال النبی صلی اللہ علیہ والہ:احبواللہ لمایغدوکم بہ من نعمہ واحبونی لحب اللہ عزوجل واحبوااھل بیتی لحُبی"

ترجمہ: نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: اللہ کو دوست رکھو جس نے تم لوگوں کو صبح وشام اپنی نعمتوں سے نوازا ہے اور مجھے دوست رکھو اللہ کی محبت کی خاطر اور میرے اہلبیت کو دوست رکھو میری محبت کی خاطر۔(امالی صدوق ص ۳۶۴)

۳۔"قال النبی صلی اللہ علیہ والہ:لایومن عبد حتٰی اکون احب الیہ من نفسہ واھلی احب الیہ من اھلہ وعترتی احب الیہ من عترتہ وذاتی احب الیہ من ذاتہ "

ترجمہ: نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشادفرمایا: مومن اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتاجبتک میں اس کے نزدیک اس کے اپنی نسبت زیادہ محبوب نہ ہوں اور میرے گھر والے اُسے اپنے گھر والوں کی نسبت زیادہ محبوب نہ ہوں اور میری اولاد اس کے نزدیک اس کی اپنی اولاد کی نسبت زیادہ عزیز نہ ہوں اور اس کے نزدیک میری جان اس کی اپنی جان سے زیادہ عزیز نہ ہو۔(بحارج ۲۷ص ۲۷مشکاۃالانوار ص۸۱)

۴۔ قال النبی صلی اللہ علیہ والہ:من رزقه الله حب الأئمة من أهل بيتي فقد أصاب خيرالدنياوالآخرةفلايشكن أنه في الجنة و إن في حب أهل بيتي عشرين خصلة عشرمنهافي الدنياوعشرفي الآخرةأمافي الدنيافالزهدوالحرص على العلم و الورع في الدين والرغبةفي العبادةوالتوبةقبل الموت و النشاط في قيام الليل واليأس ممافي أيدي الناس والحفظ لأمرالله عزوجل ونهيه والتاسعةبغض الدنياوالعاشرةالسخاءوأمافي الآخرةفلاينشرله ديوان ولاينصب له ميزان ويعطى كتابه بيمينه ويكتب له براءةمن النارويبيض وجهه و يكسى من حلل الجنةويشفع في مائة من أهل بيته وينظرالله عزوجل إليه

بالرحمةويتوج من تيجان الجنةوالعاشرةيدخل الجنةبغيرحساب فطوبى لمحبي أهل بيتي

ترجمہ: نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشادفرمایا: جسے بھی اللہ نے میرے اہلبیت کے آئمہ کی محبت کو عطاکیا اُسے دنیاوآخرت کی نیکی عطاکی اُس کے جنتی ہونے میں شک نہ کرنا کیوں کہ محبت اہلبیت کے نتیجہ میں اُسے ۲۰ خصوصیات عطا ہوتی ہیں ۱۰ دنیامیں اور دس آخرت میں: دنیا میں جو خصوصیات حاصل ہوتی ہیں ۱۔زھد ۲۔طلبِ علم کی چاہت ۳۔دین میں پرہیزگاری ۴۔عبادت میں رغبت ۵۔مرنے سے پہلے توبہ ۶۔شب زندہ داری میں نشاط ۷۔لوگوں کے مال ومنصب کو نظر میں رکھنا ۸۔امر ونہی کی حفاظت ۹۔دنیا سے نفرت ۱۰۔سخاوت۔وہ خصوصیات جوآخرت میں حاصل ہوتی ہیں: ۱۔اس کا حساب وکتاب نہیں ہوتا ہے ۲۔اس کے لئے میزان نہیں ہوگا ۳۔اس کا نامہ عمل اس کے دائیں ہوتھ میں دیا جائے گا ۴۔اسے جہنم سے برائت حاصل ہوگی ۵۔سفید چہرے والا اُٹھے گا ۶۔بہشتی لباس پہنے ہوئے اُٹھے گا ۷۔اُسے اپنے خاندان کے سوافراد کی حق شفاعت حاصل ہوگی ۸۔اللہ کی خاص نظر رحمت اس پر ہوگی ۹۔بہشتی تاج پہنے ہوئے اُٹھے گا ۱۰۔بغیر حساب وکتاب کے جنت میں جائے گا لہٰذا خوش قسمت ہیں میرے اہلبیت سے محبت کرنے والے واطاعت کرنے والے۔(مشکاۃ الآنوار ص: ۸۲)

۵۔قال الْبَاقِر(علیہ السلام):يَاجَابِرُ بَلِّغْ شِيعَتِي عَنِّي السَّلَامَ وَأَعْلِمْهُمْ أَنَّهُ لَاقَرَابَةَ بَيْنَنَاوَبَيْنَ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ وَلَايُتَقَرَّبُ إِلَيْهِ إِلَّابِالطَّاعَةِ لَهُ يَاجَابِرُمَنْ أَطَاعَ اللَّهَ وَأَحَبَّنَافَهُوَوَلِيُّنَاوَمَنْ عَصَى اللَّهَ لَمْ يَنْفَعْهُ حُبُّنَا

ترجمہ: حضرت امام باقر علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: اے جابر میرے شیعوں کو میرا یہ پیغام پہنچادو کہ ہمارے اور اللہ کے درمیان کوئی رشتہ داری نہیں ہے اور اللہ کا تقرب حاصل کرنے کا ذریعہ صرف اللہ کی اطاعت ہے اے جابر جو اللہ کی بھی اطاعت کرتا ہے اور ہمیں بھی دوست رکھتا ہے وہ ہمارا دوست ہے اور جو اللہ کی نافرمانی کرتا ہے اُسے ہماری محبت فائدہ نہیں پہنچائے گی۔ (بحارالأنوار ج: ۶۸ ص: ۱۷۹)

ماہ رمضان کا چھبیسواں دن

چھبیسویں شب کی مخصوص نماز: ۸ رکعت ہے دو دو رکعت کرکے جس کی ہر رکعت میں حمد کے بعد ۱۰۰ مرتبہ سورہ توحید پڑھنا ہے۔

چھبیسویں روزہ کا ثواب:"قال النبی **صلی اللہ علیہ والہ**:وإذاكان يوم ستة وعشرين ينظرالله إليكم بالرحمةفيغفر لكم الذنوب كلهاإلاالرشا والأموال وقدس بيتكم كل يوم سبعين ألف مرة من الغيبةوالكذب والبهتان "

ترجمہ: نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: جب ماہ رمضان کی چھبیس کا دن ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ تم لوگوں کی طرف اپنی نظر رحمت کرتا ہے اور تم لوگوں کے سب گناہ بخش

دیتاہے سوائے خون ریزی اور مال کی غارتگری کے گناہ کے اور تمہارے گھروں کو ہر روز ستر بار غیبت، جھوٹ، تہمت سے بچاتا ہے۔ (فضائل الاشہر الثلاثۃ (شیخ صدوق) ج ۲ ص ۸۱)

چھبیسویں روز کی دعاء: اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ سَعْيِي فِيهِ مَشْكُوراوَذَنْبِي فِيهِ مَغْفُوراوَعَمَلِي فِيهِ مَقْبُولًا وَعَيْبِي فِيهِ مَسْتُورايَاأَسْمَعَ السَّامِعِينَ) ترجمہ: اے اللہ آج کے دن کی برکت سے میری کوششوں کو قبول فرما اور میرے گناہوں کو بخش دے اور میرے عمل کو قبول فرما اور میرے عیوب کو چھپادے اے سب سے زیادہ سننے والے۔

دعا کی شرح و تفسیر: اس دعا میں عبادات کی قبولیت اور گناہوں کی مغفرت اور عیوب کے چھپانے کو طلب کیا گیا ہے اور عبادات کی قبولیت میں اللہ کی عطا کردہ نعمات پر شکر ادا کرنا انتہائی اہمیت کا حامل ہے۔

پہلا مطلب: شکر کے بارے میں ہے: شکر تین قسم کا ہوتا ہے ۱۔ شکر قلبی ۲۔ شکر زبانی ۳۔ شکر اعضاو جوارح۔

قرآن کی نگاہ میں شکر کے فوائد

۱۔شکر ذکر الٰہی کے مترادف ہے: فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوالِي وَلاتَكْفُرُونِ

ترجمہ: لہٰذا تم لوگ مجھے یاد رکھو تاکہ میں تمہیں یاد رکھوں اور تم لوگ میرا شکر ادا کرو اور میرا انکار نہ کرو۔ (سورہ بقرہ آیہ ۲۵۱)

۲۔شکر عذابِ الٰہی دور کرنے والا ہے: مَايَفْعَلُ اللَّهُ بِعَذابِكُمْ إِنْ شَكَرْتُمْ وَآمَنْتُمْ وَكانَ اللَّهُ شاكِراًعَليماً(۱۴۷)

ترجمہ: اللہ تم لوگوں کو عذاب نہیں کرے گا اگر تم لوگ اللہ کا شکر ادا کرو اور اس پر ایمان لے آؤ اور اللہ تو قدر دان و جاننے والا ہے۔ (سورہ نساء آیہ ۱۴۷)

۳۔شکر نعمتوں کی زیادتی کا سبب بنتا ہے: لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ إِنَّ عَذابِي لَشَديدٌ(۷)

ترجمہ: اگر تم میرا شکر کروگے تو میں تمہاری نعمتوں میں اضافہ کردوں گا اور اگر کفرانِ نعمت کروگے تو بیشک میرا عذاب بھی سخت ہے۔ (سورہ ابراہیم آیہ ۷)

روایات کی نگاہ میں شکر کے فوائد

۱-"قال الصادق(علیہ السلام):مکتوب فی التوراۃاشکرمن انعم علیک وانعم علی من شکرک فانہ لازوال للنعماءاذاشکرت ولابقاءلھااذا کفرت والشکر زیادۃ فی النعم وامان من الغیر

ترجمہ: امام صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: تورات میں یہ لکھا ہے کہ شکر ادا کرو اس کا جس نے تم پر نعمتیں نازل کیں اور جو تمہارا شکریہ ادا کرے اسے اور زیادہ نعمتیں عطا کرو کیوں کہ جب نعمتوں پر شکر ادا کیا جائے تو نعمتیں زائل نہیں ہوتی ہیں اور جب کفران نعمت ہو تو نعمتیں باقی نہیں رہتی ہیں اور شکر نعمتوں کو زیادہ کرتا ہے اور غیروں سے امان میں رکھتا ہے۔ (بحار ج٦٨ص٥٥)

٢۔"قال النبی صلی اللہ علیہ والہ:الطاعم الشاکرلہ من الاجر کاجر الصائم)ترجمہ: نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: شکر کرتے ہوئے کھانے والا اجر کے لحاظ سے روزہ دار کی مانند ہے۔ (بحار ج٦٨ص٢٢)

٣۔"قال الصادق(علیہ السلام):شکر النعمۃ اجتناب المحارم وتمام الشکر قول الرجل الحمدُ للہ رب العالمین

ترجمہ: امام صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: شکرانہ نعمت حرام کاموں سے اجتناب کرنا ہے اور اتمام شکر انسان کا اس جملہ کا کہنا ہے: الحمدُ للہ رب العالمین)۔ (بحار ج٦٨ص٤٠، اصول کافی ج٢ص٩٥)

دوسرا مطلب: گناہوں کی بخشش کے بارے میں ہے:

قرآن میں گناہوں کی بخشش کا ذکر

۱۔یاأَیُّهَاالَّذینَ آمَنُوااجْتَنِبُوا کَثیراًمِنَ الظَّنِّ إِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ إِثْمٌ وَلاتَجَسَّسُوا وَلایَغْتَبْ بَعْضُکُمْ بَعْضاًأَیُحِبُّ أَحَدُکُمْ أَنْ یَأْکُلَ لَحْمَ أَخیهِ مَیْتاً فَکَرِهْتُمُوهُ وَاتَّقُوااللَّهَ إِنَّ اللَّهَ تَوَّابٌ رَحیمٌ(۱۲)

ترجمہ: اے صاحبانِ ایمان زیادہ گمانوں سے اجتناب کرو بیشک بعض گمان گناہ ہوتے ہیں اور تجسّس نہ کیا کرو اور ایک دوسرے کی غیبت نہ کرو کیا تم میں سے کوئی یہ بات پسند کرے گا کہ وہ اپنے مُردہ بھائی کا گوشت کھائے جبکہ تم لوگ اس کام کو ناپسند کرنے والے ہو اور اللہ سے ڈرو بیشک اللہ بہت زیادہ توبہ کو قبول کرنے والا مہربان ہے۔(سورہ حجرات آیہ ۱۲)

۲۔اسْتَغْفِرْلَهُمْ أَوْلاتَسْتَغْفِرْلَهُمْ إِنْ تَسْتَغْفِرْلَهُمْ سَبْعینَ مَرَّةً فَلَنْ یَغْفِرَاللَّهُ لَهُمْ ذلِکَ بِأَنَّهُمْ کَفَرُوابِاللَّهِ وَ رَسُولِهِ وَاللَّهُ لایَهْدِي الْقَوْمَ الْفاسِقینَ(۸۰)

ترجمہ: (اے نبی) تم ان لوگوں کے لئے استغفار کرو یا نہ کرو بلکہ اگر ستّر مرتبہ بھی استغفار کروگے تو اللہ اُنہیں نہیں بخشے گا کیوں کہ انھوں نے اللہ و رسول کا انکار کیا اور اللہ فاسق قوم کی ہدایت نہیں کرتا ہے۔(سورہ توبہ آیہ ۸۰)

۳۔إِنَّ الَّذینَ یُحِبُّونَ أَنْ تَشیعَ الْفاحِشَةُ فِي الَّذینَ آمَنُوالَهُمْ عَذابٌ أَلیمٌ فِي الدُّنْیاوَالْآخِرَةِوَاللَّهُ یَعْلَمُ وَأَنْتُمْ لاتَعْلَمُونَ(۱۹)

ترجمہ: بیشک جو لوگ صاحبانِ ایمان کے درمیان برائی پھیلانے کو پسند کرتے ہیں ان کے لئے درد ناک عذاب ہے دنیا اورآخرت دونوں میں اور اللہ جانتا ہے اور تم لوگ نہیں جانتے ہو۔(سورہ نورآیہ ۱۹)

روایات میں گناہوں کی بخشش کا ذکر

۱۔"قال الصادق علیہ السّلام:اذارایتم العبدمُتفقداًلذنوب الناس ناسیاً لذنوبہ فاعلموااانہ قد ذکربہ"

ترجمہ:امام صادق علیہ السلام نے ارشادفرمایا:جب تم لوگ کسی کو دیکھو کہ وہ دوسروں میں عیب تلاش کررہاہے اور اپنے عیوب کو بھولے بیٹھاہے تو جان لوکہ اُسے یقیناً یاد دہانی کرائی جاچکی ہے۔(وسائل الشیعہ ج۱۵ص۲۹۲)

۲۔"قال علی علیہ السّلام:من ابصرنفسہ لم یعِب احداً"

ترجمہ: حضرت علی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:جو اپنے نفس سے آگاہی رکھتاہے وہ دوسروں میں عیب نہیں نکالتاہے۔(غررالحکم ص۲۳۴)

۳۔"قال الصادق علیہ السّلام:لاتنظروافی عیوب الناس کالارباب وانظروا فی عیوبکم کھیئۃالعبید"

ترجمہ: امام صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: لوگوں کے عیوب کو سرداروں کی مانند نہ دیکھو اور اپنے عیوب کو غلام کی مانند دیکھو۔ (بحار ج ۷۵ ص ۲۸۴)

تیسرا مطلب: اعمال کے قبول ہونے کے بارے میں ہے:

کیوں کہ اعمال کی قبولیت کا پہلا مرحلہ گناہوں سے پرہیز کرنا ہے اسی لئے ہم یہاں پر اُن گناہوں کا تذکرہ کریں گے جو نیک اعمال قبول ہونے میں مانع ہوتے ہیں جیساکہ ہم دعاء کمیل میں یوں دعا کرتے ہیں: اللھم اغفرلی الذنوب التی تحبس الدعااللھم اغفر لی الذنوب التی تقطع الرجاء)

ترجمہ: اے اللہ میرے اُن گناہوں کو بخش دے جو دعاؤں کی قبولیت میں مانع ہوتے ہیں اور تجھ سے اُمید کو ختم کر دیتے ہیں لہٰذا جب ایسے گناہوں سے اجتناب ہوگا اور اللہ سے اُمید وابسطہ ہو گی تو پھر دیگر اعمال بھی قبول ہوں گے۔

قرآن میں گناہوں کی بخشش کی شرائط

۱۔ایمان و تقویٰ: وَلَوْأَنَّ أَهْلَ الْقُرى آمَنُواوَاتَّقَوْالَفَتَحْناعَلَيْهِمْ بَرَكاتٍ مِنَ السَّماءِوَالْأَرْضِ وَلكِنْ كَذَّبُوافَأَخَذْناهُمْ بِماكانُوايَكْسِبُونَ)

ترجمہ: اور اگر اہلِ قریہ ایمان لے آتے اور تقویٰ اختیار کر لیتے تو ہم بھی ان پر زمین اور آسمان سے برکتوں کے دروازے کھول دیتے لیکن انھوں نے تکذیب کی تو ہم نے ان کو ان کے اعمال کی گرفت میں لے لیا۔ (سورہ اعراف آیہ ۹۶)

۲۔گناہ سے دوری: ا۔وَذَرُواظاهِرَالْإِثْمِ وَباطِنَهُ إِنَّ الَّذينَ يَكْسِبُونَ الْإِثْمَ سَيُجْزَوْنَ بِماكانُوايَقْتَرِفُونَ(۱۲۰)

ترجمہ: اور چھوڑ دو تم لوگ ظاہری اور باطنی تمام گناہوں کو بیشک جو لوگ گناہ کے مرتکب ہوتے ہیں عنقریب اُنہیں اُن کی سزاء دی جائے گی۔ (سورہ انعام آیہ ۱۲۰)

۲-ظَهَرَالْفَسادُفِي الْبَرِّوَالْبَحْرِبِماكَسَبَتْ أَيْدِي النَّاسِ لِيُذيقَهُمْ بَعْضَ الَّذي عَمِلُوالَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ(٤١)

ترجمہ: فساد ظاہر ہوا خشکی اور تری میں جو خود لوگوں کے اپنے اعمال کا نتیجہ ہے تاکہ اللہ ان کے بعض اعمال کا مزہ چکھایا جائے جو انھوں نے انجام دیئے تھے تاکہ لوگ پلٹ آئیں۔ (سورہ روم آیہ ۴۱)

۳۔گناہوں پر توبہ کرنا اور اصلاح کرنا: كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ أَنَّهُ مَنْ عَمِلَ مِنْكُمْ سُوءاً بِجَهالَةٍ ثُمَّ تابَ مِنْ بَعْدِهِ وَأَصْلَحَ فَأَنَّهُ غَفُورٌرَحيمٌ(٥٤)

ترجمہ: اور جب تمہارے پاس آئیں وہ لوگ جو ہماری آیات پر ایمان رکھتے ہیں تو کہو کہ تم لوگوں پر سلام ہو تمہارے پروردگار نے اپنے اوپر رحمت کو لکھ لیا ہے بیشک تم میں سے جو بھی نادانستہ طور پر گناہ کا مرتکب ہو جائے پھر اُس کے بعد توبہ کرلے اور اپنی اصلاح کرلے تو بیشک اللہ بڑا بخشنے والا و نہایت مہربان ہے۔ (سورہ انعام آیہ ۵۴)

روایات میں گناہوں کی بخشش کی شرائط

۱۔حلال رزق وروزی کاحاصل کرنا:"قال النبی صلی اللہ علیہ والہ:من احب ان یستجاب دعائہ فلیطیب مطعمہ ومکسبہ)

ترجمہ: نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشادفرمایا: جو یہ چاہتاہے کہ اس کی دعا قبول ہو اُسے چاہیئے کہ اپنی غذااور اپنی کمائی کو پاک وپاکیزہ کرے۔ (بحارج ۹۳ص ۲۷۳)

۲۔دعاکی اجابت پر یقین رکھنا:قال النبی(ص):ادعواللہ وانتم موقنون بالاجابۃ واعلمواان اللہ لایقبل دعائہ من قلب غافل)

ترجمہ: نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشادفرمایا: اللہ کو اجابت کے یقین کے ساتھ پکارواور یادرکھو کہ اللہ غافل قلب کی دعا کو قبول نہیں کرتاہے۔ (بحارج ۷۴ص ۱۷۵)

۳۔"قال الباقرعلیہ السّلام:ان العبدلیسئل الحاجۃ من حوائج الدنیا فیکون من شان اللہ قضائھاالیٰ اجل قریب اووقت بطیئ فیذنب العبد عندذالک ذنباً فیقول اللہ للملک الموکل بحاجتہ لاتُنجز لہ حاجتہ واحرمہ ایاھا فانہ تعرض لسخطی واستوجب الحرمان منی"

ترجمہ:امام باقرعلیہ السلام نے ارشاد فرمایا: بیشک بندہ جب بھی اللہ سے دنیاوی کوئی حاجت مانگتاہے تواللہ کی شان یہ ہے کہ یاوہ جلد یاکچھ فاصلے سے اس کی حاجت کو پورا کرے لیکن اس دوران جب بندہ گناہ کر بیٹھتاہے تواللہ تعالیٰ نے جس فرشتہ کو لوگوں کی حاجات پوری کرنے پرمامور کیا ہوتا ہے اس سے کہتا ہے کہ اس بندے کی حاجت کو پورانہ کرواسے اس سے محروم رکھو کیوں کہ یہ میرے غضب کا موجب بناہے اور خود اپنی دعا کی مقبولیت سے محرومی کا سبب بناہے۔(بحارج۷۰ص۳۶۰)

دعاکی اجابت کے آداب

روایاتِ معصومینؑ سے جو دعاؤں کی مقبولیت کے آداب ملتے ہیں ہم اُنہیں یہاں پر خلاصتاً ذکر کررہے ہیں۔۱۔بسم اللہ سے دعاکاشروع کرنا ۲۔پہلے اللہ کی حمدوثنا کرنا ۳۔نبی وآل نبی (علیہم السلام) کویاد کرنا۴۔نبی وآل نبی (علیہم السلام) کو واسطہ قراردینا ۵۔خضوعوخشوع کے ساتھ دعا کرنا۶۔دعاسے پہلے دورکعت نمازپڑھنا ۷۔اپنی حاجت کواللہ کی قدرت سے بالاترنہ جاننا ۸۔بلندہمت رکھنا

۹۔دوسروں کے لئے بھی دعا کرنا۱۰۔اجتماعی طور پر دعا کرنا۱۱۔دعا کے قبول ہونے پر اطمینان رکھنا ۱۲۔دعا کی مقبولیت میں اللہ سے اسرار کرنا۱۳۔اپنی حاجات کا ذکر کرنا۱۴۔ نبی وآل نبی (علیہم السلام) پر دعا سے پہلے وآخر درود بھیجنا۔

ماہ رمضان کا ستائیسواں دن

ستائیسویں شب کی مخصوص نماز: ۴ رکعت ہے دو دو رکعت کرکے جس کی ہر رکعت میں حمد کے بعد سورہ ملک پڑھنا ہے اور اگر یہ نہ پڑھ سکیں تو ۲۵ مرتبہ سورہ توحید پڑھنا ہے۔

ستائیسویں روزہ کا ثواب:قال النبی صلی اللہ علیہ والہ:یوم سبعۃ وعشرین فکانما نصرتم کل مومن ومومنۃ وکسوتھم سبعین الف عار وخدمتم الف مرابط وکانما قراتم کل کتاب انزل اللہ عزوجل علی انبیائہ

ترجمہ: نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: ستائیسواں روزہ رکھنے والا ایسا ہے گویا اُس نے تمام مومن ومومنات کی مدد کی ہو اور ستر ہزار برہنہ افراد کو لباس پہنایا ہو اور ہزار مجاہدینِ فی سبیل اللہ کی خدمت کی ہو اور اللہ کی جانب سے انبیا پر نازل ہونے والی ہر کتب آسمانی کی تلاوت کی ہو۔ (فضائل الاشہر الثلاثۃ (شیخ صدوق) ج ۲ ص ۸۱)

ستائیسویں روزہ کی دعا:اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِي فِيهِ فَضْلَ لَيْلَةِالْقَدْرِوَصَيِّرْأُمُورِي فِيهِ مِنَ الْعُسْرِ إِلَى الْيُسْرِوَاقْبَلْ مَعَاذِيرِي وَحُطَّ عَنِّيَ الذَّنْبَ وَ الْوِزْرَ يَارَءُوفابِعِبَادِهِ الصَّالِحِينَ)

ترجمہ:اے اللہ اس ماہ مجھے شب قدر کی فضیلت پانے کی توفیق عنایت فرمااور میرے امور کو مشکلات سے آسانی میں تبدیل کردے اور میرے عذر کو قبول فرما اور مجھ سے گناہوں اور خطاؤں کو مٹادے اے اپنے صالح بندوں پر مہربان۔

دعاکی شرح وتفسیر:اس دعا میں اللہ تعالیٰ سے تین چیزیں طلب کی گئی ہیں ا۔شب قدر کی فضیلت ۲۔امور کی آسانی ۳۔گناہوں کی بخشش۔

پہلا مطلب:شب قدر کے بارے میں ہے:

قرآن میں شب قدر کی عظمت

آیت:بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ابتدااللہ کے نام سے جو بڑا مہربان و نہایت رحم والا ہے

إِنَّاأَنْزَلْناهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ(١) بیشک ہم نے قرآن کو شبِ قدر میں نازل کیا۔
وَمَاأَدْرَاكَ مَالَيْلَةُ الْقَدْرِ(٢)اور تمہیں کیا معلوم کہ شبِ قدر کیا ہے۔
لَيْلَةُ الْقَدْرِخَيْرٌمِنْ أَلْفِ شَهْرٍ(٣)شبِ قدر ہزار راتوں سے زیادہ بہتر ہے۔

تَنَزَّلُ الْمَلائِكَةُ وَالرُّوحُ فِيهَابِإِذْنِ رَبِّهِمْ مِنْ كُلِّ أَمْرٍ(٤) جس رات فرشتے اور روح الامین نازل ہوتے ہیں اپنے پروردگار کے اذن سے تمام امور کو لیکر۔
سَلامٌ هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ(٥) سلامتی ہو اس رات پر فجر کے طلوع ہونے تک۔(سورہ قدر)

روایات میں شب قدر کی عظمت

۱۔"قال الصادق علیہ السّلام:لیلۃ القدر ھی اول السنۃ وھی آخرھا"

ترجمہ:امام صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: شب قدر آئندہ سال کی ابتدا اور گذشتہ سال کی انتہا ہے۔(خصال ج۲ص۵۱۹)

۲۔"قال الصادق علیہ السّلام:کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ اذادخل العسرالاواخر شدالمئزرواجتنب النساء واحیاءالیل وتفرغ للعبادۃ"

ترجمہ:امام صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:جب بھی ماہ رمضان کا آخر ہوتا تھا تو رسول اللہ(ص) کمر کو باندھ لیتے تھے اور ازواج سے دوری اختیار کرتے تھے اور شب داری کیا کرتے تھے اور ہر دنیاوی کام سے دور ہو کر اپنے آپ کو عبادت کے لئے تیار کر لیتے تھے(اصول کافی ج۴ص۱۵۵)

٣۔"قال الباقرعلیہ السّلام:اذا کانت لیلۃُ اِحدی وعشرین وثلاث وعشرین اخذ فی الدُعاءِ حتٰی یزول الیل فاذا الیلُ فاذا زال الیل صلی"

ترجمہ: فضل بن یسار نامی صحابی نقل کرتے ہیں کہ جب بھی ماہ رمضان کی شب ۲۱و۲۳ ہوتی تھی تو امام باقر(ع)اول شب سے آدھی رات تک دعائیں کرتے ہوئے گزارتے تھے اور آدھی رات سے نماز میں مشغول ہو جایا کرتے تھے۔(اصول کافی ج۴ص۱۵۵خصال ج۲ص۵۱۹)

دوسرا مطلب: دنیوی واُخروی اُمور کی آسانی کے بارے میں:

قرآن میں دنیوی واُخروی اُمور کی آسانی کا تذکرہ

۱۔إِنَّ مَعَ الْعُسْرِيُسْراً(٦)ترجمہ: بیشک تکلیف کے ساتھ آسانی ہے۔(سورہ شرح آیہ ٦)

۲۔یاأَيُّهَاالَّذينَ آمَنُواإِنْ تَنْصُرُواالله يَنْصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ أَقْدامَكُمْ(٧)

ترجمہ:اے صاحبانِ ایمان اگر تم لوگ اللہ کی مدد کروگے تو اللہ تم لوگوں کی مدد کرے گا اور تمہیں ثابت قدم رکھے گا۔(سورہ محمد آیہ ۷)

۳۔أَحَسِبَ النَّاسُ أَنْ يُتْرَكُواأَنْ يَقُولُوآمَنَّاوَهُمْ لايُفْتَنُونَ(۲)

ترجمہ:کیالوگوں نے یہ گمان کر رکھا ہے کہ وہ چھوڑ دیئے جائیں گے صرف یہ کہکر کہ ہم ایمان لے آئے اور اُنہیں آزمایا نہیں جائے گا۔

وَلَقَدْفَتَنَّاالَّذينَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَلَيَعْلَمَنَّ اللَّهُ الَّذينَ صَدَقُواوَلَيَعْلَمَنَّ الْكاذِبينَ(۳)

ترجمہ: اور بیشک ہم نے ان سے پہلے والوں کو بھی آزمایا تھا اور اللہ تو اُنہیں بھی جانتا ہے جنہوں نے سچ بولا اور اللہ جھوٹ بولنے والوں کو بھی جانتا ہے۔ (سورہ عنکبوت آیہ ۲و۳)

روایات میں دنیوی واُخروی اُمور کی آسانی کا تذکرہ

۱۔عن النبي صلّى الله عليه و آله- قال:وأعلم أنّ مع الصّبرالنّصروأنّ الفرج مع الكرب،وأنّ مع العسر يسرا

ترجمہ: نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشادفرمایا: یاد رکھو بیشک صبر کے ساتھ نصرت اور بیشک درد کے ساتھ آرام اور بیشک سختی کے بعد آسانی ہے۔ (من لایحضرہ الفقیہ ج۴ص ۲۹۶، ح۸۹۶)

۲۔عن النبي صلى الله عليه وآله:قال لي جبرئيل:يقول الله تعالى:خلقت عسراواحداوخلقت يسرين، فلن يغلب عسر يسرين

ترجمہ: نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشادفرمایا: مجھ سے جبرئیل نے کہا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں نے ایک سختی اور دوآسانیوں کو خلق کیا ہے لہٰذا ایک سختی دوآسانیوں پر غالب نہیں آسکتی ہے۔ (تفسیر نورالثقلین، ج۵، ص: ۶۰۴)

۳۔عن أمير المؤمنين عليه السلام قال:انى لأعرف آيتين من كتاب الله المنزل يكتبان للمرأةإذاعسرعليها ولدهايكتبان في رق ظبي وتعلقه عليهافي حقويها«بسم الله و بالله إِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْراً إِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْراً

سبع مرات یاأَیُّهَاالنَّاسُ اتَّقُوارَبَّکُمْ إِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَیْءٌ عَظِیمٌ یَوْمَ تَرَوْنَهاتَذْهَلُ کُلُّ مُرْضِعَةٍعَمَّاأَرْضَعَتْ وَتَضَعُ کُلُّ ذاتِ حَمْلٍ حَمْلَهاوَتَرَی النَّاسَ سُکاری وَمَاهُمْ بِسُکاریٰ وَلٰکِنَّ عَذابَ اللّٰهِ شَدِیدٌ

ترجمہ: حضرت علی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: بیشک میں کلام الٰہی میں دو آیتیں جانتا ہوں جنہیں اگر حاملہ عورت لکھ کر اپنے گلے میں ڈالے تو اُس کے وضع حمل میں آسانی ہو گی۱۔ سورہ شرح کی آیہ ۵و۶۔ ۲۔ سورہ حج کی آیہ ۱ (تفسیر نور الثقلین، ج۵، ص: ۶۰۴)

تیسرا مطلب: گناہوں کی بخشش کے بارے میں ہے:

قرآن میں گناہوں کی بخشش کے بارے میں

۱-وَماکانَ اللّٰهُ لِیُعَذِّبَهُمْ وَأَنْتَ فیهِمْ وَماکانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ یَسْتَغْفِرُونَ)

ترجمہ: اور اللہ اس وقت تک ان پر عذاب نہیں کرے گا جب تک تم (اے نبی) ان کے درمیان میں ہو اور اسی طرح جب تک وہ لوگ طلبِ استغفار کرتے رہیں گے۔ (سورہ انفال آیہ ۳۳)

۲۔وَمَنْ یَعْمَلْ سُوءاًأَوْیَظْلِمْ نَفْسَهُ ثُمَّ یَسْتَغْفِرِاللّٰهَ یَجِدِاللّٰهَ غَفُوراًرَحیماً(۱۱۰)

ترجمہ: اور جو بھی برا کام کرتا ہے یا اپنے نفس پر ظلم کرتا ہے پھر اللہ سے طلبِ مغفرت کرتا ہے تو وہ اللہ کو بڑا بخشنے والا و نہایت مہربان پائے گا۔ (سورہ نساء آیہ ۱۱۰)

۳۔سَواءٌعَلَیْهِمْ أَسْتَغْفَرْتَ لَهُمْ أَمْ لَمْ تَسْتَغْفِرْلَهُمْ لَنْ یَغْفِرَاللّٰهُ لَهُمْ إِنَّ اللّٰهَ لایَهْدِي الْقَوْمَ الْفاسِقینَ(٦)

ترجمہ: (بُرے لوگوں کے حق میں) برابر ہے چاہے تم اُن کے لئے طلبِ استغفار کرو یا نہ کرو اللہ ہر گز اُنہیں معاف نہیں کرے گا بیشک اللہ نافرمان قوم کی ہدایت نہیں کرتا۔ (سورہ منافقون آیہ ۶۳)

روایات میں گناہوں کی بخشش کے بارے میں

۱۔قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ والہ:مَامِنْ مُؤْمِنٍ أَوْمُؤْمِنَةٍ مَضَى مِنْ أَوَّلِ الدَّهْرِأَوْهُوَ آتٍ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِإِلَّاوَهُمْ شُفَعَاءُلِمَنْ يَقُولُ فِي دُعَائِهِ اللَّهُمَّ اغْفِرْلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَإِنَّ الْعَبْدَلَيُؤْمَرُبِهِ إِلَى النَّارِيَوْمَ الْقِيَامَةِفَيُسْحَبُ فَيَقُولُ الْمُؤْمِنُونَ وَ الْمُؤْمِنَاتُ يَارَبَّنَاهَذَاالَّذِي كَانَ يَدْعُولَنَافَشَفِّعْنَافِيهِ فَيُشَفِّعُهُمُ اللَّهُ فِيهِ فَيَنْجُو

ترجمہ: نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشادفرمایا: جو بھی مومن یا مومنہ اول زمانہ سے ابتک گزر چکے ہیں اور آخر زمانہ تک آنے والے ہیں وہ شفاعت کریں گے اس شخص کے حق میں جو جملہ مومنین و مومنات کے لئے دعا کرتا ہے اور بیشک قیامت کے دن جب کسی کو جہنم میں بھیجنے کا حکم ہوگا اور اُسے جہنم کی طرف لے جایا جائے گا تو وہ سب مومنین و مومنات پکار کر کہیں گے اے ہمارے پروردگار یہ تو وہی ہے جو (دنیا میں) ہمارے لئے دعا کیا کرتا تھا لہٰذا ہم اس کے حق میں سفارش کرتے ہیں تو اللہ اُن کی سفارش کو قبول کرتے ہوئے اُسے نجات دیدے گا۔ (اِمالی صدوق، ص: ۴۵۶)

۲۔ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ والہ:مَرَّ عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ ع بِقَبْرٍ يُعَذَّبُ صَاحِبُهُ ثُمَّ مَرَّ بِهِ مِنْ قَابِلٍ فَإِذَا هُوَ لَيْسَ يُعَذَّبُ فَقَالَ يَا رَبِّ مَرَرْتُ بِهَذَا الْقَبْرِ عَامَ أَوَّلَ فَكَانَ صَاحِبُهُ يُعَذَّبُ ثُمَّ مَرَرْتُ بِهِ الْعَامَ فَإِذَا هُوَ لَيْسَ يُعَذَّبُ فَأَوْحَى اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ إِلَيْهِ يَا رُوحَ اللَّهِ إِنَّهُ أَدْرَكَ لَهُ وَلَدٌ صَالِحٌ فَأَصْلَحَ طَرِيقاً وَ آوَى يَتِيماً فَغَفَرْتُ لَهُ بِمَا عَمِلَ ابْنُهُ قَالَ وَ قَالَ عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ ع إِذَا قِيلَ فِيكَ مَا فِيكَ فَاعْلَمْ أَنَّهُ ذَنْبٌ ذُكِّرْتَهُ فَاسْتَغْفِرِ اللَّهَ مِنْهُ وَ إِنْ قِيلَ فِيكَ مَا لَيْسَ فِيكَ فَاعْلَمْ أَنَّهَا حَسَنَةٌ كُتِبَتْ لَكَ لَمْ تَتْعَبْ فِيهَا

ترجمہ: نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: عیسیٰؑ ایک دفعہ کسی قبر کے قریب سے گزرے جس کے مردے پر عذاب ہو رہا تھا پھر جب دوبارہ اُن کا وہاں سے گزر ہوا تو دیکھا کہ اب اس پر عذاب نہیں ہو رہا ہے تو اس کی وجہ اللہ سے پوچھی تو اللہ نے وحی کی کہ اے روح اللہ کیوں کہ یہ ایک یتیم فرزند دنیا میں چھوڑ کر گیا تھا جس کے نیک عمل کی بنا پر میں نے اسے بخش دیا ہے، پھر عیسیٰ بن مریم اپنے اطراف والوں سے کہتے ہیں کہ یاد رکھو اگر تم لوگوں کے بارے میں کوئی ایسی بات کہی جائے جو تم میں ہو تو سمجھو کہ وہ گناہ ہے جس سے تمہیں یاد کیا گیا ہے لہٰذا اللہ سے اس بارے میں طلب مغفرت کرو اور اگر تمہارے بارے میں کوئی ایسی بات کہی جائے جو تم میں نہیں ہو تو سمجھو کہ یہ نیکی تھی جو تمہارے لئے لکھی گئی ہے اس پر ناراض نہ ہو۔ (اِمالی صدوق، ص: ۵۱۲)

٣۔قال رسول الله صلى الله عليه واله:لأبي ذرألاأدلك على خصلتين هماأخف على الظهروأثقل في الميزان فقال بلى يا رسول الله قال عليك بحسن الخلق وطولالصمت فو الذي نفس محمد بيده ماعملت الخلائق بمثلهما وخصلتان لايجتمعان في مؤمن البخل وسوء الخلق)

ترجمہ: نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے حضرت ابوذر سے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں دو ایسی باتوں کے بارے میں نہ بتاؤں جو برداشت کے لحاظ سے تو آسان ہیں مگر میزان اعمال کے لحاظ سے سنگین ہیں، ابوذر کہتے ہیں کیوں نہیں آپ بتائیں تو نبی (ص) نے فرمایا: ا۔ حُسنِ اخلاق ۲۔ طولانی سکوت، قسم اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے خلائق نے ان جیسی خصوصیات پر عمل نہیں کیا ہے اور یاد رکھو دو خصوصیتیں مومن میں جمع نہیں ہو سکتی ہیں :ا۔ بُخل ۲۔ بداخلاقی۔ (معدن الجواہر ص: ۲۶)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ماہ رمضان کا اٹھائیسواں دن

اٹھائیسویں شب کی مخصوص نماز: ۶ رکعت ہے دو دو رکعت کرکے جس کی ہر رکعت میں حمد کے بعد ۱۰۰ مرتبہ آیۃ الکرسی اور ۱۰۰ مرتبہ سورہ توحید اور ۱۰۰ مرتبہ سورہ کوثر پڑھنا ہے اور ہر نماز کے بعد ۱۰۰ مرتبہ صلوات پڑھنا ہے اور اگر اس طرح نہ پڑھ سکیں تو ۶ رکعت نماز اس طرح سے پڑھنا ہے کہ ہر رکعت میں حمد کے بعد ۱۰ مرتبہ آیۃ الکرسی اور ۱۰ مرتبہ سورہ کوثر اور ۱۰ مرتبہ سورہ توحید پڑھیں اور آخر میں ۱۰۰ مرتبہ صلوات پڑھیں۔

اٹھائیسویں روزہ کا ثواب:"قال النبی صلی اللہ علیہ والہ:یوم ثمانیةوعشرین جعل اللہ لکم في جنةالخلدمائة ألف مدینة من نورو أعطاکم اللہ عزوجل في جنة المأوی مائةألف قصرمن فضةوأعطاکم اللہ عزوجل في جنةالجلال ثلاثة آلاف منبر من مسك في جوف کل منبرألف بیت من زعفرفي کل بیت سریرمن درویاقوت علی کل سریرزوجةمن الحور العین"

ترجمہ: نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: اٹھائیسویں دن کے روزے کے عوض اللہ تعالیٰ تم لوگوں کے لئے جنت الخُلد میں ایک لاکھ نور کے شہر عطا کرتا ہے اور جنت الماویٰ اور جنت الفردوس میں ایک لاکھ چاندی کے محل عطا کرتا ہے اور ہر شہر میں ہزار حجرے

عطا کرتا ہےاور جنت الجلال میں ایک لاکھ مشک کے منبر جن کے اطراف میں ہزار ہزار زعفران کے گھر اور ہر گھر میں ہزار ہزار تخت دُرویاقوت کے اور ہر تخت پر حورالعین کو قرار دیتا ہے۔ (فضائل الاشہر الثلاثۃ (شیخ صدوق) ج ۲ ص ۸۱)

اٹھائیسویں روز کی دعاء:اَللّٰهُمَّ وَفِّرْحَظِّي فِيهِ مِنَ النَّوَافِلِ وَ أَكْرِمْنِي فِيهِ بِإِحْضَارِالْمَسَائِلِ وَقَرِّبْ فِيهِ وَسِيلَتِي إِلَيْكَ مِنْ بَيْنِ الْوَسَائِلِ يَامَنْ لَايَشْغَلُهُ إِلْحَاحُ الْمُلِحِّينَ)

ترجمہ: اےاللہ آج کے دن مجھے وافر مقدار میں نوافل بجالانے کی توفیق عنایت فرمااور مسائلِ دینی کے عمل پر مجھے عزت عطافرمااور تمام وسیلوں کے درمیان میرے وسیلے کو اپنی بارگاہ میں تقرب عطافرمااے وہ ذات جس سے اصرار کرنے والوں کااصرار رُکاوٹ کاسبب نہیں بنتا ہے۔

دعاکی شرح و تفسیر:اس دعامیں میں نوافل واوامر الٰہی کوکامل طریقہ سے بجالانے کے ذریعہ قُربِ الٰہی کو طلب کیاگیاہے:

پہلا مطلب: نوافل کے بارے میں ہے:

قرآن میں نوافل کا ذکر

قرآن میں لفظِ نافلہ مستحب نماز اور اولادِ صالح دونوں کے لئے استعمال ہوا ہے بیشک مستحب اعمال ہوں یا نیک و صالح اولاد یہ دونوں انسان کے لئے باقیات الصالحات حساب ہوتے ہیں۔

١۔وَمِنَ اللَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهِ نَافِلَةً لَكَ عَسٰى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقاماًمَحْمُوداً(٧٩)

ترجمہ: اور رات کے ایک حصّہ میں نماز کے ساتھ بیدار رہو یہ تمہارے لئے فائدہ مند ہے عنقریب تمہارا پروردگار تمہیں قابلِ تعریف مقام تک پہنچادے گا۔(سورہ اسراء آیہ ٧٩)

٢۔وَوَهَبْنَالَهُ إِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ نَافِلَةًوَكُلاًّجَعَلْنَاصَالِحِينَ (٧٢)

ترجمہ: اور ہم نے ابراہیم کو اسحاق اور پھر یعقوب ساعطیہ دیا اور سب کو ہم نے صالح قرار دیا۔(سورہ انبیاء آیہ ٧٢)

روایات میں نوافل کا ذکر

۱۔"الفضیل:سئل اباجعفر صلی اللہ علیہ والہ:عن قول اللہ عزوجل:الذین هم علیٰ صلوٰتهم یُحافظون،قال:هی الفریضۃ:قلتُ: الذین هم عن صلوٰتهم دائمون،قال:هی النافلۃُ)

ترجمہ: فضیل کہتے ہیں کہ امام باقرعلیہ السلام سے مذکورہ دو آیات(۱۔ هم علیٰ صلوٰتهم یُحافظون۲- هم عن صلوٰتهم دائمون) کے بارے میں سوال کیاگیا تو آپؑ نے فرمایا:پہلی آیت میں نمازِ واجب اور دوسری میں نمازِ مستحب مراد ہے۔(اصول کافی ج۳ص۲۶۹ح۱۲)

۲۔"قال النبی(ص):اِن للقلوب اقبالًاوادباراًفاذااقبلت فتنفلواواذاادبرت فعلیکم الفریضۃ)

ترجمہ: نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشادفرمایا: قلوب کبھی رغبت رکھتے ہیں کبھی پشت کرتے ہیں جب رغبت رکھیں تونوافل کو بھی انجام دو اور جب پشت کریں تو صرف واجبات پر اکتفاء کرو۔(اصول کافی ج۳ص۴۵۴ح۱۶)

٣۔"قال علی(علیہ السلام):لارُخصۃ فی فرض ولاشدۃ فی نافلۃ)

ترجمہ:امام علی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:واجبات میں کوئی چھوٹ نہیں ہے اور مستحبات میں کوئی شدت نہیں ہے۔(بشارۃ المصطفیٰ ص ۲۸)

۴۔"قال علی(علیہ السلام):اذااضرت النوافل بالفرائض فارفضوھا)

ترجمہ:امام علی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:جب مستحبات واجبات کے لئے ضرر کا باعث ہوں تواُنہیں چھوڑ دو۔(شرح نہج البلاغہ ابن ابی الحدید ج۱۹ص۱۷۰)

۵۔"قال علی(علیہ السلام):لاقُربۃبالنوافل اذااضرت بالفرائض)

ترجمہ:امام علی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:ایسے مستحبات سے بالکل تقرب حاصل نہیں ہوسکتا جن سے واجبات کو ضرر پہنچے۔(شرح ابن ابی الحدید ج۱۸ص۱۵۸)

دوسرا مطلب: اوامرِ الٰہی کے بارے میں ہے:

قرآن میں اوامرِ الٰہی کے بارے میں

۱۔قُلْ تَعالَوْاأَتْلُ ماحَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ أَلاَّتُشْرِكُوابِهِ شَيْئاً وَبِالْوالِدَيْنِ إِحْساناًوَلاتَقْتُلُوا أَوْلادَكُمْ مِنْ إِمْلاقٍ نَحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَإِيَّاهُمْ وَلاتَقْرَبُواالْفَواحِشَ ماظَهَرَمِنْهاوَمابَطَنَ وَلاتَقْتُلُواالنَّفْسَ الَّتي حَرَّمَ اللَّهُ إِلاَّ بِالْحَقِّ ذلِكُمْ وَصَّاكُمْ بِهِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ(۱۵۱)

ترجمہ: کہدو کہ آؤمیں تمہیں بتاؤں کہ تمہارے پروردگار نے کیا حرام کیا ہے خبردار کسی کو اللہ کا شریک نہ بنانا اور ماں باپ کے ساتھ نیک سلوک کرنا اپنی اولاد کو غربت کی بناپر قتل نہ کرنا کیوں کہ ہم تمہیں اور اُن سب کورزق دینے والے ہیں اورگناہ کے قریب بھی نہ جانا چاہے وہ ظاہری گناہ ہوں یا پوشیدہ گناہ ہوں اور کسی ایسے نفس کو جسے اللہ نے محترم قرار دیا ہو قتل نہ کرنا مگر کسی حق کے عوض یہ وہ باتیں ہیں جن کی اللہ نے نصیحت کی ہے تاکہ تم لوگ عقل سے کام لو۔(سورہ سورہ انعام آیہ ۱۵۱)

۲۔قُلْ إِنَّماحَرَّمَ رَبِّيَ الْفَواحِشَ ماظَهَرَمِنْهاوَمابَطَنَ وَالْإِثْمَ وَالْبَغْيَ بِغَيْرِالْحَقِّ وَأَنْ تُشْرِكُوابِاللَّهِ مالَمْ يُنَزِّلْ بِهِ سُلْطاناً وَأَنْ تَقُولُواعَلَى اللَّهِ مالاتَعْلَمُونَ(۳۳)

ترجمہ: کہدو کہ میرے پروردگار نے صرف بدکاریوں کو حرام قرار دیا ہے چاہے وہ ظاہری ہوں یا باطنی اورگناہ اور ناحق زیادتی کرنے اور بغیر دلیل کے کسی کو اللہ کا شریک قرار دینے اور بغیر جانے بوجھے کسی بات کو اللہ کی طرف منسوب کرنے کو بھی حرام قرار دیا ہے۔(سوری اعراف آیہ ۳۳)

۳۔وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبَاتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبَائِثَ وَيَضَعُ عَنْهُمْ إِصْرَهُمْ(۱۵۷)

ترجمہ:اور پاکیزہ چیزوں کو حلال قرار دیتا ہے اور ناپاک چیزوں کو حرام قرار دیتا ہے اور ان پر سے احکام کے سنگین بوجھ کو اُٹھا دیتا ہے۔(سورہ اعراف آیہ ۱۷۸)

روایات میں اوامرِ الٰہی کے بارے میں

ا۔"قال الباقر(علیہ السلام):ان الرجل اذااصاب مالاًمن حرام لم یقبل منہ حج ولاعمرۃولاصلۃرحم حتیٰ انہ یفسدفیہ الفرج)

ترجمہ:امام صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: بیشک جب کوئی شخص مال حرام حاصل کرتا ہے تو اس سے نہ حج نہ عمرہ نہ صلہ رحمی قبول نہیں کیا جاتا ہے حتیٰ اس کی ازدواجی زندگی بھی فاسد ہو جاتی ہے۔(امالی طوسی ص۶۸۰ح ۱۴۴۷)

۲۔"قال النبی صلی اللہ علیہ والہ:اذاوقعت اللُّقمۃُ من حرام فی جوف العبدلعنہ کل ملک فی السماوات والارض)

ترجمہ: نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا:جب کوئی لقمہ حرام کسی کے شکم میں جاتا ہے تو آسمانوں اور زمین کے تمام ملائکہ اس پر لعنت کرتے ہیں۔(مشکاۃُالانوار ص۳۱۵)

۳۔"قال النبی صلی اللہ علیہ والہ:من اکل لُقمۃ من حرام لم تُقبل لہ صلاۃاربعین لیلۃ)

ترجمہ: نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: جو کوئی لقمہ حرام کھاتا ہے تو چالیس دن تک اس کی نماز قبول نہیں ہوتی ہے۔(کنزالعمال ح ۹۲۶۶)

تیسرا مطلب: قُربِ الٰہی کے بارے میں ہے:

قرآن میں قُربِ الٰہی کے بارے میں

۱۔ثُمَّ أَوْرَثْنَاالْكِتابَ الَّذينَ اصْطَفَيْنامِنْ عِبادِنافَمِنْهُمْ ظالِمٌ لِنَفْسِهِ وَمِنْهُمْ مُقْتَصِدٌوَمِنْهُمْ سابِقٌ بِالْخَيْراتِ بِإِذْنِ اللَّهِ ذلِكَ هُوَالْفَضْلُ الْكَبيرُ(۳۲)

ترجمہ: پھر ہم نے اس کتاب کا وارث ان افراد کو قرار دیا جنہیں اپنے بندوں میں سے چن لیا لیکن ان میں سے بعض اپنے نفس پر ظلم کرنے والے ہیں اور بعض معتدِل ہیں اور بعض اللہ کے اذن سے نیکیوں کی طرف سبقت کرنے والے ہیں یہ اللہ کا بہت بڑا فضل ہے۔(سورہ فاطر آیہ ۳۲)

۲۔وَالسَّابِقُونَ السَّابِقُونَ(۱۰) اور سبقت لینے والوں کا کیا کہنا وہ سبقت ہی لینے والے تھے۔

أُولئِكَ الْمُقَرَّبُونَ(۱۱) ایسے ہی لوگ اللہ کے مقرّب ہوتے ہیں۔(سورہ واقعہ آیات ۱۰و۱۱)

۳۔فَأَمَّاإِنْ كانَ مِنَ الْمُقَرَّبينَ(۸۸) اور اگر مرنے والا خدا کے مقرّب بندوں میں سے ہوگا۔

فَرَوْحٌ وَرَيْحانٌ وَجَنَّةُ نَعيمٍ(۸۹) تو اس کے لئے آرام اور سکون اور نعمتوں کے باغات ہوں گے۔(سورہ واقعہ آیات ۸۸و۸۹)

روایات میں قُربِ الٰہی کے بارے میں

۱۔"قال الصادق(علیہ السلام):فی قولہ تعالیٰ: ثم اورثناالکتاب):الظالم یحوم حوم نفسہ والمقتصد یحوم حوم قلبہ والسابق یحوم حوم ربہ عزوجل)

ترجمہ:امام صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:مذکورہ آیت(ثم اورثناالکتاب) کی تفسیر میں کہ ظالم شخص اپنے نفس کے گرد چکر لگاتا ہے اور معتدل انسان اپنے دل کے گرد چکر لگاتا ہے اور سبقت لینے والا شخص اپنے پروردگار کے گرد چکر لگاتا ہے۔(معانی الاخبار ص ۱۰۴ح۱)

۲۔"قال النبی صلی اللہ علیہ والہ:اماالسابق فیدخل الجنۃ بغیر حساب واماالمقتصد فیُحاسب حساباً یسیراً واماالظالم لنفسہ فیُحبس فی المقام ثم یدخل الجنۃ فھم الذین قالوا:الحمد للہ الذی اذھب عناالحزن)

ترجمہ: نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشادفرمایا: سبقت لینے والے بغیر حساب وکتاب کے بہشت میں جائیں گے اور معتدل افراد کا تھوڑا سا حساب وکتاب ہوگا اور ستمگر افراد صحراءِ محشر میں روکے جائیں گے پھر بہشت میں بھیجے جائیں گے یہ وہی لوگ ہوں گے جو یہ کہیں گے کہ: تمام تعریفیں اس اللہ کی جس نے ہم سے غم وحزن کو دور کیا۔(مجمع البیان ج۸ص۶۳۸)

۳۔"قال الصادق(علیہ السلام):ثلاثۃ ھم اقرب الخلق الی اللہ یوم القیامۃ حتیٰ یفرغ الناس من الحساب:۱-رجل لم تدعہ قدرتہ فی حال غضبہ الیٰ ان یحیف علیٰ من تحت یدیہ ۲-رجل مشیٰ بین اثنین فلم یملُ مع احدھماعلی الآخر بشعیرۃ ۳-رجل قال الحق فیما لہ وعلیہ)

ترجمہ:امام صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: تین افراد روز قیامت تمام مخلوق میں اللہ کے مقرب ترین افراد ہوں گے یہاں تلک کہ تمام مخلوق حساب وکتاب سے فارغ ہو جائے:ا۔وہ شخص جو غصہ کی حالت میں بدلہ لے سکنے کے باوجود بدلہ نہ لے ۲۔وہ شخص جو دوافراد کے درمیان چل رہاہو مگر ایک جو کے دانہ کے برابر بھی کسی ایک کے لئے بھی ملالت کا باعث نہ ہو ۳۔جو شخص حق بات کہئے چاہے اس کے فائدے میں یا نقصان میں تمام ہورہی ہو۔(الخصال ص۸۱ح۵)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ماہ رمضان کا اُنتیسواں دن

اُنتیسویں شب کی مخصوص نماز: دو رکعت ہے جس کی ہر رکعت میں سورہ حمد کے بعد ۲۰ مرتبہ سورہ توحید پڑھنا ہے۔

اُنتیسویں روزہ کا ثواب:"قال النبی صلی اللہ علیہ والہ:فإذاكان يوم تسعةوعشرين أعطاكم الله عزوجل ألف ألف محلةفي جوف كل محلةقبةبيضاءفي كل قبةسريرمن كافورأبيض على ذلك السريرألف فراش من السندس الأخضرفوق كل فراش حوراءعليهاسبعون ألف حلةوعلى رأسهاثمانون ألف ذؤابةمكللةبالدروالياقوت

ترجمہ: نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: جب اُنتیسویں کا دن ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ تم لوگوں کے لئے ہزار ہزار محلے قرار دیتا ہے جن کے درمیان سفید نورانی گنبد قرار دیتا ہے اور ہر گنبد میں ایک سفید کافور کا تخت قرار دیتا ہے جس پر ہزار سبز سندس کے قالین ڈلے ہوں گے اور ہر قالین پر خوبصورت حور کالی آنکھوں والی ستر ہزار قسم کے لباس سے آراستہ بیٹھی ہوں گی اور اُنہیں اسی ہزار دُر و یاقوت سے مُزین پردوں سے ڈھانپا گیا ہوگا۔(فضائل الاشھر الثلاثۃ(شیخ صدوق) ج ۲ ص ۸۱)

اُنتیسویں روز کی دعاء:اَللّٰهُمَّ غَشِّنِي فِيهِ بِالرَّحْمَةِ وَارْزُقْنِي فِيهِ التَّوْفِيقَ وَالْعِصْمَةَ وَطَهِّرْقَلْبِي مِنْ غَيَاهِبِ التُّهَمَةِ يَارَحِيما بِعِبَادِهِ الْمُؤْمِنِينَ)

ترجمہ: اے اللہ آج کے دن مجھے اپنی رحمت کے سائے میں ڈھانپ لے اور گناہ سے بچنے کی توفیق عطافرما اور میرے قلب کو تُہمتوں کی تاریکیوں سے پاک کردے اے اپنے مومن بندوں پر مہربان ذات۔

دعا کی شرح و تفسیر: اس دعا میں توفیقِ الٰہی اور گناہوں کی بخشش اور طہارتِ قلبی اور تُہمت کے گناہ سے بچنے کو طلب کیا گیا ہے۔

پہلا مطلب: توفیقِ الٰہی کے بارے میں ہے:

قرآن میں توفیق الٰہی کا تذکرہ

ا۔قالَ يا قَوْمِ أَرَأَيْتُمْ إِنْ كُنْتُ عَلى بَيِّنَةٍ مِنْ رَبِّي وَرَزَقَني مِنْهُ رِزْقاًحَسَناً وَمَاأُرِيدُأَنْ أُخالِفَكُمْ إِلى مَاأَنْهاكُمْ عَنْهُ إِنْ أُرِيدُإِلاَّالْإِصْلاحَ مَااسْتَطَعْتُ وَمَاتَوْفِيقِي إِلَّا بِاللَّهِ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ أُنِيبُ)

ترجمہ: شعیب نے کہا کہ اے قوم والوں تمہارا کیا خیال ہے اگر میں اللہ کی جانب سے روشن دلیل پر ہوں اور اس نے مجھے اپنی جانب سے بہترین رزق عطا کیا ہے اور میں یہ بھی نہیں چاہتا ہوں کہ جس چیز سے تم لوگوں کو منع کرتا ہوں میں خود اس کے خلاف عمل کروں میں تو

صرف اصلاح چاہتا ہوں جہاں تک میرے امکان میں ہو میری توفیق صرف اللہ سے وابستہ ہے اسی پر میرا اعتماد ہے اور اسی کی طرف مجھے پلٹایا جائے گا۔ (سورہ ہود آیہ ۸۸)

۲۔إِنْ يَنْصُرْكُمُ اللَّهُ فَلا غالِبَ لَكُمْ وَإِنْ يَخْذُلْكُمْ فَمَنْ ذَاالَّذي يَنْصُرُكُمْ مِنْ بَعْدِهِ وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ)

ترجمہ: اگر اللہ تم لوگوں کی مدد کرے تو تم لوگوں پر کوئی غالب نہیں آسکتا اور اگر اللہ تم لوگوں کو رُسوا کرنا چاہے تو اللہ کے بعد کون ہے جو تمہاری مدد کرے گا لہٰذا صاحبانِ ایمان کو چاہیئے کہ اللہ ہی پر بھروسہ کریں۔ (سورہ آل عمران آیہ ۱۶۰)

روایات میں توفیق الٰہی کا تذکرہ

۱۔"قال علی (علیہ السلام):عباداللہ سلواالله الیقین فاِن الیقین راس الدین وارغبوا الیہ فی التوفیق فانہ راس وثیق)

ترجمہ: امام علی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: اے اللہ کے بندوں اللہ سے یقین طلب کرو کیوں کہ یقین دین کی اساس ہے اور اللہ ہی سے توفیق طلب کرو کیوں کہ توفیقِ الٰہی محکم بنیاد ہے۔ (تحف العقول ص ۱۵۰)

۲۔"قال زین العابدین(علیہ السلام):فی دعائہ:اللھم وانطقنی بالھدیٰ والھمنی التقویٰ ووفقنی للتی ھی ازکیٰ واستعملنی بماھوارضیٰ)

ترجمہ: امام زین العابدین علیہ السلام اپنی دعا میں فرماتے ہیں: اے اللہ میری زبان میں گویائی دے اور مجھے تقویٰ عطافرمااور مجھے پاکیزہ کاموں کی توفیق عطافرمااور مجھے ایسے کام کرنے کی توفیق عطافرما جن میں تیری رضایت ہو۔ (صحیفہ سجادیہ دعا نمبر ۲۰)

۳۔"قال علی(علیہ السلام):ایھاالناس:انہ من ااستنصح اللہ وُفق ومن اتخذ قولہ دلیلاً ھدی للتی ھی اقوم فاِن جاراللہ آمن وعدوہ خائف)

ترجمہ:امام علی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:اے لوگوں بیشک جو اللہ سے نصیحت طلب کرتا ہے تو وہ اس کی توفیق پاتا ہے اور جو اپنی گفتار کو اپنا رہنما قرار دیتا ہے تو وہ محکم راہ پاتا ہے کیوں کہ اللہ والے اللہ کی امان میں رہتے اور اللہ کے دشمن ہراساں ہوتے ہیں۔(نہج البلاغہ خ ۱۴۷)

دوسرا مطلب:گناہوں کی بخشش کے بارے میں ہے:

قرآن میں گناہوں کی بخشش کا تذکرہ

۱-الَّذينَ يُنْفِقُونَ فِي السَّرَّاءِوَالضَّرَّاءِوَالْكاظِمينَ الْغَيْظَ وَالْعافينَ عَنِ النَّاسِ وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنينَ(۱۳٤)

ترجمہ:جو لوگ آرام و سختی ہر حال میں انفاق کرتے ہیں اور غصہ کو پی جاتے ہیں اور در گزر سے کام لیتے ہیں اور اللہ ایسے نیکوکاروں کو دوست رکھتا ہے۔(سورہ آل عمران آیہ ۱۳۴)

۲-وَلايَأْتَلِ أُولُواالْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ أَنْ يُؤْتُواأُولِي الْقُرْبى وَالْمَساكينَ وَالْمُهاجِرينَ في سَبيلِ اللَّهِ وَلْيَعْفُوا وَلْيَصْفَحُواأَلا تُحِبُّونَ أَنْ يَغْفِرَاللَّهُ لَكُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌرَحِيمٌ(۲۲)

ترجمہ:اور تم میں سے جو بھی صاحبِ فضیلت اور مالدار ہے وہ کوتاہی نہ کرے عطا کرنے کے لحاظ سے اپنے رشتہ داروں ، مسکینوں اور اللہ کی راہ میں ہجرت کرنے والوں کو اور اُسے چاہیئے کہ

معاف کرے اور درگذر کرے کیا تم لوگ نہیں چاہتے ہو کہ اللہ تم لوگوں کو بخش دے اور اللہ بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔(سورہ نور آیہ ۲۲)

۳۔إِنْ تُبْدُواخَيْراًأَوْتُخْفُوهُ أَوْتَعْفُواعَنْ سُوءٍ فَإِنَّ اللَّهَ كانَ عَفُوًّاقَديراً(١٤٩)

ترجمہ: اگر تم لوگ نیک کام کوظاہر میں یا مخفی انجام دو یا کسی برائی سے درگذر کرو تو بیشک اللہ بھی درگذر کرنے والا صاحبِ اختیار ہے۔(سورہ نساء آیہ ۱۴۹)

روایات میں گناہوں کی بخشش کا تذکرہ

ا۔"قال النبی صلی اللہ علیہ والہ:الاأُخبرکم بخیرخلائق الدنیاوالآخرۃ؟ العفوعمن ظلمک وتصل من قطعک والاحسان الیٰ من اساء الیک واعطاء من حرمک)

ترجمہ: نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشادفرمایا: کیامیں تم لوگوں کودنیا وآخرت کی بہترین خوبیوں کے بارے میں خبر نہ دوں؟جوکہ درگزر کرناہےاس سے جو تم پر ظلم کرے اور صلہ رحمی رکھناہےاس سے جو تم سے قطع رحمی کرےاور نیکی کرناہےاس سے جو تمہارے ساتھ بُراسلوک کرے اور اس کی مدد کرناہے جو تمہاری مدد نہیں کرے۔(اصول کافی ج۲ص۱۰۷ح۱)

۲۔"قال النبی صلی اللہ علیہ والہ:اذاعنت لکم غصبۃفادرؤھابالعفوانہ ینادی منادیوم القیامۃ:من کانت لہ علی اللہ اجرفلیقم فلایقوم الاالعافون،الم تسمعواقولہ تعالیٰ:فمن عفاواصلح فاجرہ علی اللہ)

ترجمہ: نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشادفرمایا:جب بھی تم لوگوں کو غصہ آئے تو درگزر سے کام لیکر غصہ کواپنے سے دور کرو کیوں کہ روز قیامت مُنادی ندادے گا کہ جس کا بھی اللہ پر کوئی حق ہے وہ اُٹھے تو سوائے بخشنے والے افرادکے کوئی نہیں اُٹھ سکے گا کیا تم لوگوں نے یہ نہیں سناہے کہ جو درگزر سے کام لیتاہے اوراصلاح کرتاہے اس کا اجر اللہ پر ہے۔(اعلام الدین ص۳۳۷)

۳۔"قال النبی صلی اللہ علیہ والہ:علیکم بالعفوفان العفولایزیدالعبد الاعز افتعافوا یعزکم اللہ

ترجمہ: نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشادفرمایا: تم لوگوں کو درگزر سے کام لینے کی تاکید کرتاہوں کیوں یہ کام انسان کی عزت میں اضافہ کرتاہے لہٰذا درگزر کروتاکہ اللہ تم لوگوں کو عزت عطا کرے۔(اصول کافی ج۲ص۱۰۸ح۵)

تیسرا مطلب: طہارتِ قلبی کے بارے میں ہے:

قرآن میں طہارتِ قلبی کا تذکرہ

۱۔إِذْيُغَشِّيكُمُ النُّعاسَ أَمَنَةً مِنْهُ وَيُنَزِّلُ عَلَيْكُمْ مِنَ السَّماءِمَاءًلِيُطَهِّرَكُمْ بِهِ وَيُذْهِبَ عَنْكُمْ رِجْزَالشَّيْطانِ وَلِيَرْبِطَ عَلى قُلُوبِكُمْ وَيُثَبِّتَ بِهِ الْأَقْدامَ)

ترجمہ: یاد کروجب اللہ نے تم لوگوں پر نیند غالب کی جو تم لوگوں کے لئے باعثِ سکون تھی اور آسمان سے پانی نازل کیاتاکہ تمہیں پاکیزہ بنادے اور شیطانی وسوسوں کو تم لوگوں سے دور کردے اور تمہارے دلوں کو مضبوط بنادے اور تمہیں ثابت قدم رکھے۔(سورہ انفال آیہ ۱۱)

۲۔خُذْمِنْ أَمْوالِهِمْ صَدَقَةًتُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيهِمْ بِهاوَصَلِّ عَلَيْهِمْ إِنَّ صَلاتَكَ سَكَنٌ لَهُمْ وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ (۱۰۳)

ترجمہ: (اے نبی) تم لوگوں کے مال سے زکات لو اور اُنہیں اس کے ذریعہ سے پاک کرو اور اُن کے لئے دعا کرو بیشک تمہاری دعا اُن کے لئے تسکینِ قلب کا باعث ہوگی اور اللہ سب کی سننے و جاننے والا ہے۔(سورہ توبہ آیہ ۱۰۳)

روایات میں طہارتِ قلبی کا تذکرہ

۱۔"قال علی(علیہ السلام):اِن تقوی اللہ دواءداءقلوبکم وطھوردنس انفسکم)

ترجمہ:امام علی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: بیشک خوفِ الٰہی تم لوگوں کے قلوب کے امراض کی دواہےاور تمہارے نفسوں کے میل کچیل سے پاکیزگی کا سبب ہے۔ (نہج البلاغہ خ۱۹۸)

۲۔"قال علی(علیہ السلام):ان کنتم لامحالۃ متطھرین فتطھروامن دنس العیوب والذنوب

ترجمہ:امام علی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:اگر تم لوگ پاکیزگی ہی چاہتے ہو تو اپنے آپ کو عیوب اور گناہوں سے پاک کرو۔(غرر الحکم ک ۳۷۴۳)

۳۔"قال علی(علیہ السلام):فرض اللہ الایمان تطھیراًمن الشرک)

ترجمہ:امام علی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:اللہ نے ایمان کو فرض کیا شرک سے پاک رکھنے کے لئے۔(نہج البلاغہ حکمت ۲۵۲)

چوتھا مطلب: تُہمت کے بارے میں ہے:

قرآن میں تُہمت کا تذکرہ

۱۔وَالَّذينَ يُؤْذُونَ الْمُؤْمِنينَ وَالْمُؤْمِناتِ بِغَيْرِمَااكْتَسَبُوا فَقَدِاحْتَمَلُوابُهْتَاناً وَإِثْماًمُبِيناً(۵۸)ترجمہ:اور جو لوگ مومنین و مومنات کو بلاوجہ اذیت پہنچاتے ہیں انھوں نے بہت بڑے بہتان اور علنی گناہ کا بوجھ اُٹھایا ہوا ہے۔(سورہ احزاب آیہ ۵۸)

۲۔إِنَّ الَّذينَ جاؤُبِالْإِفْكِ عُصْبَةٌ مِنْكُمْ لاتَحْسَبُوهُ شَرًّالَكُمْ بَلْ هُوَخَيْرٌ لَكُمْ لِكُلِّ امْرِئٍ مِنْهُمْ مَااكْتَسَبَ مِنَ الْإِثْمِ وَالَّذي تَوَلَّى كِبْرَهُ مِنْهُمْ لَهُ عَذابٌ عَظيمٌ (۱۱)ترجمہ: بیشک جن لوگوں نے زنا کی تہمت لگائی وہ تمہیں میں سے ایک گروہ ہے تم لوگ اس گروہ کو اپنے لئے شر مت سمجھو بلکہ وہ تمہارے لئے زیادہ بہتر ہے اور ہر ایک کے لئے اُس کے گناہ کے لحاظ سے سزا ہے اور جس نے بڑا گناہ کیا اس کے لئے عذاب بھی بڑا ہے۔(سورہ نور آیہ ۱۱)

روایات میں تُہمت کا تذکرہ

۱۔"قال الصادق(علیہ السلام):اذااتهم المومن اخاه انمات الایمان من قلبہ کماینمات المِلح فی الماء)ترجمہ:امام صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:جب کوئی

مومن اپنے بھائی پر تہمت لگاتا ہے تو اس کے قلب سے ایمان اس طرح مٹ جاتا ہے جس طرح پانی میں نمک گھل جاتا ہے۔(اصول کافی ج۲ص۶۳۱ح۱)

۲۔"قال النبی صلی اللہ علیہ والہ:اولی الناس بالتھمۃ مَن جالس اھل التُھمۃ)ترجمہ: نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشادفرمایا:وہ شخص زیادہ تہمتوں میں گرفتار ہوتا ہے جو اہلِ تہمت سے مجالست رکھتا ہے۔(امالی صدوق ص۲۸ح۴)

۳۔"قال علی(علیہ السلام):من وقف نفسہ موقف التُھمۃفلایلومن من اساء بہ الظن)ترجمہ:امام علی علیہ السلام نے ارشادفرمایا:جو اپنے آپ کو تہمت کے موارد میں قرار دیتا ہے اُسے اُن افراد کی ملامت نہیں کرنی چاہیئے جو اس کے بارے میں سوئے ظن کریں۔(بحار الانوار ج۷۵ص۹۰ح۴)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ماہ رمضان کا تیسواں دن

تیسویں شب کی مخصوص نماز: ۱۲ رکعت ہے جس کی ہر رکعت میں حمد کے بعد ۲۰ مرتبہ سورہ توحید پڑھیں اور نماز کے بعد ۱۰۰ مرتبہ صلوات پڑھیں۔

تیسویں ہ کا ثواب:قال النبی صلی اللہ علیہ والہ:فإذاتم ثلاثون یوماکتب اللہ عزوجل لکم بکل یوم مرعلیکم ثواب ألف شهیدوألف صدیق وکتب اللہ عزوجل لکم عبادةخمسین سنةوکتب اللہ عزوجل لکم بکل یوم صوم ألفي یوم ورفع لکم علی قدرماأنبت النبل درجات وکتب اللہ عزوجل لکم براءةمن النارجوازا علی الصراط وأمانا من العذاب وللجنةباب یقال لهاالریان لایفتح ذلك [إلی]إلایوم القیامةثم یفتح للصائمین والصائمات من أمة محمد(ص)ثم ینادي رضوان خازن الجنةیاأمةمحمد(ص)هلموإلی الریان فیدخل أمتي في ذلك الباب إلی الجنة فمن لم یغفرله في شهررمضان ففي أي شهریغفر له ولاحول ولاقوةإلاباللہ العلي"

ترجمہ: نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: جب تم لوگ تیسویں ہ کو اول سے اب تک کے تمام وں کو پائے تکمیل تک پہنچاتے ہو تو اللہ تعالیٰ تمہارے لئے گزرے ہوئے ہر دن کے عوض ہزار شہید ہزار صدیق کا سا ثواب لکھتا ہے اور ہر روزہ کا دو ہزار روزوں کا سا ثواب عطا کرتا ہے جو تمہارے درجات کو بڑھاتے جاتے ہیں اور تمہارے لئے جہنم سے آزادی اور پُلِ صراط سے باآسانی گزر جانا اور عذاب سے امان لکھ دیا جاتا ہے اور بہشت میں ایک دروازہ ہے جس کا نام ریان ہے جو کہ روزہ قیامت صرف اُمت محمد (ص) کے لئے کھولا جائے گا جس کے نگہبان اُمت محمد (ص) کو پکار پکار کر کہیں گے آؤ آؤ ریان کی طرف میری اُمت اس دروازے سے بہشت میں وارد ہو گی لہٰذا جو ماہ رمضان میں بخشا نہیں گیا وہ کب بخشا جائے گا بیشک کوئی طاقت نہیں سوائے ذات وحدہ لاشریک کی ذات کے جو کہ بزرگ و برتر ہے۔ (فضائل الاشہر الثلاثۃ (شیخ صدوق) ج ۲ ص ۸۱)

تیسویں روز کی دعاء: اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ صِيَامِي فِيهِ بِالشُّكْرِ وَالْقَبُولِ عَلَى مَاتَرْضَاهُ وَ يَرْضَاهُ الرَّسُولُ مُحْكَمَةً فُرُوعُهُ بِالْأُصُولِ بِحَقِّ سَيِّدنامُحَمَّدٍ وَ آلِهِ الطَّاهِرِينَ وَالْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ)

ترجمہ: اے اللہ اس دن میرے روزوں کو قدردانی کے ساتھ مقبول فرما جس طرح سے تو اور تیرا رسول چاہتا ہے اور فروع کو اصول کی مانند قرار دے محمد (ص) اور اُن کی آلِ اطہار کے صدقہ میں اور تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں جو کائنات کا پالنے والا ہے۔

دعا کی شرح و تفسیر:اس دعا میں روزوں کے شکر کے ساتھ اُن کے قبول ہونے اور رضایتِ خداورسول کو طلب کیاگیاہےاوراصول وفروع کے محکم ہونے کاتذکرہ ہے۔

پہلا مطلب: شکر کے بارے میں ہے:

قرآن میں شکر کا تذکرہ

۱۔أَكْفُرُوَمَنْ شَكَرَفَإِنَّمايَشْكُرُ لِنَفْسِهِ وَمَنْ كَفَرَفَإِنَّ رَبِّي غَنِيٌّ كَرِيمٌ (٤٠)

ترجمہ: اور جس نے شکر کیااس نے اپنا ہی فائدہ کیااور جس نے کفر کیا بیشک میرا پروردگار بے نیاز و کریم ہے۔(سورہ نمل آیہ ۴۰)

۲۔وَلَقَدْآتَيْنَالُقْمَانَ الْحِكْمَةَأَنِ اشْكُرْ لِلَّهِ وَمَنْ يَشْكُرْفَإِنَّمَايَشْكُرُلِنَفْسِهِ وَمَنْ كَفَرَفَإِنَّ اللَّهَ غَنِيٌّ حَمِيدٌ(١٢)

ترجمہ: اور بیشک ہم نے لقمان کو حکمت عطا کی کہ اللہ کا شکر ادا کرو اور جس نے بھی شکر ادا کیا اس نے اپنا ہی فائدہ کیااور جس نے کفرانِ نعمت کی اُسے یہ معلوم رہے کہ بیشک اللہ بے نیاز و قابلِ تعریف ہے۔(سورہ لقمان آیہ ۱۲)

۳۔اللَّهُ الَّذي جَعَلَ لَكُمُ اللَّيْلَ لِتَسْكُنُوافيهِ وَالنَّهارَمُبْصِراًإِنَّ اللَّهَ لَذُوفَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلكِنَّ أَكْثَرَالنَّاسِ لايَشْكُرُونَ)

ترجمہ: اللہ وہ ہے جس نے تم لوگوں کے لئے رات کو قرار دیا تاکہ اس میں آرام کر سکو اور دن کو روشنی کا ذریعہ قرار دیا بیشک اللہ بہت زیادہ فضل کرنے والا ہے لوگوں پر لیکن اکثر لوگ شکر ادا نہیں کرتے ہیں۔ (سورہ غافر آیہ ٦١)

روایات میں شکر کا تذکرہ

١۔"قال علی(علیہ السلام):لولم یتواعداللہ عبادہ علیٰ معصیتہ لکان الواجب الایُعصی شکراًلنعمہ)

ترجمہ: امام علی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: اگر اللہ نے اپنے بندوں سے اپنی معصیت پر عذاب کا وعدہ نہ بھی کیا ہوتا تب بھی واجب تھا کہ اللہ کی نافرمانی نہ کی جائے اس کی نعمتوں پر شکرانہ کے عنوان سے۔ (بحارالانوار ج٧٨ ص٦٩ ح٢١)

٢۔"قال علی(علیہ السلام):شُکرالمومن یظھرفی عملہ وشکرالمُنافق لایتجاوزلسانہ)

ترجمہ: امام علی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: مومن کا شکر اس کے عمل میں ظاہر ہوتا ہے اور منافق کا شکر اس کی زبان سے تجاوز نہیں کرتا ہے۔ (غررالحکم ک٥٦٦١)

٣۔"قال الصادق(علیہ السلام):ادنی الشکرروِیۃُالنعمۃمن اللہ می غیرعلۃ یتعلق القلب بھادون اللہ عزوجل والرضابما اعطیٰ والایعصیہُ بنعمتہ اویُخالفہ بشیء من امرہ ونھیہ بسبب نعمتہ)

ترجمہ: امام صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: کمترین شکر یہ ہے کہ انسان نعمات کو مستقیم اللہ تعالیٰ کی جانب سے جانے اس کے علاوہ کسی کو اس کی علت نہ جانے اور جو کچھ بھی اللہ نے اُسے عطا کیا ہے اس پر خوش رہے اور اس کی نعمات کے ذریعہ گناہ انجام نہ دے اور اس کی نعمات کو اس کے امر و نہی کے خلاف استعمال نہ کرے۔ (مصباح الشریعۃ ص ۵۳)

دوسرا مطلب: اللہ ورسول کی رضایت کے بارے میں ہے:

قرآن میں اللہ ورسول کی رضایت کا تذکرہ

١۔وَعَدَاللَّهُ الْمُؤْمِنينَ وَالْمُؤْمِناتِ جَنَّاتٍ تَجْري مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهارُخالِدينَ فيهاوَمَساكِنَ طَيِّبَةً في جَنَّاتِ عَدْنٍ وَرِضْوانٌ مِنَ اللَّهِ أَكْبَرُ ذلِكَ هُوَالْفَوْزُالْعَظيمُ(٧٢)

ترجمہ: اللہ نے مومن مرد اور مومنہ عورتوں سے ان باغات کا وعدہ کیا ہے جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی وہ لوگ ان ابدی باغات میں ہمیشہ کے لئے رہیں گے ان باغات میں پاکیزہ مکانات ہیں اور اللہ کی خوشنودی ہے جو کہ سب سے بڑی چیز اور یہی بہت بڑی کامیابی ہے۔ (سورہ توبہ آیہ ۷۲)

٢۔أَفَمَنِ اتَّبَعَ رِضْوانَ اللَّهِ كَمَنْ باءَ بِسَخَطٍ مِنَ اللَّهِ وَمَأْواهُ جَهَنَّمُ وَبِئْسَ الْمَصيرُ(١٦٢)

ترجمہ: کیا وہ شخص جو اللہ کی خوشنودی کا پیروکار ہو اس شخص کی مانند ہو سکتا ہے جو غضبِ الٰہی میں گرفتار ہو جس کا ٹھکانا جہنم ہے اور وہ بدترین ٹھکانہ ہے۔ (سورہ آل عمران آیہ ١٦٢)

٣۔يَهْدي بِهِ اللَّهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوانَهُ سُبُلَ السَّلامِ وَيُخْرِجُهُمْ مِنَ الظُّلُماتِ إِلَى النُّورِ بِإِذْنِهِ وَيَهْديهِمْ إِلى صِراطٍ مُسْتَقيمٍ)

ترجمہ: جس کے ذریعہ سے اللہ اپنی خوشنودی کی پیروی کرنے والوں کو سلامتی کے راستوں کی ہدایت کرتا ہے اور انہیں اپنی مشیّت کے تحت تاریکیوں سے نکال کر نور کی طرف نکال لاتا ہے اور اُنہیں سیدھی راہ کی طرف ہدایت کرتا ہے۔ (سورہ مائدہ آیہ ١٦)

روایات میں اللہ ورسول کی رضایت کا تذکرہ

١۔"قال علی(علیہ السلام):اعلموا انہ لن یرضیٰ عنکم بشیءسخطہ علیٰ من کان قبلکم ولن یسخط علیکم بشیء رضیہ ممن کان قبلکم)

ترجمہ: امام علی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ ہر گز راضی نہیں ہوگا تم لوگوں کے ایسے کاموں سے جن پر تم سے پہلے کے لوگوں پر غضب ناک ہوا اور تم لوگوں پر ہر گز غضب ناک نہیں ہوگا ایسے کاموں سے جن پر تم سے پہلے والوں سے راضی ہوا۔ (نہج البلاغہ خ ١٨٣)

٢۔"قال الحسین(علیہ السلام):من طلب رضاالله بسخط الناس کفاہ الله امورالناس ومن طلب رضاالناس بسخط الله وکلہ الله الی الناس)

ترجمہ: امام حسین علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: جو اللہ کی رضا کو لوگوں کے غضب کے باوجود طلب کرتا ہے اللہ تعالیٰ لوگوں کے امور سے اُسے بے نیاز کر دیتا ہے اور جو لوگوں کی خوشنودی کو اللہ تعالیٰ کی نارضایتی پر ترجیح دیتا ہے تو اللہ اُسے لوگوں کے ہی حوالے کر دیتا ہے۔ (بحار الانوار ج ۷۱ ص ۲۰۸ ح ۱۷)

۳۔"قال الهادی(علیه السلام):من اتقی الله یُتقیٰ ومن اطاع الله یُطاع ومن اطاع الخالق لم یُبال سخط المخلوقین ومن اسخط الخالق فقمن ان یحل به سخط المخلوققین)

ترجمہ: امام ہادی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: جو بھی اللہ سے ڈرتا ہے لوگ اس سے ڈرتے ہیں اور جو بھی اللہ کی اطاعت کرتا ہے لوگ اس کی پیروی کرتے ہیں اور جو بھی خالق کی اطاعت کرتا ہے وہ مخلوق کے غضب کی پروا نہیں کرتا اور جو خالق کو غضبناک کرتا ہے وہ ہر وقت مخلوق کی طرف سے ناراضگی کی فکر میں رہتا ہے۔ (بحار الانوار ج ۷۱ ص ۱۸۲ ح ۴۱)

تیسرا مطلب: اصول و فروع کے بارے میں:

۱۔"قال النبی صلی الله علیه واله:یاعلی تریدستمائة الف شاةاوستمائةالف دینار وستمائة الف کلمة؟قال:یارسول الله(ص) ستمائةکلمة، فقال(ص): اجمع ستمائةالف کلمةفی ست کلمات،یاعلی اذارایت الناس یستغلون

بالفضائل فاستغل انت باتمام الفرائض واذارايت الناس يشتغلون بعمل الدنيا فاشتغل انت بعمل الآخرةواذارايت الناس يشتغلون بعيوب الناس فاشتغل انت بعيوب نفسک واذارايت الناس يشتغلون بتزيين الدنيا فاشتغل انت بتزيين الآخرةواذارايت الناس يشتغلون بكثرةالعمل فاشتغل انت بصفوةالعمل واذارايت الناس يتوسلون بالخلق فتوسل انت بالخالق)

ترجمہ: نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشادفرمایا: اے علی چھ لاکھ بھیڑ چاہتے ہو یا چھ لاکھ درہم یا چھ لاکھ کلمات: علیؑ نے کہا: اے اللہ کے رسول چھ لاکھ کلمات توآنحضرت (ص) نے فرمایا: اُن چھ لاکھ کلمات کو میں تمہارے لئے چھ کلمات میں خلاصہ کرکے بیان کرتاہوں ا۔اے علی جس وقت تم دیکھو کہ لوگ فضائل ومستحبات کے پیچھے جارہے ہوں تو تم واجبات کو کامل کرنے کی کوشش کرنا ۲۔اے علی جس وقت تم دیکھو کہ لوگ دنیاوی کاموں کے پیچھے لگ رہے ہوں تو تم آخرت کے کاموں میں سرگرم ہوجانا ۳۔اے علی جس وقت تم دیکھو کہ لوگ دوسروں کی عیب جوئی میں مصروف ہیں تواس وقت تم اپنے عیبوں کے تلاش میں لگ جانا ۴۔اے علی جب تم دیکھو کہ لوگ دنیاکو آراستہ کرنے کی فکر میں ہیں تو تم اپنی آخرت کو آراستہ کرنے میں لگ جانا ۵۔اے علی جب دیکھو کہ لوگ کثرت عمل کے پیچھے ہیں توتم اپنے

عمل کے خالص کرنے میں لگ جانا۶۔اے علی جب دیکھو کہ لوگ مخلوق سے متوسل ہورہے ہیں تو تم اپنے خالق سے متوسل ہو جانا۔(المواعظ العددیہ ص ۲۹۳)

۲۔"قال علی(علیہ السلام):من کان علیٰ یقین فاصابہ شک فلیمض علیٰ یقین فاِن الیقین لایُدفع بالشک)

ترجمہ:امام علی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:جو بھی کسی چیز کے بارے میں یقین رکھتا ہو اسے چاہیئے کہ اس یقین کی تصدیق کرے کیوں کہ یقین شک کے ذریعہ رد نہیں کیا جاسکتا ہے۔(بحارالانوار ج ۲ ص ۲۷۴ ح ۱۷)

۳۔"قال الصادق(علیہ السلام):کل شیءیکون فیہ حرام وحلال فھوحلال ابداًحتیٰ تعرف الحرام منہ بعینہ فتدعہ)ترجمہ:امام صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:ہر وہ چیز جس میں حلال وحرام کے مخلوط ہونے کا شک ہو تو وہ تمہارے لئے حلال ہے مگر یہ کہ تمہیں یقینی طور پر معلوم ہو جائے کہ فلاں چیز حرام ہے تو ایسی صورت میں اس سے اجتناب کرو۔(بحارالانوار ج ۲ ص ۲۸۲ ح ۵۸)